e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

پاکستان کے قبضے والے کشمیر میں انتخابات دکھاوا: ہندوستان

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے پاکستان کے قبضے والے کشمیر میں انتخابی عمل کو حقیقت چھپانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہاں لوگوں کی بے چینی کا جواب گولی اور جبر سے دیا جا رہا ہے اور عالمی برادری کو اس بربریت کے لیے اسے جوابدہ ٹھہرانا چاہیے وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے منگل کے روز یہاں میڈیا بریفنگ میں اس بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کھوکھلے اور دکھاوے کے انتخابات سے اپنی کارستانیوں کو قانونی شکل دینا چاہتا ہے۔ ترجمان نے کہا، ”پاکستان کے قبضے والے کشمیر میں یہ نام نہاد انتخابات پوری طرح سے ایک دکھاوا ہے۔ حقیقی صورت حال کا اندازہ تو وہاں ہو رہے عوامی مظاہروں اور پاکستانی افواج کے ذریعے کی جا رہی بے رحمانہ ہلاکتوں ہو رہا ہے۔ اس قسم کی کھوکھلی مشق حقیقت کو چھپا نہیں سکتی۔ اس سال جون سے وہاں جو مظاہرے ہو رہے ہیں ان میں کم از کم 90 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

شیخ حسینہ سے متعلق پروگرام سے حکومت کا کوئی لینا دینا نہیں: وزارتِ خارجہ

نئی دہلی (یو این آئی) وزارتِ خارجہ نے واضح کیا ہے کہ بنگلہ دیش کی جلاوطن رہنما شیخ حسینہ سے متعلق بدھ کے روز یہاں ہونے والے پروگرام سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ ایک نجی میڈیا ادارے کی جانب سے منعقد کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان کو بمسٹیک کے چیئرمین کے طور پر برکس میٹنگ کے آؤٹ ریچ سیشن میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال سے منگل کے روز میڈیا بریفنگ میں یہ پوچھا گیا تھا کہ بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ محترمہ حسینہ کو ہندوستان کی زمین سے سیاسی تقریر کرنے یا ایسی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے جس سے بنگلہ دیش میں عدم استحکام پیدا ہو۔ بنگلہ دیش کا یہ بیان یہاں ہونے والے اس پروگرام سے پہلے آیا ہے جس میں محترمہ حسینہ کے ہندوستان میں جلاوطنی کے دوران پہلی بار ورچوئل خطاب کرنے کا امکان ہے۔

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 304 Wednesday , August 05 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۰۴) لکھنؤ، بروز بدھ ۵-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۱-صفر المظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

مانسون اجلاس: حکومت نے ضمنی بجٹ پیش کیا

بجٹ میں صنعت، دیہی ترقی اور توانائی پر سب سے زیادہ زور

ہنگامہ آرائی کے درمیان سی ایم یوگی نے کیا مختصر خطاب، ایس آئی ٹی جانچ ٹرسٹ کی درخواست پر ہوئی، اپوزیشن نے عوام کے قیمتی وقت کو ضائع کیا

انتخابات سے قبل کسانوں کے لیے حکومت کا بڑا تحفہ

کابینہ نے فصل بیمہ اسکیم کے نفاذ کا کیا اعلان

لکھنؤ: اتر پردیش حکومت نے قدرتی آفات اور موسم کی شدت سے کسانوں کو ہونے والے نقصانات سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں منعقدہ کابینہ کے اجلاس میں مالی سال 2026-27 کے لیے پورے صوبے میں پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (PMFBY) اور از سرِ نو منظم موسمیاتی بنیاد پر فصل بیمہ اسکیم نافذ کرنے کی تجویز کو منظوری دے دی گئی۔ کابینہ کے اس فیصلے کے تحت خریف 2026 اور ربیع 2026-27 کی فصلوں کو بیمہ تحفظ کا فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ اسکیم حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق پورے اتر پردیش میں نافذ کی جائے گی۔ ریاستی حکومت کے مطابق اس منصوبے کا مقصد کسانوں کو سیلاب، خشک سالی، اولہ باری، غیر معمولی بارش اور دیگر قدرتی آفات یا ناموافق موسمی حالات کے باعث فصلوں کو پہنچنے والے نقصان سے مالی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ فصل کو نقصان پہنچنے کی صورت میں اہل کسانوں کو بیمہ کے ذریعے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس اسکیم کے مؤثر نفاذ سے کسانوں کی آمدنی کو تحفظ ملے گا، زرعی شعبے میں خطرات کم ہوں گے اور قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات کی تلافی میں مدد ملے گی۔

لکھنؤ۔ اتر پردیش حکومت نے مالی سال 2026-27 کے لیے منگل کو اسمبلی میں 59,019.54 کروڑ روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا۔ وزیرِ خزانہ سُریش کمار کھنہ نے مانسون سیشن کے دوسرے دن ایوان میں ضمنی مطالبات پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ ریاست کے ترقیاتی منصوبوں کو رفتار دینے، بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے نیز عوامی فلاح و بہبود کے پروگراموں پر مؤثر عمل درآمد کے مقصد سے تیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ضمنی بجٹ کا حجم جاری مالی سال کے اصل بجٹ کا 6.47 فیصد ہے۔

اس میں 17,399.50 کروڑ روپے ریونیو اکاؤنٹ اور 41,620.04 کروڑ روپے کیپٹل اکاؤنٹ کے اخراجات کے لیے تجویز کیے گئے ہیں۔ نئے منصوبوں اور نئے مطالبات کے لیے 7,854.25 کروڑ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ وزیرِ خزانہ نے کہا کہ حکومت نے کیپٹل اخراجات پر خاص زور دیا ہے، جس سے سڑک، توانائی، صنعت، طب، دیہی ترقی اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو رفتار ملے گی نیز ریاست کی معیشت کو طویل مدتی استحکام حاصل ہوگا۔ ضمنی بجٹ میں بھاری اور درمیانی صنعتوں

کے شعبے کے لیے سب سے زیادہ 22,107.88 کروڑ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیہی ترقی کے شعبے کے لیے 17,942.73 کروڑ روپے، شعبہ توانائی کے لیے 7,422.27 کروڑ روپے، میڈیکل، ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے لیے 2,000.25 کروڑ روپے، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے لیے 1,655 کروڑ روپے نیز ویمن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے لیے 1,094.40 کروڑ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ کو سڑک اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹس کے لیے 700.01 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ کھنہ نے کہا کہ ریاست کا مالیاتی خسارہ مقررہ حد کے اندر ہے اور حکومت مالیاتی ڈسپلن کو برقرار رکھتے ہوئے ترقیاتی کاموں کو رفتار دینے کے لیے پرعزم ہے۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسمبلی میں رام للا مندر کے چڑھاوے (نذرانے) کے معاملے کو لے کر اپوزیشن پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا رویہ غیر جمہوری اور غیر آئینی ہے نیز یہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی جذبات کی بھی توہین ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ اپوزیشن جس معاملے کو ”چندہ چوری“ بتا رہی ہے، وہ دراصل رام للا مندر کے چڑھاوے سے جڑا ایک معاملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ نے 12 جون کو اتر پردیش حکومت کو خط لکھ کر میڈیا میں آئی خبروں کی بنیاد پر ایس آئی ٹی جانچ کرانے کی درخواست کی تھی۔

وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ ٹرسٹ سپریم کورٹ کے ذریعے تشکیل دیا گیا خیراتی ٹرسٹ ہے اور ریاستی حکومت ٹرسٹ کی درخواست یا عدالت کی ہدایت کے بغیر اس معاملے میں کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی تھی۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ٹرسٹ کی درخواست پر ریاستی حکومت نے 13 جون کو ایس آئی ٹی تشکیل دے دی۔ ایس آئی ٹی نے 23 جون کو اپنی پہلی عبوری رپورٹ سونپی، جس کی بنیاد پر حکومت نے ٹرسٹ کو سفارشات بھیجیں اور ایودھیا میں ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ دستیاب شواہد کی بنیاد پر اب تک آٹھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے، جن میں سے چھ لوگوں کا کردار چڑھاوے کی رقم کے غلط استعمال میں سامنے آیا، جبکہ دو دیگر لوگوں کو بھی معاملے میں شامل کیا گیا۔

وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماجوادی پارٹی (ایس پی) پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں کو جمہوری اقدار پر یقین نہیں ہے، وہی پارلیمانی جمہوریت کو مضبوط کرنے والے اداروں کی مسلسل توہین اور بے حرمتی کر رہے ہیں۔ ہنگامے کے درمیان وزیرِ اعلیٰ نے ایوان میں کہا کہ سماجوادی پارٹی اور اپوزیشن کا رویہ نہ صرف غیر آئینی ہے بلکہ شرمناک بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایوان کا ایجنڈا پہلے سے طے شدہ تھا اور اس کے مطابق قانون سازی کے کام ہونے تھے، لیکن اپوزیشن نے ان پر بحث میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی اور ایوان کے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کی کوشش کی۔

رام مندر چڑھاوا چوری پر اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان اسمبلی کی کارروائی ملتوی

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی کے مانسون سیشن کے دوسرے دن منگل کو ایوان کی کارروائی شروع ہوتے ہی اپوزیشن کے زبردست ہنگامے کی وجہ سے ماحول گرم ہو گیا۔ مسلسل شور شرابے اور نعرے بازی کے درمیان اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی۔ کارروائی شروع ہوتے ہی سماجوادی پارٹی (ایس پی) سمیت اپوزیشن جماعتوں کے ارکان ایودھیا میں مبینہ ”چندہ چوری“ کے مسئلے اور طلبہ پر ہوئے مبینہ لاٹھی چارج پر حکومت کے خلاف نعرے بازی کرنے لگے۔ اپوزیشن ارکان ان مسائل پر بحث کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ویل کی طرف بڑھ گئے اور حکومت مخالف نعرے لگائے۔ اس دوران اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے کئی بار اپوزیشن ارکان سے اپنی اپنی نشستوں پر لوٹنے اور ایوان کی کارروائی بحسن و خوبی چلنے دینے کی اپیل کی لیکن ہنگامہ بند نہیں ہوا۔ دوسری طرف، حکمراں جماعت کے اراکینِ اسمبلی بھی اپوزیشن کے احتجاج کا جواب دیتے ہوئے زبردست ہوٹنگ کرتے رہے، جس سے ایوان کا شور اور بڑھ گیا۔ مسلسل رکاوٹ کی وجہ سے ایوان کی کارروائی معمول کے مطابق نہیں چل سکی۔

ہوا میں اچانک 300 فٹ نیچے آیا ایئر انڈیا کا طیارہ، 17 افراد زخمی

نئی دہلی، 04 اگست (یو این آئی) ایئر انڈیا کا ایک طیارہ منگل کے روز ایئر ٹربولینس کے باعث ہوا میں اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا۔ اس حادثہ میں 13 مسافر اور عملے کے چار ارکان زخمی ہوئے ہیں جن میں سے 12 اب بھی ہسپتال میں داخل ہیں۔ ایئر انڈیا نے ایک بیان میں بتایا کہ تھائی لینڈ کے پھوکیت سے دہلی آ رہی پرواز اے آئی 2379 ہوا میں اچانک نیچے آ گئی۔ اس حادثے کے بعد طیارے نے معمول کے مطابق اپنی پرواز جاری رکھی اور دن میں 07:11 بجے دہلی میں محفوظ اتر گیا۔ ذرائع کے مطابق، حادثہ لینڈنگ سے کچھ وقت پہلے پیش آیا۔ اس وقت طیارہ لینڈنگ کے لیے آہستہ آہستہ نیچے اترنے کے مرحلے میں تھا۔ یہ ایئر بس کا اے 320 نیو طیارہ تھا۔ طیارے میں 137 مسافر اور عملے کے آٹھ ارکان سوار تھے۔ ان میں سے 13 مسافر اور عملے کے چار ارکان زخمی ہوئے، جنہیں جانچ کے لیے ہسپتال لے جایا گیا۔

’بابری مسجد انہدام انکوائری کمیشن‘ کے چیئرمین جسٹس لبراہن کا 87 سال کی عمر میں انتقال

چنڈی گڑھ (ایجنسی) جسٹس منموہن سنگھ لبراہن کا 87 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے۔

جسٹس لبراہن وہی جج تھے، جنہوں نے ایودھیا میں بابری مسجد انہدام معاملے کی جانچ کے لیے بنائے گئے کمیشن کی قیادت کی تھی۔ پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر روہت سود نے بتایا کہ جسٹس لبراہن کا اتوار کے روز انتقال ہوا۔ 11 نومبر 1938 کو پیدا ہونے والے لبراہن نے اپنے کیریئر کا آغاز انبالہ میں وکالت سے کیا تھا۔ بعد میں وہ چنڈی گڑھ میں واقع پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ میں پریکٹس کرنے لگے۔ اس وقت وہ صرف ’منموہن سنگھ ایڈووکیٹ‘ کے نام سے جانے جاتے تھے، چونکہ چنڈی گڑھ میں منموہن سنگھ نام کے کئی وکیل تھے، اس لیے اکثر الجھن کی صورت حال پیدا ہو جاتی تھی۔ اسی وجہ سے ایک جج نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی سب کاسٹ کا نام اپنے سرنیم کے طور پر شامل کر لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ’لبراہن‘ کو اپنا سرنیم اختیار کر لیا۔ جسٹس لبراہن نے اپنے قانونی کیریئر کا آغاز 1964 میں پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ سے کیا تھا۔ اس کے بعد وہ اگست 1970 میں پنجاب و ہریانہ بار کونسل کے لیے منتخب کیے گئے، اور 11 فروری 1987 تک اس عہدے پر فائز رہے۔ جنوری 1976 سے جون 1983 تک انہوں نے بار کونسل کے سکریٹری کے طور پر بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔ 11 فروری 1987 کو انہیں پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کا جج بنایا گیا۔

تاریخ بدلنے کی سازش کامیاب نہیں ہوگی، راہل کا آر ایس ایس پر سخت حملہ

وزیر اعظم مودی پر تنقید، کہا- ’ہندوستان کے مستقبل کو معاف کرنے کا اختیار انہیں کس نے دیا؟‘

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے منگل کے روز الزام لگایا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) ملک کی تاریخ کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کے پیچھے ایک خطرناک سوچ کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنی تاریخ کو مسخ کیے جانے کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کے طلبہ شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ انہیں وزیر اعظم نریندر مودی کی ہمدردی یا معافی نہیں، بلکہ حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات پر جوابدہی اور معافی درکار ہے۔ وہ سابق کانگریس رکنِ پارلیمنٹ وائیکو کی کتاب وائیکو اِن پارلیامنٹ کی رسمِ اجرا کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔

راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں ’ہندوستان کے مستقبل کو معاف کرنے‘ کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔

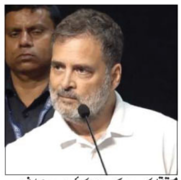

انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوان روزگار، شفاف امتحانی نظام اور بہتر تعلیمی ڈھانچے کے مطالبات کے ساتھ سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں، جبکہ حکومت ان کے حقیقی مسائل کو نظر انداز کر رہی ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بات ایم ڈی ایم کے رہنما وائیکو کی کتاب ’وائیکو اِن پارلیمنٹ‘ کی رسم اجرا کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے وزیر اعظم کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو ’گمراہ‘ قرار دیتے ہوئے انہیں معاف کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ انہوں نے کہا، ”ہندوستان اس وقت ایک عجیب دور سے گزر رہا ہے۔ طلبہ شدید تکلیف میں سڑکوں پر ہیں، انہیں روزگار نہیں مل رہا، وہ امتحانات میں انصاف اور ایسا تعلیمی نظام چاہتے ہیں جو صحیح معنوں میں کام کرے۔ دوسری جانب وزیر اعظم انہیں معاف کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ہندوستان کے مستقبل کو معاف کرنے کا اختیار انہیں کس نے دیا۔“ کانگریس رہنما نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی، ان کے ساتھیوں اور بالخصوص راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی سوچ ملک کے لیے خطرناک ہے، کیونکہ یہ ہندوستان کی آئینی اور ثقافتی بنیادوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔

وزیر اعظم کی رہائش گاہ تک کیجریوال کا مارچ، پولیس نے راستے میں روک دیا

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے منگل کو ای-20 ایندھن (E20 Fuel) کے خلاف وزیر اعظم کی رہائش گاہ تک مارچ نکالا، تاہم دہلی پولیس نے کیجریوال، منیش سسودیا، جیسمن شاہ اور دیگر پارٹی رہنماؤں کو فیروز شاہ روڈ پر ہی روک دیا۔ اس کے بعد اروند کیجریوال اور دیگر اے اے پی رہنما فیروز شاہ روڈ پر سڑک کے درمیان دھرنے پر بیٹھ گئے۔ عام آدمی پارٹی نے تقریباً 100 رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ یہ مارچ نکالا۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ اس نے ملک بھر سے 2 لاکھ 30 ہزار سے زائد افراد کی درخواستیں جمع کی ہیں۔ مارچ کے دوران کیجریوال نے کہا کہ ای-20 ایندھن کے خلاف دو لاکھ سے زیادہ شہریوں نے پی ایم مودی کے نام خطوط لکھے ہیں، جنہیں وہ خود ان کے حوالے کرنا چاہتے تھے، لیکن پولیس نے انہیں روک دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام خطوط پولیس کے ذریعے وزیر اعظم تک بھجوا دیے گئے ہیں۔

بنگلہ دیش کی مفرور مصنفہ کی دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی ناقابلِ برداشت

حکومتِ ہند غیر ملکی پناہ گزینوں کو ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت سے روکے: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

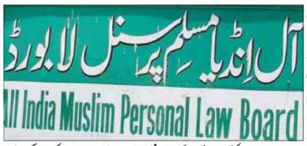

نئی دہلی۔ انیس برس بعد ہندوستان واپس آنے والی بنگلہ دیش کی متنازعہ اور مفرور مصنفہ تسلیمہ نسرین نے کولکاتا میں ذرائع ابلاغ سے گفتگو کرتے ہوئے یونیفارم سول کوڈ اور دینی مدارس کے بارے میں نہایت اشتعال انگیز، گمراہ کن اور حقائق سے عاری بیانات دیے ہیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اسے ہندوستان کے داخلی معاملات میں ایک غیر ملکی کی غیر ذمہ دارانہ مداخلت قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کی ہے۔ بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ کہنا کہ دینی مدارس انتہا پسندی کو فروغ دیتے ہیں یا وہاں سے ”جہادی“ تیار ہوتے ہیں، صریح بہتان، کھلی کذب بیانی اور ایک پوری مذہبی و تعلیمی روایت کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ ایسے بے بنیاد الزامات نہ صرف کروڑوں ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے ہیں بلکہ ملک کے فرقہ وارانہ ماحول کو بھی پراگندہ کرنے کی دانستہ کوشش ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس ناک ہے کہ ایک غیر ملکی، جو خود ہندوستان میں پناہ کی زندگی گزار رہی ہے، اسی ملک کے مذہبی، آئینی اور سماجی معاملات پر نفرت انگیز تبصرے کر رہی ہے۔ ہندوستان کی سرزمین کسی کو آزادیِ اظہار کے نام پر نفرت پھیلانے، مذہبی اداروں کو بدنام کرنے یا ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتی۔ حکومتِ ہند کو چاہیے کہ وہ ایسے عناصر کو واضح طور پر ان کی قانونی حدود کا پابند بنائے اور مستقبل میں اس قسم کی اشتعال انگیز بیان بازی کی روک تھام کرے۔

ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ تسلیمہ نسرین نے بنگلہ دیش کے بارے میں بھی جو زبان استعمال کی ہے، وہ نہ صرف غیر ذمہ دارانہ ہے بلکہ ہندوستان کی متوازن خارجہ پالیسی سے بھی مطابقت نہیں رکھتی۔ ایسے بیانات دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے حکومتِ ہند کو اس پہلو کا بھی فوری نوٹس لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف اس نوعیت کی پروپیگنڈا مہم کوئی نئی بات نہیں۔ گزشتہ کئی دہائیوں میں بار ہا ایسے الزامات عائد کیے گئے، لیکن آج تک نہ کوئی الزام لگانے والا ایک بھی معتبر ثبوت پیش کر سکا اور نہ ہی ملک کی کسی تحقیقاتی یا سکیورٹی ایجنسی نے ان دعوؤں کی توثیق کی۔ اس کے باوجود دینی مدارس کو بدنام کرنا ایک منظم سیاسی اور نظریاتی مہم کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے دینی مدارس سرکاری خزانے پر ایک روپیہ بھی بوجھ ڈالے بغیر لاکھوں بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ انہی مدارس کے ہزاروں فضلاء ملک کی ممتاز جامعات سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے عدلیہ، تعلیم، صحافت، سول سروس، سماجی خدمات اور دیگر شعبوں میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایسے قومی خدمات انجام دینے والے اداروں کو بدنام کرنا نہ صرف انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے بلکہ ملک کی تعلیمی اور سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کے مترادف بھی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ حکومتِ ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس اشتعال انگیز بیان بازی کا سنجیدگی سے نوٹس لے، غیر ملکی پناہ گزینوں کو ہندوستان کے داخلی اور مذہبی معاملات میں مداخلت سے روکے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ملک کا آئینی و سماجی ماحول کسی بیرونی فرد کی نفرت انگیز سیاست کا شکار نہ بنے۔

’مودی-شاہ ایوان میں آئیے، جواب دیجیے‘

اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے پھر پارلیمانی احاطہ میں کیا احتجاجی مظاہرہ، لوک سبھا کی کارروائی ملتوی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس، سماجوادی پارٹی، آر جے ڈی سمیت انڈیا بلاک کی سبھی پارٹیاں طلبا پر پولیس کی بربریت اور رام مندر چندہ چوری معاملہ میں لگاتار مودی حکومت کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ آج ایک بار پھر کانگریس اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمانی احاطہ میں ان دونوں ہی موضوع پر دھرنا و مظاہرہ کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ایوان میں حاضر ہو کر جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے پارلیمنٹ احاطہ میں کیے گئے احتجاجی مظاہرہ کی کچھ ویڈیوز اور تصویریں اپنے ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر کی ہیں۔ ایک ویڈیو پوسٹ کے ساتھ پارٹی نے لکھا ہے کہ ”رام مندر میں ’عطیہ چوری‘ اور طلبا پر کی گئی بربریت کے خلاف اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمانی احاطہ میں آواز بلند کی۔ پورا ملک ’عطیہ چوری‘ اور امت شاہ کے ایوان سے غائب ہونے پر سوال پوچھ رہا ہے۔“ اس میں مزید لکھا گیا ہے کہ ”مودی حکومت ذمہ داری سے بھاگ نہیں سکتی، انھیں ملک کی عوام کو جواب دینا ہوگا۔“ ایک دیگر ویڈیو پوسٹ کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے کہ ”امت شاہ ایوان میں آؤ، ایوان میں آ کر جواب دو۔“ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ مطالبہ صرف اپوزیشن کا نہیں ہے، بلکہ پورے ملک کا ہے۔ کانگریس نے اس بات پر زور دیا کہ امت شاہ کو ایوان میں آ کر طلبا پر کی گئی بربریت کا جواب دینا ہوگا۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے امت شاہ اور پی ایم مودی کی تصویر پر مبنی گرافکس پیش کرتے ہوئے لکھا ہے ”مودی-شاہ ایوان میں آئیے، جواب دیجیے۔ طلبا کے خلاف فوج کو آرڈرس کس نے دیے؟“

مسلسل ہنگامہ آرائی کے سبب منگل کو لوک سبھا کی کارروائی ایک بار پھر متاثر ہوئی اور ایوان کی کارروائی بدھ کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ اپوزیشن نے جنتر منتر پر 20 جولائی کو مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے پر وزیر داخلہ امت شاہ سے ایوان میں بیان دینے کا مطالبہ کیا، جس کے باعث ایوان میں شدید شور و غل دیکھنے میں آیا۔ لوک سبھا میں منگل کو جیسے ہی کارروائی کا آغاز ہوا، اپوزیشن ارکان نے نعرے بازی شروع کر دی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ وزیر داخلہ امت شاہ ایوان میں موجود ہو کر جنتر منتر پر مظاہرین کے خلاف پولیس کی کارروائی پر حکومت کا موقف واضح کریں۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں حکومت کو جوابدہ ہونا چاہیے۔

ضمنی انتخابات میں بی جے پی کو 12 سالہ حکومت کا ریٹرن گفٹ ملا: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ضمنی انتخابات میں بی جے پی کو اپنی 12 سالہ حکومت کا ”ریٹرن گفٹ“ ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بانکی پور ضمنی انتخاب میں شکست کے بعد بی جے پی کارکنوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی اس ضمنی انتخاب میں یہ جانچ رہی تھی کہ اگر بے ایمانی نہ کی جائے تو عوام اسے کتنے ووٹ دیتے ہیں اور عوام میں اس کے خلاف کتنی ناراضگی ہے۔

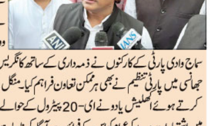

مدھیہ پردیش کے دتیا ضمنی انتخاب کے نتائج پر اکھلیش یادو نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ وہاں کے عوام نے انڈیا اتحاد کے حق میں ووٹ دیا اور اتحاد کو کامیابی ملی۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے ذمہ داری کے ساتھ کانگریس امیدوار کی حمایت کی، جبکہ مدھیہ پردیش اور جھانسی میں پارٹی تنظیم نے بھی ہر ممکن تعاون فراہم کیا۔ منگل کے روز پارلیمنٹ احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے ای-20 پیٹرول کے حوالے سے کہا کہ آٹو موبائل کمپنیوں کو اس کے بارے میں اشتہارات دے کر عوام کو اس کے فوائد سے آگاہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر واقعی ای-20 پیٹرول سے گاڑیوں کا مائلیج بہتر ہوتا ہے، دیکھ بھال کا خرچ کم ہوتا ہے اور قیمت میں بھی فائدہ ہوتا ہے تو کمپنیوں کو یہ بات عوام کے سامنے رکھنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کمپنیاں ایسا نہیں کرتیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی حکومت کے ساتھ مل کر منافع کما رہی ہیں۔ ایودھیا کے شری رام مندر میں نذرانے کی مبینہ چوری پر اکھلیش یادو نے کہا کہ مندر سے چڑھاوا چوری ہونا مہا پاپ ہے۔ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالت نے واضح کیا ہے کہ جن افراد کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں، ان کے مقدمات ختم نہیں ہوں گے بلکہ اپنی قانونی کارروائی کے مطابق جاری رہیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے رہنماؤں نے ماضی میں آئین کے خلاف جا کر اپنے مقدمات واپس لیے تھے۔

اربعینِ حسینی؛ نجف سے کربلا تک وحدت، محبت اور خدمتِ انسانیت کا عالمی پیغام

عشقِ حسین علیہ السلام کے عالمی سفر میں مختلف ممالک کی شخصیات کے تاثرات، اربعین کو انسانیت کی عظیم تحریک قرار دیا

حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، اربعینِ حسینی کے موقع پر نجف اشرف سے کربلائے معلیٰ تک جاری عشقِ حسینؑ کے عظیم پیدل سفر میں دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں زائرین حضرت سید الشہداءؑ کی بارگاہ کی جانب رواں دواں ہیں۔ اس روح پرور ماحول میں حوزہ نیوز ایجنسی نے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے علما، طلاب، مبلغین، صحافیوں اور سماجی شخصیات سے خصوصی گفتگو کی اور اربعین کے عالمی پیغام، زائرین کی خدمت، امتِ مسلمہ کی وحدت اور اس عظیم اجتماع کی معنویت کے حوالے سے ان کے تاثرات جاننے کی کوشش کی۔ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، نجف اشرف سے کربلا تک کا یہ تاریخی سفر صرف ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ ایثار، اخوت، محبت، خدمت، قربانی اور ظلم کے خلاف مزاحمت کا عملی مظہر ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے زائرین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اربعین آج ایک عالمی انسانی تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس میں رنگ، نسل، زبان اور قومیت کی تمام حدیں مٹ جاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں حوزہ علمیہ نجف اشرف میں زیرِ تعلیم مغربی بنگال (ہند) سے تعلق رکھنے والے طالب علم نے بتایا کہ وہ گزشتہ بیس روز سے زائد عرصے سے موکب بقیۃ اللہ جو علماء و طلاب مغربی بنگال مقیم نجف اشرف نے بتایا کہ میں مسلسل ۲۰ روز سے زائد زائرین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زائرین کی خدمت کرنا خود ایک عبادت ہے اور یہی امام حسینؑ کے مکتب کا حقیقی درس ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب علما اور زائرین حوزہ علمیہ کے طلاب کو خدمت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اس سے حوزاتِ علمیہ کا مثبت اور خدمت گزار چہرہ دنیا کے سامنے آتا ہے، جس کے نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روزنامہ صدائے حسینی، حیدرآباد دکن کے ایڈیٹر اِن چیف میر جعفر حسین نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس وقت کاروانِ ہند کے موکب نمبر 327 میں موجود ہیں، جہاں اگرچہ یہ موکب ہندوستان سے منسوب ہے، لیکن پاکستان سمیت مختلف ممالک کے زائرین بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ امام حسینؑ کسی ایک ملک یا قوم کے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے امام ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مغربی میڈیا اور بعض جانبدار ذرائع ابلاغ دنیا کے سب سے بڑے انسانی اجتماع کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ہر سال دو کروڑ سے زائد افراد اربعین کے اس عظیم سفر میں شریک ہوتے ہیں، لیکن عالمی میڈیا اس کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتا۔ میر جعفر حسین نے کہا کہ اربعین میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے افراد شریک ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حقیقی انسانیت، سخاوت، اخوت اور مہمان نوازی کا منظر دیکھنا چاہتا ہے تو اسے عراقی عوام کی بے مثال خدمت کو دیکھنا چاہیے، جو اپنے گھروں، دسترخوانوں اور دلوں کو زائرین کے لیے کھول دیتے ہیں۔ انہوں نے صحافیوں، سوشل میڈیا صارفین اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اربعین کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ممبئی کے معروف خطیب و مبلغ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا کمال احمد خان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں کربلا کی جانب قدم بڑھانے کی سعادت عطا فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سفر انسان کی ظاہری نہیں بلکہ باطنی ہجرت کا سفر ہے۔ ہر قدم انسان کو گناہوں سے دور اور اہل بیتؑ سے قریب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا سے آنے والے لاکھوں انسانوں کا ایک امام کی طرف رخ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ امام حسینؑ آج بھی امتِ مسلمہ کے دلوں کا مرکز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راستے کی تمام سختیاں اس وقت آسان محسوس ہوتی ہیں جب انسان کی نگاہ کربلا کی منزل پر ہو۔ اسی طرح دنیا کی مشکلات بھی اس وقت آسان ہو جاتی ہیں جب انسان اپنی زندگی کا مقصد امام زمانہؑ کی رضا اور الٰہی ہدایت کو بنا لے۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے اور مشہد مقدس میں مقیم مبلغ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا موسیٰ رضا نقوی نے کہا کہ اربعین کا سفر صرف جسمانی مشقت کا نام نہیں بلکہ ایک عظیم روحانی تربیت گاہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ زائرین کو چاہیے کہ وہ اس سفر کے دوران زیادہ سے زیادہ ذکرِ محمد و آلِ محمدؐ میں مشغول رہیں، فضول گفتگو اور بے مقصد مشاغل سے اجتناب کریں اور ہر لمحہ حضرت سید الشہداءؑ سے اپنے قلبی تعلق کو مضبوط بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ جن ہستیوں کی یاد میں ہم یہ سفر کر رہے ہیں، انہوں نے یہی راستہ انتہائی سخت حالات، بھوک، پیاس اور مصائب کے ساتھ طے کیا تھا۔ لہٰذا اربعین سے واپسی پر زائرین اپنے ساتھ صرف جسمانی تھکن نہیں بلکہ تقویٰ، اخلاص، معرفت اور روحانی سرمایہ بھی لے کر جائیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے دارالحکومت تہران سے تعلق رکھنے والے مبلغ حجۃ الاسلام احمد ثاراللّٰہی نے کہا کہ اربعین ایک ایسی عالمی روحانی تحریک ہے جس نے دنیا بھر کے انسانوں کے دلوں میں اہل بیتؑ کی محبت اور امام حسینؑ کی معرفت کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ممالک سے آنے والے زائرین کے اندر ایک روحانی، فکری اور انقلابی بیداری نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راستے بھر زائرین کے چہروں پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ عاشورا کے میدان میں امام حسینؑ کی نصرت کے لیے حاضر ہوں اور اپنے عمل سے ”یالیتنا کنا معکم“ کی عملی تفسیر پیش کر رہے ہوں۔ ان کے مطابق امام حسینؑ کی محبت دلوں میں ایسی کشش پیدا کرتی ہے جو انسان کو ولایت، حق اور ظہورِ امام زمانہؑ کی آمادگی کی طرف لے جاتی ہے۔ حوزہ نیوز سے گفتگو کرنے والی تمام شخصیات نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اربعین صرف ایک مذہبی اجتماع نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے محبت، خدمت، وحدت، ایثار، قربانی اور ظلم کے خلاف استقامت کا عالمی پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجف سے کربلا تک لاکھوں انسانوں کا یہ پیدل سفر دنیا کو یہ درس دیتا ہے کہ جب مقصد الٰہی ہو تو زبان، نسل، قوم اور سرحدیں اپنی حیثیت کھو دیتی ہیں اور انسان صرف امام حسینؑ کے پرچم تلے ایک امت بن جاتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اربعین کی یہ عظیم تحریک آئندہ بھی دنیا بھر میں حق، عدل، آزادی، انسانی اقدار اور اہل بیتؑ کی تعلیمات کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بنتی رہے گی اور اس کا پیغام ہر سال پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ پوری دنیا تک پہنچتا رہے گا۔ افغانستان سے تعلق رکھنے والے حجۃ الاسلام سید مرتضیٰ حسین افغانی نے کہا کہ اربعینِ حسینی دنیا بھر کے مظلوموں، حق طلب انسانوں اور اہلِ بیتؑ کے چاہنے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے والی عظیم الٰہی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجف سے کربلا تک کا یہ پیدل سفر انسان کے ایمان، صبر، اخلاص اور ولایت سے وابستگی کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اربعین کا سب سے بڑا پیغام امتِ مسلمہ میں وحدت، بھائی چارہ اور خدمتِ خلق کو فروغ دینا ہے۔ مختلف زبانوں، قومیتوں اور ممالک سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد کا ایک مقصد کے تحت جمع ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امام حسینؑ کی تحریک پوری انسانیت کے لیے امید، آزادی اور حق و عدالت کا پیغام رکھتی ہے۔ حجۃ الاسلام مرتضیٰ حسین افغانی نے زائرین سے اپیل کی کہ وہ اس روحانی سفر کو اپنی اخلاقی اور معنوی اصلاح کا ذریعہ بنائیں، امام حسینؑ کے اہداف کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں اور کربلا سے واپس جا کر اپنے معاشروں میں محبت، انصاف، اتحاد اور خدمتِ انسانیت کے فروغ کے لیے کردار ادا کریں۔

ایران اور عمان ہرمز پر معاہدے کے قریب ہیں: اسماعیل بقائی

ایران آبنائے ہرمز میں کسی دوسرے راستے کی اجازت نہیں دے گا: مشیر ایرانی سپریم لیڈر □ ایران جنگ میں امریکہ نے اپنے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ’تمام میزائل استعمال کیے □ ایرانی صدر کا اپنے استعفے سے متعلق اہم بیان □ ایران نے یوکرین میں 3 اہداف پر حملوں کی تیاری کر لی تھی، محسن رضائی کا انکشاف

تہران، 4 اگست (یو این آئی) ایرانی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ ایران اور عمان آبنائے ہرمز سے متعلق نئے بحری راستے پر معاہدے کے قریب ہیں۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے کہا کہ عمان کے ساتھ مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے، آبنائے ہرمز کے لیے عارضی محفوظ راستے پر عمان کے ساتھ کام جاری ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ زیر بحث نئے روٹ میں ایک گزرگاہ ہوگی، جس میں داخلے، اخراج کے لیے الگ راستے ہوں گے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز کی بحالی کے لئے عمان کے ساتھ کسی معاہدے تک پہنچ جانا کافی نہیں، امریکی جارحیت جاری رہی تو صورتحال اسی طرح برقرار رہے گی۔

□ ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے سینیئر مشیر میجر جنرل محسن رضائی نے واضح کیا ہے کہ ایران آبنائے ہرمز میں کسی دوسرے راستے کی اجازت نہیں دے گا۔ مشیر سپریم لیڈر جنرل محسن رضائی نے اپنے بیان میں امریکا کو خبردار کیا ہے کہ جنگی جہاز یا فوج لائی گئی تو اسے بھی نشانہ بنائیں گے، لیکن آبنائے ہرمز میں کسی دوسرے راستے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے جہاز ایران کی وارننگ پر واپس مڑ رہے ہیں، امریکا کا حکم ماننے والے جہاز نقصان اٹھاتے ہیں اور پھر خود ہی مڑ جاتے ہیں۔ محسن رضائی نے کہا کہ ایران اپنے مؤقف پر قائم ہے کہ ہرمز امریکا کی شرائط پر دوبارہ نہیں کھلے گی۔ اس کے علاوہ ان کا کہنا تھا کہ ایران نے یوکرین میں 3 اہداف پر حملوں کی تیاری کر لی تھی، یوکرین نے ایرانی جہاز پر حملہ اپنی غلطی مانا جس پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا گیا، یوکرین کو ہر صورت قیمت چکانا ہوگی۔

□ امریکہ نے ایران جنگ کے دوران اپنے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ’تمام‘ میزائل استعمال کیے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی روئٹرز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اعداد و شمار سے واقف تین افراد کے مطابق، امریکی فوج نے ایران کے ساتھ اپنی پانچ ماہ کی جنگ کے دوران انتہائی درست طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کے اپنے ذخیرے کا زیادہ تر استعمال کیا ہے جس سے مستقبل کے تنازعات کے لیے فوج کی تیاری کے بارے میں خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ یہ میزائل بنیادی طور پر فوج کے سطح سے زمین پر مار کرنے والے ہتھیار ہیں، جنہیں آرمی ٹیکٹیکل میزائل سسٹمز (ATACMS) اور Precision (PrSM Strike Missiles) کہا جاتا ہے۔ دو ذرائع کے مطابق امریکہ نے ان ہتھیاروں میں سے ”عملی طور پر تمام“ میزائلوں کا استعمال کیا ہے۔ فوج کے پاس اے ٹی اے سی ایم ایس اور پریسیجن اسٹرائیک میزائل کس حد تک ختم ہو رہے ہیں اس کی پہلے اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ طویل فاصلے تک مار کرنے والے یہ میزائل جس کی لاگت 1$ ملین سے زیادہ ہے فوج کے ہتھیاروں کا ایک اہم حصہ ہیں جو محفوظ فاصلے سے درست حملے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یوکرین کی جنگ میں امریکہ کی طرف سے فراہم کردہ ATACMS نے کلیدی کردار ادا کیا ہے، جس سے یوکرین کی افواج کو روس کے اندر اہداف پر حملہ کرنے کی سہولت ملی۔ درست، طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں میں ڈرامائی کمی کا مطلب ہے کہ اگر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران پر بڑے پیمانے پر حملے دوبارہ شروع کرتے ہیں تو انہیں خطرناک، پائلٹ بمباری کے مشن پر زیادہ انحصار کرنا پڑے گا۔ ذرائع نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ امریکہ نے ہر جنگی سازوسامان میں سے کتنا چھوڑا ہے۔ ٹرمپ نے فروری میں اسرائیل کے ساتھ مشترکہ طور پر ایران جنگ کا آغاز کیا تھا، یہ پیش گوئی کرتے ہوئے کہ یہ تنازعہ بہت کم وقت چلے گا لیکن جیسے جیسے جنگ آگے بڑھ رہی ہے، اس معاملے سے واقف تین افراد نے خدشہ ظاہر کیا کہ میزائل کی گرتی ہوئی سپلائی روس اور چین سمیت مخالفین کو روکنے کی امریکی صلاحیت کو محدود کر سکتی ہے۔

□ ایرانی ایوان صدر نے مسعود پزشکیان کے استعفے سے متعلق خبر کی تردید کر دی۔ ایوان صدر سے جاری بیان میں مسعود پزشکیان نے کہا کہ اگر میں استعفیٰ دوں گا تو اس کا باضابطہ اعلان کروں گا میں استعفیٰ نہیں دے رہا اور ڈٹ کر کھڑا ہوں۔ صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ فوجی دستوں کے ساتھ مکمل رابطے میں ہوں اور جنگ کو وسعت دینے کا ارادہ نہیں لیکن دفاع کریں گے۔ سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے رشتہ دار اور صدارت کے امیدوار باقر خرازی نے دعویٰ کیا ہے کہ پزشکیان 28 بار استعفیٰ دینے کی دھمکی دے چکے ہیں جس پر سپریم لیڈر نے کہا اب استعفیٰ آیا تو منظور کر لوں گا، مجتبیٰ خامنہ ای کے بیان کے بعد پزشکیان پیچھے ہٹ گئے۔

□ سپریم لیڈر کے سینئر مشیر میجر جنرل محسن رضائی نے انکشاف کیا ہے کہ ایران نے یوکرین میں 3 اہداف پر حملوں کی تیاری کر لی تھی سپریم لیڈر کے سینئر مشیر میجر جنرل محسن رضائی نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ آبنائے ہرمز امریکہ کی شرائط پر دوبارہ نہیں کھلے گی، ایران آبنائے ہرمز میں کسی دوسرے راستے کی اجازت نہیں دے گا انھوں نے کہا ایران اپنے موقف پر قائم ہے، اگر امریکہ آبنائے ہرمز میں اپنا جہاز بھی لے آئے تو ہم اسے نشانہ بنائیں گے، امریکہ نے فوج اتاری تو وہ بھی نشانہ ہوگی۔ محسن رضائی نے کہا کہ بہت سے جہاز ایران کی وارننگ پر واپس مڑ رہے ہیں، جب کہ ایسے جہاز جنہیں امریکہ ہرمز میں دھکیلتا ہے وہ نقصان اٹھاتے ہیں اور پھر خود ہی واپس مڑ جاتے ہیں۔ سینئر مشیر نے انکشاف کیا کہ ایران نے یوکرین میں 3 اہداف پر حملوں کی تیاری کر لی تھی تاہم یوکرین کی جانب سے معذرت کے بعد یہ فیصلہ روک دیا گیا۔

امریکہ میں 65,000 سے زیادہ شہری اپنے گھروں سے نکالے گئے

واشنگٹن، 4 اگست (یو این آئی) امریکہ کی ریاست واشنگٹن میں متعدد مقامات پر جنگلاتی آگ بدستور تباہی مچا رہی ہے۔ امریکن ریڈ کراس کے کل بروز پیر جاری کردہ بیان کے مطابق واشنگٹن کے متعدد مقامات پر جنگلاتی آگ بدستور پھیل رہی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں سینکڑوں عمارتیں بھی جل کر تباہ ہو چکی ہیں اور 65 ہزار سے زائد افراد اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ادارے نے کہا ہے کہ ابتدائی جائزوں کے مطابق آگ اب تک 700 سے زائد رہائشی مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ متاثرہ مکانات کی اکثریت کا تعلق اسپوکین کاؤنٹی سے ہے۔ اسپوکین کاؤنٹی کے شیرف جان نوویلز نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ حکام نے جنگل کو آگ لگانے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ حکام کے مطابق مشتبہ شخص کو، علاقے میں متعدد مقامات پر پھیلی جنگلاتی آگ میں سے ایک ' ،اولڈ ٹریلز آگ' کے شبے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اسپوکین کمپلیکس واقعاتِ آتش زدگی انتظامیہ کے عملے نے بتایا ہے کہ موسم میں بہتری آنے کے باعث فائر فائٹروں کو آگ پر قابو پانے کی کارروائیوں میں پیش رفت حاصل ہوئی ہے۔ انسی ویب (InciWeb) کے اعداد و شمار کے مطابق اسپوکین اور اسٹیونز کاؤنٹی کے قریب ہفتے کے روز شروع ہونے والی آگ اب تک 3,248 ہیکٹر رقبے کو جلا چکی ہے۔ دوسری جانب، سنلا ہیکن میں 26 جولائی کو آسمانی بجلی گرنے سے بھڑکنے والی آگ اب تک 34,398 ہیکٹر رقبے تک پھیل چکی ہے۔ اس آگ پر قابو پانے کے لیے 820 سے زائد اہلکار مصروف عمل ہیں، تاہم اسے تاحال قابو میں نہیں لایا جا سکا۔ ادھر لیون ورتھ کے شمال مغرب میں واقع لٹل جائنٹ میں لگی آگ نے اوکانوگن-وینا چی قومی جنگل میں 20,759 ہیکٹر جنگلاتی رقبے کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا ہے۔

یہودی فنڈنگ پر بیانات، عبدالرحمٰن السید نے امریکی میزبان کو لاجواب کر دیا

واشنگٹن، 4 اگست (یو این آئی) امریکی ڈیموکریٹ سیاستدان عبدالرحمٰن محمد السید نے یہودی ریاست کے لیے فنڈنگ سے متعلق بیانات کو یہود مخالف تصور قرار دینے کی کوشش پر امریکی میزبان کو لاجواب کر دیا۔ عبدالرحمٰن السید نے کہا کسی غیر ملکی حکومت کے اقدامات کے دفاع کے لیے یہود دشمنی کے خدشے کو استعمال کرنا یہودی امریکیوں کی فلاح و بہبود کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہود دشمنی اور اسلاموفوبیا ایک ہی نوعیت کے مسائل ہیں اور ہمیں دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا، ہم اس پر خاموش نہیں بیٹھ سکتے کہ امریکہ کی سالانہ 3 ارب 30 کروڑ ڈالرز کی بنیادی امداد نسل پرستانہ علیحدگی کی مالی معاونت کے لیے کیوں استعمال ہو رہی ہے۔ امریکی ڈیموکریٹ سیاستدان کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند برس میں ہونے والی نسل کشی کی جنگ میں ہمارا شامل ہونا ضروری نہیں تھا، ہمیں کسی بھی حکومت کو غیر مشروط فوجی امداد نہیں دینی چاہیے۔ امریکی ریاست مشی گن کے پرائمری انتخابات کے لیے ڈیموکریٹ امیدوار اور محکمہ صحت کے سابق عہدیدار عبدل السید نے امریکی میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ امریکی ووٹرز ری پبلکن اور ڈیموکریٹ جماعتوں کے کارپوریٹ مفادات کے زیرِ اثر چلنے والے نظام سے بیزار ہو گئے ہیں، مشی گن کے ووٹرز نے مجبوری میں دو مرتبہ ڈونلڈ ٹرمپ کو ووٹ دے دیا۔

مذاکرات جاری ہیں، ایران کو تباہ کن کارروائی سے پہلے آخری موقع دینا چاہتا ہوں: صدر ٹرمپ

آبنائے ہرمز کل مکمل طور پر کھل جائے گی: ٹرمپ □ سعودی عرب کا ٹرمپ پر ایران کے خلاف مزید حملوں سے گریز پر زور

واشنگٹن، 4 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذاکرات جاری ہیں، ایران کو تباہ کن کارروائی سے پہلے آخری موقع دینا چاہتا ہوں، ڈیل نہ ہوئی تو اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ ہم اس وقت ایران سے بات چیت کر رہے ہیں اور یہ ایران کی درخواست پر ہو رہی ہے۔ اس عمل کی حمایت سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور بالخصوص قطر کر رہے ہیں، جبکہ کئی دیگر ممالک نے بھی رابطہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے خبردار کرتے ہوئے کہا اگر معاہدہ نہ ہوا تو ایران کے لیے ایک اچھے معاہدے پر دستخط کرنے کا یہ آخری موقع ہوگا۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایران کو تباہ کن کارروائی سے پہلے ہر ممکن آخری موقع دینا چاہتا ہوں، امید ہے ایران عقل سے کام لے گا اور درست فیصلہ کرے گا، ایران ڈیل پر رضامند نہ ہوا تو اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ شاید کوئی پیشرفت دیکھنے کو ملے، لیکن تباہی سے قبل ایران کو ہر ممکن آخری موقع دینا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران کو آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تجارتی جہازوں سے فیس وصول کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ صحافیوں سے گفتگو میں ٹرمپ نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے کی آزادی برقرار رہنی چاہیے، میں ایران کو اس پر کوئی فیس وصول نہیں کرنے دوں گا۔ اگر کوئی فیس وصول کرے گا تو وہ ہم ہوں گے، کیونکہ مکمل کنٹرول ہمارے پاس ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس ناکہ بندی جیسی صلاحیت موجود ہے، لیکن فیس وصول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

□ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کل مکمل طور پر کھل جائے گی۔ وائٹ ہاؤس میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ معاملہ جلد کسی ایک طرف ہو جائے گا۔ یہ کوئی پیچیدہ چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز کھلنا پہلا مرحلہ ہے، دوسرے مرحلے میں نیوکلیئر ایشو پر بات ہوگی۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اس بات پر واضح ہے کہ ایران کے پاس نیوکلیئر ہتھیار نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز میں کوئی فیس نہیں ہوگی۔ اگر کوئی اور چارج کرے گا تو امریکہ بھی چارج کرے گا۔ امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ امریکہ کا آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول ہے۔ ایران کے پاس یہ آخری موقع ہے کہ وہ دستاویز پر دستخط کر دے۔ علاوہ ازیں ایک بیان میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران سے مذاکرات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر سمیت دیگر ممالک کی درخواست پر بات چیت کر رہے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران کے لیے ایک اچھے معاہدے پر دستخط کرنے کا آخری موقع ہے۔ ایران ڈیل پر رضامند نہ ہوا تو اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکی صدر کا مزید کہنا تھا کہ ایران کو تباہ کن ضرب لگانے سے قبل آخری موقع دینا چاہتے ہیں۔

□ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر فوجی کارروائی کے بجائے مذاکرات کو ترجیح دینے پر زور دیا ہے۔ سعودی پریس ایجنسی کے مطابق اتوار کو ہونے والی ٹیلیفونک گفتگو میں ولی عہد نے اس بات پر زور دیا کہ کشیدگی میں کمی کے لیے مذاکرات کو ترجیح دی جائے اور ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ حالات کو پرسکون بنا کر سفارتی حل کی راہ ہموار ہو سکے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران پر کسی بڑے حملے کے خلیجی خطے کے لیے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں، اسی تناظر میں ولی عہد نے خلیجی خطے کے امن و استحکام کو برقرار رکھنے اور ایسے وسیع تر تنازع سے بچنے کی ضرورت پر بھی زور دیا

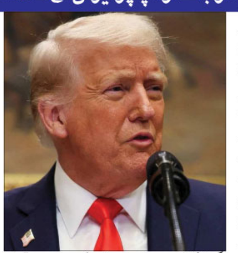

ہے جس کے اثرات علاقائی اور عالمی امن و سلامتی پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ ایکسوس کی رپورٹ کے مطابق اردن میں امریکی فوجی اڈے پر ایران کے میزائل حملے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری جہازوں کی آمد و رفت میں خلل کے بعد امریکی صدر ایران کی توانائی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے آپشن پر غور کر رہے ہیں۔ ریٹائرڈ بریگیڈیئر جنرل عبداللہ بن فرح الشایہ نے امریکی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کا ویژن 2030ء محض ایک معاشی منصوبہ نہیں بلکہ ایک جامع قومی منصوبہ ہے، جس کا مقصد متنوع اور پائیدار معیشت کی تشکیل اور سرمایہ کاری، توانائی، لاجسٹکس، سیاحت اور جدت طرازی کے عالمی مرکز کے طور پر مملکت کے کردار کو مضبوط بنانا ہے۔ سعودی عرب مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ کے قریبی اتحادیوں میں شمار ہوتا ہے، اگرچہ دونوں ممالک کے درمیان بعض معاملات پر اختلافات بھی رہے ہیں، تاہم ایران سے متعلق کشیدگی سے نمٹنے کے طریقہ کار پر ہونے والی مشاورت میں سعودی عرب بدستور اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔

نتن یاہو غزہ میں جنگ بندی یا ٹرمپ کے منصوبے کے تحت انخلاء کو مسترد کرتے ہیں: رپورٹ

تل ابیب، 4 اگست (یو این آئی) اسرائیلی وزیرِ اعظم نتن یاہو نے امن بورڈ سے کہا ہے کہ وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے تحت غزہ سے جنگ بندی یا انخلا کو مسترد کرتے ہیں۔ روزنامہ اسرائیل ہیوم ※ نے نام ظاہر نہ کرنے والے ایک اسرائیلی ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ نتن یاہو نے پیر کے روز غزہ بورڈ کے سربراہ نکولائے ملادینوف کو اپنے اس موقف سے آگاہی کرائی ہے۔ اخبار کے مطابق نتن یاہو نے ملادینوف سے کہا: اسرائیل غزہ میں اپنے کنٹرول کردہ مقامات سے پیچھے نہیں ہٹے گا اور نہ ہی جنگ بندی کرے گا۔“ انہوں نے دعویٰ کیا: ”حماس اپنی عسکری استعداد کو دوبارہ سے بڑھا رہا ہے اور یہ اسرائیلی فوج اور غزہ کے اطراف کے آبادیاتی علاقوں کے لیے براہِ راست خطرہ ہے۔“ روزنامہ نے کہا کہ اسرائیل کی قومی سلامتی کونسل نے اس سے پیشتر نتن یاہو کے غزہ جنگ بندی روڈ میپ کی شرائط کے بارے میں تمام تحفظات امن بورڈ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹیم تک پہنچا دیے تھے۔ جمعہ کو امن بورڈ نے ایک مسودہ معاہدہ جاری کیا جس میں ٹرمپ کے غزہ منصوبے کے اگلے مرحلے کے لیے اصول اور نفاذ کے طریقہ کار کی تفصیل شامل تھی، جن میں علاقے میں سکیورٹی، انتظامی اور عبوری بندوبست کے ساتھ ساتھ ایک مجوزہ سیاسی راستے کو بھی جگہ دی گئی تھی۔ اسی پس منظر میں، حماس نے کہا کہ وہ امن بورڈ کے نکولائے ملادینوف اور ثالثوں کی جانب سے غزہ جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کے حوالے سے حاصل ہونے والی سمجھوتوں پر ”واضح اور باضابطہ جواب“ کا انتظار کر رہی ہے۔ حماس کے ایک سینئر ذرائع نے گروپ کے ٹیلی گرام چینل پر ایک بیان میں کہا: ”حماس اور فلسطینی فصائل اس بات کے پابند رہیں گے جو دوسرے مرحلے کے نفاذ کے بارے میں طے پایا تھا۔“ جمعہ کو امن بورڈ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ جنگ بندی کے اگلے مرحلے کے نفاذ کے لیے ایک معاہدے کا اعلان کیا، جس میں بورڈ نے کہا کہ حماس نے ایک مفصل روڈ میپ قبول کر لیا ہے۔ دوسری جانب، اسرائیلی نشریاتی ادارے قآن نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی فوج نے 15 نکاتی فریم ورک کے حوالے سے تین سرخ حدود طے کر رکھی ہیں۔ اس ادارے کے مطابق، سینئر اسرائیلی فوجی حکام کی توقع ہے کہ وہ یہ مطالبات بدھ کو چیف آف اسٹاف ایئل زامیر کے ساتھ ہونے والی ایک بحث میں پیش کریں گے۔ ٹیلی ویژن کی خبر کے مطابق پہلے نکتے میں غزہ میں ”خطرات کو ختم کرنے کے لیے مکمل کارروائی کی آزادی“ کا مطالبہ شامل ہے۔ اسی ذرائع کے مطابق اسرائیلی فوج غزہ میں ہتھیاروں پر کنٹرول کا بھی مطالبہ کر رہی ہے۔ فوج نے یہ بھی کہا کہ وہ کسی بھی جزوی یا بتدریج انخلا کی مخالفت کرتی ہے ”جب تک کہ حماس کو مکمل طور پر غیر مسلح نہ کیا جائے۔“ فوج کے مطالبات سیاسی قیادت کو پیش کیے جائیں گے، جنہیں ان کے بارے میں فیصلے کرنے ہوں گے۔

بہت کما لیا، اب امریکیوں کو سستا تیل فراہم کرو، ٹرمپ تیل کمپنیوں کو تنبیہ

واشنگٹن، 4 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تیل کمپنیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہت کما لیا اب امریکی شہریوں کو سستا تیل فراہم کرو۔ ایران تنازع کے باعث دنیا بھر کی طرح امریکہ میں بھی تیل کی قیمتیں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ ایسے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا تیل کمپنیوں کے خلاف تنقیدی بیان سامنے آیا ہے۔ صدر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ ٹروتھ سوشل پر امریکی تیل کمپنیوں کے کردار پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے موجودہ عالمی صورتحال سے فائدہ اٹھا کر بہت کما لیا، اب امریکی عوام کو سستا تیل فراہم کریں۔ ٹرمپ نے امریکی آئل کمپنی شیوران کے سربراہ کو خاص تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مائیک وارتھ کو اپنے ایک ٹی وی انٹرویو میں ساری باتیں کرنا یاد رہیں، مگر ٹرمپ انتظامیہ کی تیل منڈی کے سلسلے میں ذہانت، دور اندیشی، مضبوطی و استحکام کا انٹرویو میں ذکر کرنا بھول ہی گئے۔

خام تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی کے بعد دوبارہ اضافہ

لندن، ل 4 اگست (یو این آئی) عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی کے بعد اضافہ ہونے لگا اور قیمت 13.85 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گئی۔ تفصیلات کے مطابق بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے بعد ایک بار پھر تیزی کا رجحان دیکھا جا رہا ہے اور قیمتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ برینٹ خام تیل کی قیمت میں 62.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، جس کے بعد اس کی قیمت بڑھ کر 13.85 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح امریکی خام تیل کی قیمت میں 24.1 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے اس کی نئی قیمت 33.81 ڈالر فی بیرل ہو گئی ہے۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں یہ رد و بدل طلب و رسد کی صورتحال اور عالمی معاشی اشاریوں کے باعث سامنے آیا ہے۔

اٹھ گئے سب تعزیے، ویران عزاخانے ہوئے

ہوگیا چھلم تیرا اے شاہِ بے سر الوداع □ لبیک یا حسینؑ کی صداؤں سے فضا گونج اٹھی □ سیاہ لباسوں میں عزاداروں کا جم غفیر □ راستے بھر نوحے سن کر ہر آنکھ اشک بار ہوگئی

لکھنؤ: حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے جانثار ساتھیوں کی دردناک شہادت کی یاد میں منگل کے روز امام باڑہ ناظم صاحب، وکٹوریہ اسٹریٹ سے شہدائے کربلا کے چہلم کا عظیم الشان جلوس برآمد ہوا، جو کربلا تالکٹورہ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس میں ہزاروں عزادار شریک ہوئے، جن میں مردوں کے ساتھ پردہ نشین خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ جلوس سے قبل منعقدہ مجلس سے مولانا کلبِ احمد نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کے اختتام کے بعد جب امام باڑے سے انجمنوں کی روانگی کا سلسلہ شروع ہوا تو ہر آنکھ اشک بار ہوگئی۔ جلوس میں شہر کی "دو سو سے زائد ماتمی انجمنیں" اپنے اپنے علموں کے ساتھ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتی ہوئی شریک تھیں۔ انجمنوں کے صاحبانِ بیاض چہلم کے موقع پر تاریخی نوحے پڑھ رہے تھے، جنہیں سن کر عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جلوس امام باڑہ ناظم صاحب سے روانہ ہوکر نکھاس چوراہا، ٹوریا گنج، حیدر گنج، بلاکی اڈہ اور ایوریڈی چوراہا سے ہوتا ہوا کربلا تالکٹورہ پہنچا، جہاں اختتام پذیر ہوا۔ اس دوران عزاداروں نے زنجیر اور قمہ کا ماتم بھی کیا۔ جلوس کے آخر میں انجمن رونقِ دینِ اسلام، حضرت عون و محمدؑ، حضرت علی اکبرؑ، حضرت علی اصغرؑ اور حضرت امام حسینؑ کے تابوت اور گہوارہ، اونٹوں پر عماریاں، ذوالجناح اور حضرت عباسؑ کی نشانی علم کے ساتھ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتے ہوئے شامل ہوئے۔ عقیدت مندوں نے ان کی زیارت کی اور دعائیں مانگیں۔ شام تک تمام انجمنیں کربلا تالکٹورہ پہنچ چکی تھیں، جہاں الوداعی مجلس کے بعد جلوس اختتام پذیر ہوگیا۔

لکھنؤ کی اربعین واک میں نجف سے کربلا کی پیدل زیارت کا منظر نمایاں

عراق کی طرز پر لکھنؤ میں بھی اربعین واک

لکھنؤ: حضرت امام حسینؑ سمیت کربلا کے بہتر شہداء کے چہلم کے موقع پر ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں عزادار عراق کے شہر کربلا کا رخ کرتے ہیں اور نجف میں روضۂ حضرت علیؑ سے روضۂ امام حسینؑ کربلا تک تقریباً 80 کلومیٹر پیدل سفر کرتے ہیں، جسے اربعین واک کہا جاتا ہے۔ اسی روایت کی پیروی کرتے ہوئے لکھنؤ میں بھی عزاداروں نے امام باڑہ شاہ نجف حضرت گنج، روضۂ حضرت علیؑ سرفراز گنج، ہردوئی اور کربلا عباسیہ، بخشی کا تالاب سے کربلا تالکٹورہ تک پیدل سفر کیا۔ اس واک میں مرد، خواتین اور بچوں سمیت ہزاروں عزادار شریک ہوئے۔ لکھنؤ کی اربعین واک میں نجف سے کربلا تک کے پیدل سفر کا منظر دیکھنے کو ملا، جسے دیکھ کر ہر آنکھ اشک بار ہوگئی۔ اس موقع پر ایم جی روڈ، شہید اسمارک کے قریب اسد موہانی کی جانب سے "سبیلِ امام حسینؑ" جبکہ عباس رضا نے "امامِ زمانہ آرگنائزیشن" کی جانب سے کیمپ لگا کر کھانے پینے کے خصوصی انتظامات کیے۔ یہاں مردوں کے ساتھ پردہ نشین خواتین اور بچوں نے پھل، مختلف اقسام کے جوس، سموسے، شربت، کولڈ ڈرنکس، کھجور، چاکلیٹ، ٹافیاں وغیرہ تقسیم کیں۔

اسی طرح آصفی امام باڑہ پر "غلامانِ حضرت مختار فیڈریشن" کے اراکین نے عزاداروں کے پاؤں دبا کران کی خدمت انجام دی اور بریانی، برگر، لسی وغیرہ تقسیم کی۔

جلوس میں پھولوں کے ساتھ پھل اور خشک میوہ جات سے مزین پٹکے

لکھنؤ: جلوس میں شامل انجمنوں نے اپنے علموں کو پھولوں کے علاوہ پھلوں اور خشک میوہ جات سے مزین پٹکوں سے سجایا تھا۔ ان پٹکوں میں تال مکھانا، ناریل، چھوہارا، اخروٹ، سیب اور انار لگائے گئے تھے۔ راستے بھر عزادار علموں کو بوسہ دیتے ہوئے چلتے رہے۔ بعض پٹکوں پر پنجتن پاک، بعض پر بارہ ائمہ اور بعض پر چودہ معصومین کے اسمائے گرامی درج تھے۔

شہداء کے نام پر سبیلوں کے خصوصی انتظامات

چہلم کے موقع پر وکٹوریہ اسٹریٹ سے کربلا تالکٹورہ اور کربلا امداد حسین خاں تک مختلف اداروں کی جانب سے چائے، کافی، دودھ، بریانی، دال چاول، کھچڑا، بسکٹ، شیرمال، چاکلیٹ، برگر، مختلف اقسام کے شربت، پھل، جوس اور چپس وغیرہ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ متعدد چلتی پھرتی سبیلیں بھی جلوس کے ساتھ ساتھ رواں تھیں۔

بہتر شہداء کی نیاز پیش کی گئی، دیر رات تک مجالس کا سلسلہ جاری رہا

شہدائے کربلا کے چہلم کے موقع پر عزاداروں نے اپنے گھروں میں بالخصوص ثابت مسور کی دال، چاول، دودھ، شربت اور پانی کی نیاز عقیدت کے ساتھ پیش کی۔ نیاز چکھتے ہی عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عزاخانہ ابوالفضل العباسؑ حسن پوریہ میں مجلس سے مولانا نظر عباس نے خطاب کیا، جس کے بعد بہتر شہداء کی نیاز تقسیم کی گئی۔ ادارہ اجرِ رسالت مشن کی جانب سے روضۂ بیت الحزن، رستم نگر میں اربعینِ شہدائے کربلا کی الوداعی مجلس سے مولانا واثق اصغر زیدی پاشا نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں شہدائے کربلا اور حضرت امام حسینؑ کی عظیم شہادت کا تذکرہ کیا تو ہر آنکھ اشک بار ہوگئی۔ مجلس کا آغاز قاری ندیم نجفی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ بعد ازاں انجمن محمود آباد نے کربلا تالکٹورہ میں بنی اسد کا قافلہ نکال کر شبیہوں کی زیارت کرائی۔

جو کے تعزیے کی زیارت کرائی گئی

لکھنؤ: چہلم کے موقع پر کربلا تالکٹورہ میں جو سے تیار کردہ تعزیے کی زیارت کرائی گئی۔ یہ تعزیہ عزاخانہ انور صاحب، کشمیری محلہ میں تیار کیا جاتا ہے اور بعد ازاں کربلا تالکٹورہ لے جایا جاتا ہے۔

تعزیہ تیار کرنے کے لیے پہلے بانس کا ڈھانچہ بنایا جاتا ہے، پھر اس پر کپڑا اور روئی لگائی جاتی ہے۔ اس کے بعد 10 صفر کو اس میں جو بوئے جاتے ہیں۔ 15 صفر کو تعزیہ امام باڑے میں رکھا جاتا ہے، جہاں لوگ اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ شبِ چہلم کو شب بیداری کے بعد چہلم کے دن اسے عزیز و اقارب کے ساتھ کربلا تالکٹورہ لے جایا جاتا ہے، جہاں لوگ دن بھر اس کی زیارت کرتے ہیں۔ بعد ازاں انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ اس تعزیے کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ تعزیہ تیار کرنے والوں کے مطابق یہ روایت ان کے دادا "مہدی حسین" کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ ان کے بقول یہ تعزیہ بنانے کی ہدایت انہیں خواب میں ہوئی تھی۔

مشرقی اتر پردیش میں شدید سے انتہائی شدید بارش کا امکان، قنوج میں سب سے زیادہ 125 ملی میٹر بارش

لکھنؤ، 4 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں جنوب مغربی مانسون ایک بار پھر فعال ہوگیا ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران مشرقی اتر پردیش کے متعدد اضلاع میں اچھی بارش درج کی گئی، جبکہ مغربی اتر پردیش کے کئی حصوں میں بھی درمیانی سے شدید بارش ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے اگلے تین دنوں تک ریاست کے زیادہ تر حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی پیشگوئی کی ہے۔ خصوصاً مشرقی اتر پردیش میں کہیں کہیں شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل کو مشرقی اتر پردیش میں تقریباً تمام مقامات پر اور مغربی اتر پردیش میں متعدد مقامات پر بارش اور گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے۔ پانچ اور چھ اگست کو ریاست کے دونوں سب ڈویژنوں میں زیادہ تر مقامات پر بارش ہونے کے امکانات ہیں۔ اس کے بعد سات اگست سے بارش کی سرگرمیوں میں کچھ کمی آنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے چار اگست کے لیے مغربی اتر پردیش میں کہیں کہیں آسمانی بجلی گرنے اور شدید بارش، نیز مشرقی اتر پردیش میں بجلی کے ساتھ کہیں کہیں شدید سے انتہائی شدید بارش کا انتباہ جاری کیا ہے۔ پانچ اگست کو دونوں سب ڈویژنوں میں کہیں کہیں شدید سے انتہائی شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جبکہ چھ اگست کو مغربی اتر پردیش میں شدید سے انتہائی شدید اور مشرقی اتر پردیش میں شدید بارش ہوسکتی ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹے میں سب سے زیادہ 125 ملی میٹر بارش قنوج کے چھبرامئو میں درج کی گئی۔ اس کے علاوہ بہرائچ کے نانپارہ میں 104 ملی میٹر، ایودھیا میں 8.94 ملی میٹر، لکھیم پور کھیری کے شاردانگر میں 6.81 ملی میٹر، کانپور نگر میں 75 ملی میٹر، بارہ بنکی کے حیدر گڑھ میں 70 ملی میٹر، جونپور میں 6.68 ملی میٹر نیز لکھنؤ میں 6.66 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ مغربی اتر پردیش میں اٹاوہ کے چکرنگر میں 100 ملی میٹر، فیروز آباد کے شکوہ آباد اور مین پوری کے کرہل میں 60-60 ملی میٹر نیز آگرہ میں 6.55 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ ریاست میں یکم جون سے چار اگست تک مانسون کی مجموعی بارش معمول سے کم بنی ہوئی ہے۔ پورے اتر پردیش میں اب تک 6.281 ملی میٹر بارش درج کی گئی ہے، جبکہ معمول کی بارش 7.387 ملی میٹر ہے، جو معمول سے 27 فیصد کم ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں مجموعی بارش 8.280 ملی میٹر کے مقابلے معمول کی 6.415 ملی میٹر سے 32 فیصد کم اور مغربی اتر پردیش میں 8.282 ملی میٹر کے مقابلے معمول کی 6.348 ملی میٹر سے 19 فیصد کم درج کی گئی ہے۔ تاہم، روزانہ کی بارش کے لحاظ سے کئی اضلاع میں معمول سے کہیں زیادہ بارش ہوئی۔ قنوج میں معمول سے 1077 فیصد، کانپور نگر میں 321 فیصد، لکھنؤ میں 343 فیصد، رائے بریلی میں 420 فیصد، بارہ بنکی میں 305 فیصد، کھیری میں 375 فیصد اور بہرائچ میں 319 فیصد زیادہ بارش درج کی گئی۔ وہیں مغربی اتر پردیش میں اٹاوہ میں 325 فیصد، فیروز آباد میں 297 فیصد، مہوبا میں 312 فیصد نیز متھرا میں 130 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔ محکمہ موسمیات نے لوگوں سے گرج چمک اور بجلی کے دوران کھلی جگہوں پر جانے سے بچنے، پانی جمع ہونے والے علاقوں میں احتیاط برتنے اور انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

بہار سے غیر قانونی ہتھیاروں کی سپلائی کرنے والے گینگ کا سرغنہ گرفتار، چار پستول برآمد

پریاگ راج، 4 اگست (یو این آئی) اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے پریاگ راج میں بہار سے غیر قانونی ہتھیار لا کر اتر پردیش میں سپلائی کرنے والے ایک سرگرم گینگ کو بے نقاب کرتے ہوئے اس کے سرغنہ کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم کے قبضے سے چار غیر قانونی .32 بور پستول، آٹھ میگزین، ایک موبائل فون، ایک ڈیبٹ کارڈ اور ایک بلٹ موٹر سائیکل برآمد کی گئی ہے۔ ایس ٹی ایف کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت کنال پانڈے عرف شیوم پانڈے ساکن گاؤں اورا بروت، تھانہ ہنڈیا، ضلع پریاگ راج کے طور پر ہوئی ہے۔ اسے پیر کی دیر شام بھیٹی ریلوے کراسنگ، ٹیلا–بروت روڈ کے پاس سے گرفتار کیا گیا۔ ایس ٹی ایف نے ایک بیان جاری کر کے بتایا کہ گزشتہ کئی دنوں سے بہار سے غیر قانونی ہتھیار لا کر اتر پردیش میں سپلائی کرنے والے گینگ کے سرگرم ہونے کی اطلاعات مل رہی تھیں۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شلیش پرتاپ سنگھ کی نگرانی میں ایس ٹی ایف ٹیم مسلسل انٹیلی جنس معلومات جمع کر رہی تھی۔ پیر کو اطلاع ملی کہ گینگ کا سرغنہ بڑی تعداد میں غیر قانونی پستول لے کر بلٹ موٹر سائیکل سے بروت بازار آنے والا ہے۔ اطلاع کی تصدیق ہونے پر ایس ٹی ایف نے گھیرابندی کر کے ملزم کو دبوچ لیا۔ پوچھ گچھ میں ملزم نے بتایا کہ وہ گزشتہ تقریباً پانچ سال سے غیر قانونی ہتھیاروں کی اسمگلنگ کر رہا ہے۔ وہ بہار کے پٹنہ میں واقع راجندر نگر علاقے سے ہر پستول تقریباً 30 ہزار روپے میں خریدتا تھا اور اتر پردیش میں 35 سے 40 ہزار روپے فی پستول فروخت کرتا تھا۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ہتھیاروں کی اسمگلنگ کے لیے وہ ہمیشہ بلٹ موٹر سائیکل کا استعمال کرتا تھا۔ ملزم نے پوچھ گچھ میں یہ بھی بتایا کہ 11 جولائی 2024 کو اسے اس کے دو ساتھیوں وسیم محمد اور رام پرساد پانڈے کے ساتھ نینی تھانہ پولیس نے 10 غیر قانونی پستول اور چھ کارتوس کے ساتھ گرفتار کیا تھا اور وہ اس معاملے میں جیل بھی جا چکا ہے۔ ایس ٹی ایف کی تحریر پر تھانہ ہنڈیا میں ملزم کے خلاف آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

راہل گاندھی آٹھ اگست کو پریاگ راج میں طلبہ کے ساتھ بات چیت کریں گے، تین لاکھ طلبہ کے جمع ہونے کا دعویٰ

پریاگ راج، 4 اگست (یو این آئی) کانگریس کے سینئر رکنِ پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی آٹھ اگست کو پریاگ راج میں طلبہ کے ساتھ بات چیت (چھاتر سمواد) کریں گے۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ کے پی کالج میدان میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں تقریباً تین لاکھ طلبہ شامل ہوں گے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق یہ چھاتر سمواد پروگرام شام پانچ بجے سے شروع ہوگا۔ اس میں طلبہ کے لیے چائے پانی کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ کچھ شرکاء کے لیے رات کے کھانے کا بھی بندوبست رہے گا۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مفت ای-رکشہ سروس فراہم کرنے کی بھی تیاری کی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈران کے مطابق پروگرام کے لیے تقریباً دو کروڑ روپے کی لاگت سے ایک بڑا پنڈال تیار کرایا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی کے اسٹیج تک پہنچنے کے لیے خاص راہداری بنائی جا رہی ہے، جس سے وہ طلبہ کے درمیان گفتگو کرسکیں۔ تقریب سے جڑے لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ راہل گاندھی کے پروگرام کی جگہ پہنچنے کے دوران آتش بازی کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پروگرام کی معلومات شیئر کرتے ہوئے چھاتروں کی گونج کے عنوان سے پوسٹر جاری کیا ہے۔ پوسٹر میں پروگرام میں حصہ لینے کے لیے رجسٹریشن کی خاطر کیو آر کوڈ بھی فراہم کیا گیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ تعلیم کا اہم مرکز مانے جانے والے پریاگ راج سے پارٹی نوجوانوں اور طلبہ کے مسائل پر وسیع تر بات چیت شروع کرنا چاہتی ہے۔ حال ہی میں دہلی کے جنتر منتر پر ہوئے طلبہ کے احتجاج کے بعد یہ پروگرام سیاسی طور پر بھی اہم مانا جا رہا ہے۔ تاہم، پروگرام میں شامل ہونے والے طلبہ کی تعداد، تقریب پر ہونے والے اخراجات اور دیگر انتظام سے متعلق دعوے پارٹی کی جانب سے کیے گئے ہیں، جن کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

پریاگ راج میں ایک ہی کنبے کے تین افراد کا قتل

پریاگ راج، 4 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں پریاگ راج ضلع کے شاہ گنج تھانہ علاقے میں منگل کی صبح دو خواتین سمیت ایک ہی کنبے کے تین افراد کا قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ شاہ گنج تھانہ علاقے کے گڑھی کلاں محلے میں کرائے کے مکان میں رہنے والے ایک ہی کنبے کے تین افراد کی لاشیں ملنے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچی۔ متوفین کی عمریں 40 سے 45 سال کے درمیان بتائی جا رہی ہیں۔ ابتدائی معلومات کے مطابق تینوں گونگے اور بہرے تھے اور کباڑ کا کاروبار کرتے تھے۔ پولیس کو جائے وقوعہ سے ملنے والے ابتدائی شواہد کی بنیاد پر مرنے والوں کے جسم پر دھاردار ہتھیار سے کیے گئے حملے کے نشانات ملے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس، فورنسک ٹیم اور ڈاگ اسکواڈ موقع پر پہنچ کر شواہد جمع کرنے میں لگ گئے۔ ابتدائی تفتیش میں باہمی تنازعہ کے بعد قتل کیے جانے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

کونسل کے کسی بھی اسکول کو بند نہیں کیا جا رہا ہے: سندیپ سنگھ

اسکولوں کی جوڑی پر اپوزیشن افواہیں پھیلا رہی ہے، حکومت کا مقصد تعلیمی معیار اور وسائل کو مضبوط بنانا ہے

لکھنؤ: 04 اگست۔ اتر پردیش قانون ساز کونسل میں کونسل اسکولوں کو بند کرنے کے الزامات کے بارے میں، ریاستی وزیر برائے بیسک تعلیم (آزادانہ چارج) سندیپ سنگھ نے واضح کیا کہ ریاستی حکومت نے کسی بھی کونسل اسکول کو بند کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اسکولوں کی جوڑی کے حوالے سے افواہ پھیلا رہی ہے۔ حکومت نے تعلیمی نظام اور دستیاب وسائل کی بہتری کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ نپن بھارت مشن کے تحت گریڈ تین میں مثبت نتائج کے بعد، اسے گریڈ پانچ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ وزیر سنگھ نے کہا کہ 2019 میں ایک ہی کیمپس میں کام کرنے والے 25578 اسکولوں کو انتظامی طور پر ضم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ بہت سے کیمپس میں ایک سے پانچ اور چھ سے آٹھ تک کے اسکول رکھے گئے تھے، جب کہ کچھ مقامات پر، دو پرائمری اسکول ایک ہی کیمپس میں کام کرتے تھے۔ ہر اسکول کے لیے علیحدہ اساتذہ اور وسائل کا بندوبست کرنا تھا۔ اس طرح کے اسکولوں کو پہلی سے آٹھویں جماعت تک کمپوزٹ اسکول کے طور پر چلانے کا فیصلہ وسائل کے بہتر استعمال اور بچوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ بنیادی تعلیم کے وزیر نے بتایا کہ 50 سے کم طلباء اور ایک کلومیٹر کے دائرے کے اندر والے اسکولوں کے U-DISE کوڈ کو ختم نہیں کیا گیا ہے جس کے لیے جوڑی بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ وہاں بال واٹیکاس چلائے جا رہے ہیں۔ اس وقت ریاست میں 71877 بال واٹیکا کام کر رہے ہیں، اور ان کے لیے ایک نیا نصاب تیار کیا گیا ہے۔ ابتدائی تعلیم کو مضبوط بنانے کے لیے 19484 ECCE ایجوکیٹرز کا تقرر کیا گیا ہے۔ وزیر سنگھ نے ایوان کو بتایا کہ 2017 سے پہلے بڑی تعداد میں اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی تھی۔ حکومت نے آپریشن کیا کلپ کے ذریعے اسکول کے بنیادی ڈھانچے کو نمایاں طور پر بہتر کیا۔ 19 مقررہ پیرامیٹرز پر اسکول کی ترقی 2017 میں تقریباً 36 فیصد تھی، لیکن اب بڑھ کر 96 فیصد ہوگئی ہے۔ اسمارٹ کلاس رومز کے ذریعے ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دیا گیا ہے۔ ہیومن ریسورس پورٹل کا استعمال اساتذہ سے متعلقہ کام کو شفاف اور ہموار بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ وزیر سندیپ سنگھ نے کہا کہ حکومت کی کوششوں سے کونسل کی تعلیم پر والدین کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ 2025-26 تعلیمی سال میں کل 1.43.34 لاکھ طلباء، بشمول 73.94 لاکھ لڑکیاں، داخلہ لے رہے ہیں۔ بچوں کو نصابی کتب بروقت فراہم کی جا رہی ہیں۔ یونیفارم سمیت تجویز کردہ مواد کے لیے 1200 فی طالب علم براہ راست والدین کے اکاؤنٹس میں DBT کے ذریعے منتقل کیے جا رہے ہیں۔ بنیادی تعلیم کے وزیر نے کہا کہ حکومت نے شکشامتروں اور انسٹرکٹرز کے مفاد میں بھی اہم فیصلے لیے ہیں۔ شکشامتروں کا اعزازیہ 10000 روپے سے بڑھا کر 18000 روپے اور انسٹرکٹرز کا اعزازیہ 9000 سے بڑھا کر 17000 روپے کر دیا گیا ہے۔ اساتذہ اور عملے کو کیش لیس طبی سہولیات بھی دستیاب کرائی گئی ہیں جس سے 1228587 افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ وزیر سنگھ نے کہا کہ شہری علاقوں میں اساتذہ کی دستیابی کو مستحکم کرنے کے لیے 11508 اساتذہ کی تقرری کے لیے ایک درخواست پیش کی گئی ہے۔ حکومت محنت کش خاندانوں کے بچوں کے لیے اٹل رہائشی اسکول چلاتی ہے۔ مزید برآں، ہر ضلع میں دو سی ایم ماڈل کمپوزٹ اسکول تیار کیے جا رہے ہیں۔ سندیپ سنگھ نے کہا کہ حکومت کا مقصد اسکولوں کو بند کرنا نہیں ہے، بلکہ غریب اور پسماندہ خاندانوں کے بچوں کو بہتر تعلیم اور روشن مستقبل فراہم کرنے کے لیے وسائل کو مضبوط کرنا ہے۔

بین ریاستی سونا اسمگل کرنے والے گروہ کا پردہ فاش

لکھنو: 4 اگست (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کی سروجنی نگر پولیس اور ڈی سی پی ساؤتھ کی سرویلانس ٹیم نے مشترکہ کارروائی کر کے ایک بین ریاستی سونا اسمگل کرنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے گینگ کے دو افراد کو گرفتار کیا ہے اور 92.203 گرام وزنی سونے کے کیپسول (ربڑ میں لپٹے ہوئے پاؤڈر) برآمد کیے، جن کی مالیت تقریباً 30 لاکھ روپے ہے۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر ترون گابا، جوائنٹ کمشنر آف پولیس اپرنا کمار اور ڈی سی پی ساؤتھ محمد مشتاق کی رہنمائی میں کی گئی۔ بلیا ضلع کے محبوب عالم 27 جولائی 2026 کو دبئی سے لکھنؤ کے اموسی (چودھری چرن سنگھ) ہوائی اڈے پر پہنچے۔ ایئر پورٹ کے باہر پہلے موجود گروہ کے ممبران نے انہیں ایک کالے رنگ کی بریزا کار میں بٹھالیا۔ ملزمان انہیں کافی دیر تک شہر میں گھماتے رہے اور پھر انہیں عالم باغ بس اسٹینڈ کے قریب چکمادے کر گاڑی سے اتار دیا۔ اس کے بعد ملزمان ان کا ٹرالی بیگ، پاسپورٹ اور تھیلے میں چھپایا ہوا سونے کا کیپسول لے کر فرار ہو گئے۔

13 سینئر آئی اے ایس افسران کے تبادلے

پریاگ راج، گورکھپور اور بریلی کو ملے نئے ڈویژنل کمشنر

لکھنؤ: 4 اگست (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے انتظامی نظام کو ہموار کرنے کی کوشش میں انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) کے 13 سینئر افسران کا تبادلہ کر دیا ہے۔ اس ردوبدل کے ایک حصے کے طور پر، پریاگ راج، گورکھپور، اور بریلی ڈویژنوں کے ڈویژنل کمشنروں کو تبدیل کر دیا گیا ہے، اور نوئیڈا، پی سی ڈی ایف، اور ریاستی زرعی پیداوار مارکیٹ کونسل جیسے اہم اداروں میں بھی نئے افسران کی تقرری کی گئی ہے۔ انل ڈھینگرا: ڈویژنل کمشنر، گورکھپور، ہاؤسنگ کمشنر (اتر پردیش ہاؤسنگ اینڈ ڈیولپمنٹ کونسل)، ڈائریکٹر (اتر پردیش لینڈ باؤنڈری)، اور سکریٹری (ہاؤسنگ اینڈ اربن پلاننگ ڈیپارٹمنٹ، حکومت اتر پردیش)۔ اندرا وکرم سنگھ: سکریٹری (زراعت، زرعی مارکیٹنگ، زرعی فارن ٹریڈ، اور ایکسپورٹ پروموشن ڈیپارٹمنٹ)، اور ڈائریکٹر (ریاستی زرعی پیداوار مارکیٹ کونسل)، ڈویژنل کمشنر، گورکھپور۔ روویندر: پرنسپل سکریٹری (محکمہ زراعت، زرعی تعلیم اور تحقیق، زرعی مارکیٹنگ، زرعی غیر ملکی تجارت اور ایکسپورٹ پروموشن)، اپنے موجودہ عہدے کے علاوہ ڈائریکٹر (ریاستی زرعی پیداوار مارکیٹ کونسل، اتر پردیش) کے عہدے کے اضافی چارج کے ساتھ۔ وبھو شریواستو: منیجنگ ڈائریکٹر (PCDF)، ڈویژنل کمشنر، بستی۔ پرکاش بندو: سکریٹری (ہوم اینڈ ویجیلنس ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش حکومت)، منیجنگ ڈائریکٹر (پی سی ڈی ایف)۔ بھوپیندر ایس چودھری: ڈویژنل کمشنر، بریلی۔ سکریٹری (محکمہ انتظامی اصلاحات، اتر پردیش حکومت)۔ شمبھو کمار: منیجنگ ڈائریکٹر (پوروانچل ودیوت وتران نگم لمیٹڈ)، ڈویژنل کمشنر، بریلی۔ ڈاکٹر لوکیش ایم: سکریٹری (پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ، اتر پردیش حکومت)، ڈویژنل کمشنر، پریاگ راج۔ سومیا اگروال: ڈویژنل کمشنر، پریاگ راج، لیبر کمشنر، اتر پردیش۔ سندیپ کمار: ممبر (جوڈیشل)، ریونیو کونسل (پریاگ راج)، منیجنگ ڈائریکٹر (پوروانچل ودیوت وتران نگم لمیٹڈ)۔ پشیا راج سنگھ: سکریٹری (گورکھپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی) ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر (ACEO)، نوئیڈا۔ ستیش پال: ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر (NOIDA) اسپیشل سکریٹری (محکمہ داخلہ، یوپی حکومت)۔ ڈاکٹر بلکار سنگھ: ہاؤسنگ کمشنر، ڈائریکٹر (اربن لینڈ باؤنڈری) اور سکریٹری (ہاؤسنگ اور شہری منصوبہ بندی محکمہ) چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او)، اتر پردیش اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPSIDA)۔

محکمۂ آبکاری نے آمدنی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیے: نتن اگروال

چار ماہ میں 20,862 کروڑ روپے محصول، غیر قانونی شراب کے خلاف کارروائی میں ہزاروں گرفتار اور لاکھوں لیٹر شراب ضبط

لکھنؤ: 04 اگست۔ اتر پردیش کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) (برائے آبکاری اور امتناعی، جناب نتن اگروال نے کہا کہ محکمہ آبکاری نے مالی سال 2026-27 میں ایک تاریخی آمدنی حاصل کی ہے۔ محکمہ نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے ریاست کی آمدنی میں نمایاں حصہ ڈالا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رواں مالی سال 2026-27 میں اپریل سے جولائی تک محکمہ کو 20,862.42 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے جو کہ گزشتہ سال 2025-2020 کی اسی مدت میں حاصل کردہ 18,583.19 کروڑ روپے کی آمدنی کے مقابلے میں 12.27 فیصد یا 2,279.23 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ اسی طرح مالی سال 2026-27 کے جولائی کے مہینے میں 5,052.86 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی، جو پچھلے سال 2025-26 کے اسی مہینے میں موصول ہونے والی 4,354.28 کروڑ روپے کی آمدنی سے 16.04 فیصد یا 698.58 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ رواں مالی سال کے اگست کے مہینے میں اب تک 273.87 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ محکمہ ایکسائز نے گزشتہ مالی سال 2025-26 میں 57,722.26 کروڑ روپے کی آمدنی حاصل کی، جو گزشتہ مالی سال 2024-25 میں حاصل کردہ 52,573.07 کروڑ روپے کی آمدنی سے 9.79 فیصد یا 5,149.19 کروڑ روپے زیادہ تھی۔ وزیر ایکسائز نے بتایا کہ رواں مالی سال 2026-27 میں اپریل سے جون تک مجموعی طور پر 29,294 مقدمات درج کیے گئے اور ناجائز شراب کے خلاف موثر نفاذ کارروائی کرتے ہوئے 9.01 لاکھ لیٹر غیر قانونی شراب / منشیات برآمد کی گئی۔ شراب کے ناجائز کاروبار میں ملوث 4 ہزار 673 افراد کو گرفتار کیا گیا، 819 افراد کو جیل بھیج دیا گیا اور ناجائز شراب کی سمگلنگ میں استعمال ہونے والی 30 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ اسی طرح، جولائی میں کی گئی انفورسمنٹ کارروائی میں، غیر قانونی شراب کے معاملات میں کل 9,769 مقدمات درج کیے گئے اور 2.34 لاکھ لیٹر غیر قانونی شراب/منشیات برآمد کی گئیں۔ صرف جولائی میں شراب کے ناجائز کاروبار میں ملوث 1,704 افراد کو گرفتار کیا گیا، 271 کو جیل بھیجا گیا، اور ناجائز شراب کی اسمگلنگ میں استعمال ہونے والی 14 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ گزشتہ مالی سال 2025-26 میں ریاست میں غیر قانونی شراب کی تیاری، فروخت اور اسمگلنگ کے کل 1,19,001 کیس درج کیے گئے اور 31.16 لاکھ لیٹر غیر قانونی شراب / منشیات برآمد کی گئیں۔ شراب کے ناجائز کاروبار میں ملوث 21,401 افراد کو گرفتار کیا گیا، 3,960 کو جیل بھیجا گیا اور ناجائز شراب کی سمگلنگ میں استعمال ہونے والی 155 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔

سابق کانگریس رکن اسمبلی ابوالکلام کے انتقال پر اجے رائے کا اظہارِ تعزیت

لکھنؤ۔ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے سینئر کانگریس رہنما اور سابق رکن اسمبلی ابوالکلام کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی ہے۔ 92 سالہ مرحوم ابوالکلام ضلع اعظم گڑھ کے نظام پور کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 1980 میں اُس وقت کے پھول پور (موجودہ پھول پور-پوائی) اسمبلی حلقے سے کانگریس کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی تھی۔ پھول پور علاقے میں کانگریس تنظیم کو مضبوط بنانے میں مرحوم کا نمایاں کردار رہا۔ تعلیم کے میدان میں بھی ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ انہوں نے مائل میں اشرفیہ انٹر کالج اور اشرفیہ سینئر سیکنڈری اسکول کی بنیاد رکھی اور علاقے میں تعلیم کے فروغ کے لیے مسلسل کام کرتے رہے۔ اجے رائے نے کہا کہ ابوالکلام کے انتقال سے کانگریس خاندان کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔

एनटीपीसी
NTPC
सूचना

एनटीपीसी टांडा द्वितीय चरण विस्तारीकरण परियोजना से संबंधित ऐसे समस्त प्रभावित व्यक्तियों को सूचित किया जाता है, कि जिन्होंने अभी तक अपना मुआवजा प्राप्त नहीं किया है, वे अपना भुगतान आबादी भूमि से संबंधित तहसील कार्यालय टाण्डा तथा निजी भूमि से संबंधित एस.एल.ए.ओ. (SLAO) कार्यालय अयोध्या से प्राप्त कर सकते है।

सभी पात्र भूस्वामी/मकान स्वामी अपने आवश्यक अभिलेखों (जैसे भूमि/भवन से संबंधित कागजात, पहचान पत्र, बैंक पासबुक आदि) के साथ संबंधित कार्यालयों में संपर्क कर अपना मुआवजा यथाशीघ्र प्राप्त करें।

एनटीपीसी–टांडा

اودھ نامہ

کیا ہوا تیرا وعدہ

یہ بات سمجھنا چاہئے کہ کچھ دنوں پہلے دہلی کے جنتر منتر پر ملک کے کونے کونے سے اُمڈے طلبہ اور بعض والدین اور ان کے ساتھی محض وزیر اعظم کی توہین کرنے کے لیے سڑکوں پر نہیں نکلے تھے، بلکہ وہ ایک ایسے تعلیمی نظام کے خلاف احتجاج کر رہے تھے جو ان کی نظر میں ناکام ہو چکا ہے، مسابقتی امتحانات میں بار بار ہونے والے پرچہ لیک کے واقعات نے ان کے مستقبل کو شدید نقصان پہنچایا، اس لئے وہ حکمرانی کی ناکامیوں کے خلاف آواز بلند کر رہے تھے۔ غصہ کسی وجہ کے بغیر پیدا نہیں ہوا بلکہ مسلسل ناانصافیوں کے بعد سامنے آیا۔ اس احتجاج کے دوران استعمال ہونے والے مبینہ نازیبا الفاظ کو پوری بحث کا مرکز بنا کر حکومت عوام سے یہ توقع کر رہی ہے کہ وہ امتحانی اسکینڈل، وزیر تعلیم کی برطرفی اور اس عوامی دباؤ کو فراموش کر دیں جس نے حکومت کو پہلی بار پسپائی پر مجبور کیا۔ پہلے احتجاج ختم کرانے کے لیے یقین دہانیاں کی گئیں، پھر نوجوان مظاہرین کے خلاف کارروائیاں کر کے ان کے دلوں میں خوف پیدا کرنے اور مستقبل میں دوبارہ احتجاج کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک فعال جمہوریت میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کی صورت میں ایک مظاہرے کے شریک کے خلاف درج 'زیرو ایف آئی آر' سمیت الزامات قانونی طور پر کمزور ثابت ہو سکتے ہیں، جبکہ اصل توجہ عصمت دری اور قتل کی دھمکیوں، ذاتی معلومات عام کرنے اور ہراساں کرنے کے واقعات کی سنجیدہ تحقیقات پر ہونی چاہیے۔

ابھی چار دن پہلے ہمارے معزز وزیر اعظم نے ان نوجوان مظاہرین کو 'معاف' کرنے کا اعلان کیا جنہوں نے احتجاج کے دوران ان کے اور ان کی والدہ کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ وزیر اعظم نے ان مظاہرین کو 'گمراہ بچے' قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں صحیح راستہ دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس بیان سے ایک بنیادی سوال جنم لیتا ہے کہ ایک جمہوری ملک میں آخر وہ کون سا جرم تھا جسے معاف کرنے کا اختیار وزیر اعظم نے اپنے لیے مناسب سمجھا۔ اگر کسی سے معافی مانگی جانی چاہیے تھی تو پہلے حکومت کو اپنی ان پالیسیوں اور اقدامات پر بھی معذرت کرنی چاہیے تھی جنہوں نے ہزاروں نوجوانوں کو ملک بھر سے جنتر منتر تک احتجاج کے لیے پہنچنے پر مجبور کیا۔ احتجاج کے دوران بعض افراد کی زبان نامناسب اور غیر شائستہ تھی، لیکن بدذوق یا سخت زبان کا استعمال بذاتِ خود کوئی فوجداری جرم نہیں بنتا۔ بعض حلقوں کی طرف سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ کسی جمہوری معاشرے میں شہری وزیر اعظم کے لیے محبت، عقیدت یا پارلیمانی زبان استعمال کرنے کے پابند نہیں ہوتے۔ جب تک کوئی بیان تشدد پر اکسانے، جان سے مارنے کی دھمکی دینے یا کسی واضح قانونی جرم کے دائرے میں نہ آتا ہو، تب تک اسے سیاسی اظہارِ رائے ہی تصور کیا جانا چاہیے۔

ابھی سب کو اچھی طرح سے یاد ہے کہ جب نوجوان طلبہ کی جانب سے ملک گیر احتجاج کے دباؤ کے باعث حکومت کو اپنے وزیر تعلیم کو ہٹانا پڑا تھا۔ 23 جولائی کو حکومت کے ساتھ مذاکرات اور ایف آئی آر واپس لینے کی یقین دہانی کے بعد احتجاج ختم ہوا، لیکن حکومت کے مائندوں کی طرف سے کیا گیا یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد، خاص طور پر خاتون مظاہرین کو سوشل میڈیا پر منظم مہم، ذاتی معلومات عام کئے جانے، دھمکیوں اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب اس رویے پر تنقید بڑھنے لگی اور نوجوانوں نے دوبارہ احتجاج کی دھمکی دی تو وزیر اعظم نے 'معافی' کا اعلان کرتے ہوئے پوری بحث کو حکومتی جوابدہی سے ہٹا کر اخلاقی مسئلہ بنانے کی کوشش کی۔ مظاہرین کو 'بچے' قرار تا کہ ان کی سیاسی حیثیت اور شعوری کردار کو کم تر دکھایا جا سکے، کسی سیاسی رہنما کے خلاف سخت یا نازیبا الفاظ استعمال کرنا اور دوسری جانب مظاہرین، خصوصاً خواتین، کو عصمت دری یا قتل کی دھمکیاں دینا دونوں کو ایک ہی درجے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ آر ایس ایس، بی جے پی اور بعض حکومتوں میں شامل وزیر اور دیگر تنظیموں کی طرف لگاتار مسلمانوں اور ان کے شعائر پر حملے جاری ہیں اس پر کبھی کسی حکومتی ادارے یا نمائندے کی جانب سے کوئی باز پرس نہیں کی گئی۔ ابھی کسی نے راہل گاندھی کو غیر ملکی خاتون کے پیٹ پیدا ہونے کا طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ ایسا شخص ملک کا وفادار ہو ہی نہیں سکتا۔ اس پر کسی نے تنبیہ نہیں کی۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ فرانس میں ایک کارکن ہروے ایون کو اس لیے سزا سنائی گئی تھی کہ اس نے صدر نکولس سرکوزی کے خلاف ایک ایسا نعرہ لکھا تھا جو خود سرکوزی پہلے استعمال کر چکے تھے۔ بعد میں یورپی عدالتِ برائے انسانی حقوق نے اس سزا کو آزادیِ اظہار کے خلاف قرار دیا جس کے بعد فرانس نے صدر کی توہین سے متعلق پرانا قانون ہی ختم کر دیا۔ اسی طرح اسپین میں بادشاہ خوان کارلوس اور ملکہ صوفیہ کی تصاویر نذرِ آتش کرنے والے مظاہرین کے حق میں بھی یورپی عدالت نے فیصلہ دیا کہ اشتعال انگیز سیاسی احتجاج کو محض اس بنیاد پر جرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسپین میں باسک رہنما آرنالڈو اوٹیگی کے مقدمے اور پولینڈ میں یعقوب ٹوولچک کے کیس میں بھی عدالتوں نے یہی اصول اپنایا کہ سربراہِ مملکت کو تنقید سے بالاتر خصوصی قانونی تحفظ حاصل نہیں ہونا چاہیے۔ ان عدالتی فیصلوں کا مطلب یہ نہیں کہ ہر قسم کی توہین یا نازیبا زبان قابلِ تحسین ہے، بلکہ یہ فیصلے ایک زیادہ اہم اصول کو واضح کرتے ہیں کہ جمہوری آزادی کا اصل امتحان ایسے اظہارِ رائے سے ہوتا ہے جو ناگوار گذرے، نہ کہ صرف ایسی باتوں سے جن پر سب متفق ہوں۔ کسی کہا ہے کہ جمہوریت میں احتجاج، تنقید اور سخت اظہارِ رائے کو مجرمانہ بنانے کی کوشش نیک شگون نہیں کہا جا سکتا۔

بانکی پور میں ڈبل انجن پنکچر

ڈاکٹر سلیم خان

بہار میں بانکی پور بی جے پی کا گڑھ سمجھا جانے والا حلقۂ انتخاب ہے۔ وہاں سے بی جے پی صدر نتن نبین لگاتار پانچ بار اسمبلی نشست جیت چکے ہیں۔ پچھلی بار انہوں نے 50,000 سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی تھی اس بار بی جے پی امیدوار کو صرف ۴۴ ہزار ووٹ پر اکتفاء کرنا پڑا۔ کسی پارٹی کا قومی صدر اگر اپنے حلقۂ انتخاب میں پارٹی امیدوار کو کامیاب نہ کر سکے اور اس کے محلے میں ہی پارٹی پچھڑ جائے تو اسے شرم سے استعفیٰ دینا چاہیے لیکن اس کو تو سنگھ کی شاکھا میں کھرچ کر نکال دیا جاتا ہے۔ حیرت اس پر بھی ہے کہ کمل کو اس کے گڑھ میں پہلی بار الیکشن لڑنے والے امیدوار نے پچھاڑ دیا۔ پرشانت کشور کی پہلی ہی کامیابی نے بی جے پی کے 1995 سے جاری کامیابی کے سلسلے کو توڑ دیا۔ اس پورے عرصے میں بہار کے اندر بی جے پی کا وزیر اعلیٰ نہیں تھا۔ پہلی بار اپنا وزیر اعلیٰ بنانے والی بی جے پی اولین امتحان میں اوندھے منہ گر گئی۔ بی جے پی اس گمان میں مبتلا تھی کہ دہلی میں نوجوانوں پر مظالم ڈھا کر اپنے یوتھ ونگ کے لیڈر نیرج کمار سنہا کو کامیاب کر لے گی مگر بانکی پور کا پیغام ہے کہ ایسا وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری اور پارٹی صدر نیتن نبین تو دور نہ مودی وشاہ مل کر بھی نہیں کر سکتے۔

بانکی پور میں بی جے پی نے ثابت کر دیا کہ اپنی صوبائی حکومت انتخابی کامیابی کی گارنٹی نہیں ہے۔ بہار کی ہار کے پیچھے سب سے اہم وجہ اپنے حلیف اور عوام سے دھوکہ دہی ہے۔

پچھلے صوبائی انتخاب میں این ڈی اے کا چہرا نتیش کمار تھے۔ انہیں دکھا کر الیکشن جیتا گیا اور پھر ایک احمقانہ دلیل کی مدد سے ان کو پٹنہ سے دہلی بھیج دیا گیا۔ رعونت کی انتہا یہ ہے کہ انہیں مرکز میں کوئی وزارت تک دینے کی زحمت نہیں کی گئی گو یا دودھ سے مکھی کی مانند نکال کر پھینک دیا گیا۔ عوام کی یہ اعتماد شکنی بی جے پی کو بھاری پڑی۔ سنگھی مغرور ذہنیت کا عکاسکہ روی شنکر پرشاد کا یہ جملہ کہ اگر ہم کسی پتھر کو بھی کھڑا کر دیں وہ جیت جائے گا مہنگا پڑ گیا۔ اس الیکشن نے گیانیش کمار کی محدودیت کو بھی بے نقاب کر دیا۔ وہ چوری تو کرتے ہیں مگر ایک حد سے زیادہ نہیں کر پاتے۔ بہار کے اندر بی جے پی کے پاس کئی پڑھے لکھے لوگ ہیں اور وہ سنگھ کی شاکھا میں تربیت یافتہ بھی ہیں مگر اقتدار کے نشے میں چور مرکزی قیادت نے راشٹریہ جنتا دل سے آنے والے ایک ساتویں پاس چودھری کو بہار کا سمراٹ بنا دیا مگر عوام نے اس کی چودھراہٹ نکال دی۔ پرشانت کشور نے سمراٹ چودھری کے مجرمانہ کردار کو اچھال کر اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ آر جے ڈی اور کانگریس نے زیادہ محنت نہیں کی کیونکہ وہ قومی سطح بی جے پی کا ناقابلِ تسخیر ہونے کو غلط ثابت کرنا چاہتے تھے۔

بی جے پی نے اس انتخاب کو جیتنے کے لیے چابک اور گاجر کے دونوں حربے استعمال کیے۔ ووٹنگ شروع ہونے سے چند گھنٹے قبل پرشانت کشور کے کئی حامیوں کو حراست میں لے کر مختلف پولیس تھانوں میں نظر بند کر کے دہشت پھیلائی گئی۔ پرشانت کشور کے مطابق ایس ایچ کا دعویٰ تھا کہ مقامی تھانہ اس حراست میں ملوث نہیں تھا، بلکہ یہ کارروائی اعلیٰ حکام کے کہنے پر کی گئی یعنی ان گرفتاریوں کے پیچھے حکمراں جماعت بی جے پی کا ہاتھ ہے۔ اس سے قبل بی جے پی کے ایک وفد نے الیکشن کمیشن سے ملاقات کر کے پرشانت کشور کے خلاف شکایت درج کرائی کہ وہ سوشل میڈیا پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں جو الیکشن کمیشن کے اخراجات کے قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) سے معاملے کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔ بی جے پی نے الزام لگایا کہ سوشل میڈیا مہم پر شانت کشور کی بیوی کی کمپنی ویداس وینچرز پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعہ پیسے خرچ ہو رہے ہیں اور مہم سے جڑے کئی سوشل میڈیا اکاؤنٹس ملک کے باہر لندن سے چلائے جا رہے ہیں۔ امیر ترین اور سب سے بدعنوان پارٹی کا یہ الزام مضحکہ خیز تھا۔

اس چابک کے عاموہ گاجر کے طور پر بانکی پور اسمبلی سیٹ کی ووٹنگ سے چند گھنٹے قبل وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سوشل میڈیا پر بی پی ایس سی ٹی آر ای 4.0 کے تحت ریاست کے نوجوانوں اور امیدواروں کے لیے 32,388 اساتذہ کی اسامیوں پر بھرتی کا اعلان کر دیا۔ اس کے تحت پرائمری سے لے کر ہائیر سیکنڈری تک، یعنی کلاس 1 سے 12 تک کے ہزاروں پوسٹوں کا احاطہ کاں گیا۔ بانکی پور ضمنی انتخاب کے ہی دن اس "جاب کارڈ" کو این ڈی اے کا ایک بڑا سیاسی ماسٹر اسٹروک کہا گیا۔ اس شہری اسمبلی حلقہ میں 34-18 سال کی عمر کے 110,000 نوجوان ووٹر ہیں۔ یہ علاقہ کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے خواہشمندوں، بے روزگار گریجویٹس، اور اساتذہ کی بھرتی کے امتحان (BPSC TRE) کی تیاری کرنے والے نوجوانوں کی ایک قابل ذکر آبادی کا مرکز ہے۔ پرشانت کشور نے سمراٹ چودھری کے اعلان کو محض "انتخابی چال" قرار دیا۔ ان کے مطابق انتخابات قریب آتے ہی حکومتیں نوکریاں اور بھرتیوں کو راگ الاپتی ہیں مگر پائیدار پالیسی اور شفاف امتحانی نظام کے بغیر محض اعلانات انہیں بے وقوف بنانے کے مترادف ہیں۔

پرشانت کشور نے تعلیم، نقل مکانی، اور بانکی پور کے مقامی مسائل، جیسے آبی ذخائر اور خراب انفراسٹرکچر کی بنیاد پر تبدیلی کو اپنا ہدف بنایا۔ بانکی پور ضمنی انتخاب میں بھاری اکثریت سے جیت درج کرنے کے بعد پرشانت کشور نے واضح کیا کہ وہ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر کے معاملے پر الیکشن نہیں لڑے ہیں۔ یہ ایم ایل اے کو منتخب کرنے کا الیکشن نہیں ہے۔ اس کے ذریعہ بی جے پی کی مرکزی قیادت کو یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ بہار کو ایک اچھا وزیر اعلیٰ کی ضرورت ہے۔ عوام نے 202 ارکانِ اسمبلی کو منتخب کیا۔ اتنی بڑی جیت بہار کی قیادت کے لیے کسی مجرم، برے اخلاق اور شخصیت والے کو وزیر اعلیٰ بنانے کی خاطر نہیں تھی اس لیے کسی اچھے آدمی کو بہار کا وزیر اعلیٰ بنائیں تا کہ بہار میں تعلیم کے میدان میں بہتری آئے۔ وہاں کے بچوں کو روزگار کے لیے دوسری ریاستوں میں نہ جانا پڑے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کے ایم ایل اے بننے سے بانکی پور بنگلور نہیں بنے گا، لیکن دو تین ماہ کے اندر چھوٹے پروجیکٹوں میں فرق نظر آئے گا۔

پرشانت کشور نے جیت کے بعد بتایا ایم ایل اے کا جیتنا اور ہارنا سیاست ہے اس لیے یہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ ان لوگوں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں جنہوں نے انہیں ووٹ دیا۔ جن لوگوں نے ووٹ نہیں دیا، وہ ان کا اعتماد جیتنے کے لیے مزید محنت اور کوشش کریں گے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ بہار کو اچھی قیادت کی ضرورت ہے۔ بہار میں بہتری آنی چاہیے۔ اگلے لوک سبھا انتخابات سے پہلے مودی، بی جے پی اور امت شاہ کو بہار کی ترقی و بہتر کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ جن سوراج کے بانی نے بتایا کہ ان کا واحد مقصد بہار میں بچوں کے لیے روزگار کو یقینی بنانا اور نقل مکانی کو روکنا تھا۔" پرشانت کشور نے دعویٰ کیا کہ وہ بہار کی ترقی چاہتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ بہار میں بھی 5 کلوگرام اناج، ذات پات یا مذہب کے نام پر ووٹ مانگے جائیں۔ ان کے مطابق بہار کے ایک کروڑ سے زیادہ بچے باہر کام کر رہے ہیں اس لیے نقل مکانی روکنے کے لیے ایک خصوصی توجہ درکار ہے۔ وہ کسی بھی بچے کے دس ہزار سے 15 روپے کے عوض اپنا گھر، خاندان اور برادری چھوڑ کر گجرات، ممبئی، دہلی، کولکتہ، کوئمبٹور، تمل ناڈو، یا کرناٹک نہیں بھیجنا چاہتے ہیں لنکس یہ کیسے ہوگا؟

پرشانت کشور کے مطابق یہ بی جے پی قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو بہار کا وزیر اعلیٰ بنائے جو بہار میں روزگار لائے، بہار میں تعلیم کی حالت کو بہتر بنائے اور بدعنوانی کو کم کرے، بڑے پیمانے پر ہونے والی نقل مکانی کو روکے۔ یہ کام چونکہ نہیں ہوا اس لیے 30 سال پرانا بی جے پی کا قلعہ صرف 30 دنوں میں منہدم ہو گیا۔ پرشانت کشور نے خبردار کیا کہ اگر آگے بھی یہ کام نہیں کیا گیا تو بی جے پی کو آئندہ انتخابات میں بھی ایسے ہی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بانکی پور ضمنی انتخاب کا نتیجہ سمراٹ چودھری کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد پہلا استصواب تھا۔ بہار کی عوام نے یہ پیغام دیا ہے کہ کسی مجرم کو بہار کا وزیر اعلیٰ بنا کر بہار کی ترقی ممکن ہے۔ اس لیے اچھے کردار والے قابل شخص کو بہار کا وزیر اعلیٰ بنایا جانا چاہیے جس سے بہار کے لوگ بہاری ہونے پر فخر محسوس کر سکیں لیکن مودی جی سوچتے ہوں گے کہ جب ان جیسے بدنام زمانہ شخص پر اندھ بھگت فخر محسوس کرتے ہیں تو سمراٹ چودھری پر کیوں نہیں؟ وہ امیت شاہ، یوگی ادیتیہ ناتھ، ہیمنتا بسوا سرما اور شبھیند وادھیکاری سے برا تو ہے نہیں پھر اس کے ساتھ ناانصافی کیوں کی جائے؟ ویسے بھی ڈاکوؤں کے گروہ میں سادھو سنتوں کی تلاش کارِ عبث ہے۔ ☆☆

اٹھو نوجوانو! قدم اب بڑھاؤ

فہیم اختر، لندن

کسی بھی قوم کی تقدیر اس کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، لیکن جب انہی ہاتھوں سے قلم چھین لیا جائے، خواب روند دیے جائیں اور امیدوں کو لاٹھیوں اور آنسو گیس کے دھوئیں میں دفن کر دیا جائے تو تاریخ خاموش نہیں رہتی، وہ احتجاج بن کر سڑکوں پر اتر آتی ہے۔ بھارت اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں ایک طرف دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور دوسری طرف وہی جمہوریت اپنے نوجوانوں کے سوالوں کے جواب میں سخت پولیس کارروائی، گرفتاریوں اور طاقت کے استعمال کی تصاویر پیش کرتی نظر آتی ہے۔ داخلہ امتحانات میں مبینہ پیپر لیکس نے صرف ایک امتحانی نظام کو نہیں، بلکہ ریاستی انتظام، شفافیت اور عوامی اعتماد کو بھی کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔

یہ احتجاج کسی ایک ریاست، کسی ایک امتحان یا کسی ایک طالب علم کی کہانی نہیں ہے۔ یہ ان لاکھوں نوجوانوں کی اجتماعی چیخ ہے جو برسوں تک دن رات محنت کرتے ہیں، اپنے خوابوں کو کتابوں کے اوراق میں سجاتے ہیں، اپنے والدین کی امیدوں کو اپنی کامیابی سے جوڑتے ہیں، مگر پھر ایک دن انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی محنت کسی منظم بدانتظامی، مبینہ بدعنوانی یا پیپر لیک کے سامنے بے معنی ہو گئی ہے۔

ایک طالب علم کے لیے امتحان محض سوالات کا پرچہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی پوری زندگی کا رخ متعین کرنے والا مرحلہ ہوتا ہے۔ متوسط طبقے کا نوجوان اپنی خواہشات قربان کرتا ہے، والدین اپنی جمع پونجی کوچنگ سینٹروں اور تعلیمی اخراجات پر لگا دیتے ہیں، بہنیں اور بھائی اپنی ضروریات محدود کر لیتے ہیں تا کہ گھر کا ایک فرد کامیاب ہو کر پورے خاندان کی تقدیر بدل سکے۔ لیکن جب امتحان ہی مشکوک ہو جائے تو صرف ایک پرچہ نہیں بلکہ ایک پورا خواب چکنا چور ہو جاتا ہے۔

اسی پس منظر میں معروف سماجی کارکن سونم وانگچک کی چھبیس روزہ بھوک ہڑتال نے ایک علامت کی حیثیت اختیار کر لی۔ ان کی خاموش بھوک نے لاکھوں نوجوانوں کے دلوں کی آواز بن کر حکومت سے یہ سوال کیا کہ آخر محنت کرنے والے نوجوانوں کے مستقبل کی ضمانت کون دے گا؟ جب نوجوانوں نے ان کی آواز کو اپنی آواز بنایا تو احتجاج نئی دہلی سے نکل کر ملک کے مختلف حصوں تک پھیل گیا۔ یہ احتجاج صرف تعلیمی اصلاحات کا مطالبہ نہیں تھا بلکہ ریاستی جوابدہی، شفاف حکمرانی اور نوجوانوں کے وقار کا مطالبہ بھی بن گیا۔ بدقسمتی سے حکومت اور انتظامیہ کا ابتدائی ردِعمل مفاہمت سے زیادہ طاقت کے استعمال کی صورت میں سامنے آیا۔ پارلیمنٹ کی جانب مارچ کرنے والے مظاہرین کو روکنے کے لیے پولیس کی کارروائیاں، آنسو گیس، لاٹھی چارج اور بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ایسے مناظر تھے جنہوں نے یہ سوال پیدا کیا کہ کیا ایک جمہوری حکومت اختلافِ رائے کو سننے کے بجائے اسے دبانے کو ترجیح دے رہی ہے؟

جمہوریت کی اصل طاقت یہ نہیں کہ حکومت کتنی مضبوط ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ تنقید کو کس ظرف سے برداشت کرتی ہے۔ اگر نوجوان سڑکوں پر آنے پر مجبور ہوں، اگر والدین اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے احتجاج کریں، اگر طلبہ خود کو بے بس محسوس کریں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں نہ کہیں نظام میں ایک گہرا بحران موجود ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بعد ازاں امتحانی پیپر لیکس کے خلاف سخت قانون سازی اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا۔ بلاشبہ کسی بھی حکومت کا اصلاحات کا اعلان ایک مثبت قدم ہو سکتا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ اتنا سنگین تھا تو اصلاحات پہلے کیوں نہ کی گئیں؟ اور اگر لاکھوں نوجوانوں کو سڑکوں پر آنا پڑا، بھوک ہڑتالیں کرنا پڑیں اور ملک گیر احتجاج برپا کرنا پڑا، تو کیا یہ خود حکومتی نظام کی ناکامی کا اعتراف نہیں؟ حکومت کی ذمہ داری صرف قانون بنانا نہیں بلکہ عوام کا اعتماد بھی بحال کرنا ہے۔ اعتماد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ذمہ دار افراد کے خلاف غیر جانبدارانہ کارروائی ہو، شفاف تحقیقات ہوں، اور متاثرہ طلبہ کو یہ یقین دلایا جائے کہ ان کی محنت کسی بدعنوان نظام کی نذر نہیں ہوگی۔

بھارت گزشتہ برسوں میں نوجوانوں کی بے روزگاری، مہنگائی، تعلیمی دباؤ اور معاشی غیر یقینی جیسے مسائل سے بھی دوچار رہا ہے۔ ایسے حالات میں امتحانی نظام پر اٹھنے والے سوالات نے نوجوانوں کے اندر موجود بے چینی کو مزید بڑھا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحریک میں صرف طلبہ ہی نہیں بلکہ والدین، اساتذہ، وکلا، سماجی کارکن اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شریک ہوتے گئے۔ تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ نوجوانوں کی آواز کو طاقت سے دبایا جا سکتا ہے، لیکن ہمیشہ کے لیے خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ پیرس سے لے کر پراگ، جنوبی افریقہ سے لے کر جنوبی کوریا تک، دنیا نے بارہا دیکھا ہے کہ جب نوجوان انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں تو آخرکار حکومتوں کو ان کی بات سننا پڑتی ہے۔ کسی بھی ریاست کی اصل عظمت اس کے بلند و بالا منصوبوں، معاشی اعداد و شمار یا عالمی سفارت کاری سے نہیں بلکہ اس بات سے ناپی جاتی ہے کہ وہاں کا ایک عام طالب علم اپنے مستقبل کے بارے میں کتنا مطمئن ہے۔ اگر ایک نوجوان کو اپنی محنت پر یقین نہ رہے، اگر اسے محسوس ہو کہ قابلیت کے بجائے بدانتظامی فیصلہ کرے گی، تو یہ صرف اس فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا نقصان ہے۔ بھارت کے لیے بھی یہی لمحہ فکریہ ہے۔ اگر حکومت واقعی نوجوانوں کو ملک کا مستقبل سمجھتی ہے تو اسے اختلاف کرنے والوں کو دشمن نہیں بلکہ اپنے ہی بچوں کی طرح سننا ہوگا۔ طاقت وقتی خاموشی تو پیدا کر سکتی ہے، مگر اعتماد صرف انصاف سے پیدا ہوتا ہے۔

کسی بھی احتجاج کے نتیجے میں وزیر کا استعفیٰ وقتی طور پر عوامی غصے کو ٹھنڈا کرنے یا سیاسی دباؤ کو کم کرنے کا ذریعہ تو بن سکتا ہے، لیکن اسے نظام کی مکمل اصلاح کی علامت سمجھنا محض ایک خوش فہمی ہوگی۔ کسی ایک فرد کا اپنے عہدے سے الگ ہو جانا ان دیرینہ انتظامی خرابیوں، بوجھل بیوروکریسی، اور پالیسی ساز اداروں کی نااہلی کو راتوں رات ختم نہیں کر سکتا جو طویل عرصے سے طلبہ کے حقوق اور مستقبل کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ جب تک فیصلوں کی شفافیت، اداروں کی جوابدہی، اور ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کے لیے عملی اور دیرپا اقدامات نہیں کیے جاتے، تب تک صرف چہرے بدلنے سے نظام کی بنیادیں درست نہیں ہو سکتیں۔ اب اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس احتجاج اور عوامی دباؤ کے بعد واقعی نظام کی واقعی اصلاح کی جائے گی، یا پھر یہ تمام تر دعوے اور وعدے صرف الفاظ کا ایک چوچوں کا مربہ بن کر رہ جائیں گے؟ تاریخ گواہ ہے کہ اکثر ایسے موقعوں پر سطحی اقدامات اور بلند بانگ دعوؤں کے ذریعے معالجہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جبکہ بنیادی مسائل جوں کے توں رہتے ہیں۔ اگر حکومت اور انتظامیہ نے محض وقت گزارنے اور معاملے کو ٹھنڈا کرنے کی حکمتِ عملی اپنائی، تو یہ نہ صرف طلبہ کے اعتماد کا قتل ہوگا بلکہ آئندہ کے لیے ایک اور بڑے بحران کی بنیاد بھی رکھ دے گا۔ میرا کالم کسی ایک جماعت یا ایک حکومت کے خلاف نہیں بلکہ ہر اس طرزِ حکمرانی کے خلاف ہے جو نوجوانوں کی امیدوں کو نظرانداز کرے۔ طلبہ کا احتجاج کسی ریاست کی کمزوری نہیں بلکہ اس بات کی یاددہانی ہے کہ عوام اب اپنے حقوق، شفافیت اور جوابدہی کے بارے میں پہلے سے کہیں زیادہ باشعور ہو چکے ہیں۔ تو اٹھو نوجوانو! اس لیے نہیں کہ نفرت کو فروغ دو، بلکہ اس لیے کہ علم کی حرمت، انصاف کی بالادستی، شفاف نظام اور اپنی محنت کے احترام کے لیے آواز بلند کرو۔ ایک قوم کی ترقی اس وقت ممکن ہوتی ہے جب اس کے نوجوان خوف کے سائے میں نہیں بلکہ امید کی روشنی میں اپنے خواب تعمیر کریں اور وہ ریاستیں ہی تاریخ میں عزت پاتی ہیں جو اپنے نوجوانوں کے سوالوں سے نہیں ڈرتیں بلکہ ان کے مستقبل کی حفاظت کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھتی ہیں۔

☆☆☆

دھرمیندر پردھان کی وداعی سے آر ایس ایس کے تعلیمی ایجنڈے کو شدید جھٹکا

وزارت تعلیم کا موجودہ بحران صرف پیپر لیک، نیٹ تنازعہ یا این ٹی اے کی ساکھ پر اٹھنے والے سوالوں تک محدود نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کے لیے اس کی اہمیت ان فوری مسائل سے کہیں زیادہ ہے

سیما چشتی

آر ایس ایس نے 1967 میں جب اپنے سیاسی ونگ بھارتیہ جن سنگھ کے توسط سے پہلی بار اقتدار کے ایوانوں میں قدم رکھا اور شمالی ہندوستان کی بعض ریاستوں میں سوشلسٹ جماعتوں کے ساتھ سنیکت ودھایک دل (سنوید) حکومتوں کا حصہ بنا، اسی وقت سے اس کا اولین مقصد وزارت تعلیم پر کنٹرول حاصل کرنا رہا ہے۔ سنگھ پریوار بخوبی سمجھتا تھا کہ نصابی کتابوں اور تعلیمی نصاب کے ذریعے نظریاتی اثر ورسوخ کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد، جو قومی تحریک کے سرکردہ رہنما، ممتاز دانشور اور کانگریس کے سابق صدر تھے، کا اس منصب پر فائز ہونا آر ایس ایس کے لیے ہمیشہ ایک گہری خلش کا باعث رہا۔ حالاں کہ اندرا گاندھی کی حکومت نے بھی ایمرجنسی کے دوران تعلیم کو ریاستوں کے خصوصی اختیار کے دائرے سے نکال کر اسے زیادہ مرکزی بنانے کی سمت میں اقدامات کیے تھے، لیکن ایسا کرنے کے پس پردہ آر ایس ایس کے نظریاتی محرکات اس سے بالکل مختلف اور کہیں زیادہ واضح تھے۔

یہ نظریاتی اصرار 2002 میں بی جے پی کی قیادت والی پہلی این ڈی اے حکومت کے دوران کھل کر سامنے آیا، جب اسکول کی نصابی کتابوں میں کی گئی تبدیلیوں پر ملک بھر میں شدید تنازعہ کھڑا ہو گیا اور معاملہ آخرکار سپریم کورٹ پہنچا۔ درخواست گزاروں کی دلیل تھی کہ نیشنل کریکولم فریم ورک سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اسے سینٹرل ایجوکیشن ایڈوائزری بورڈ (سی اے بی ای) سے مشاورت کے بغیر تیار کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اگرچہ سی اے بی ای کا کردار صلاح کار کا ہے، لیکن روایت کے مطابق اس سے مشورہ کیا جانا چاہیے، تا کہ تعلیم کی ترقی سے متعلق امور میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی برقرار رہے۔ اس وقت وزیر تعلیم کون تھے؟ بی جے پی کے سب سے بااثر رہنماؤں میں شمار کیے جانے والے اور پارٹی کے دو مرتبہ قومی صدر ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی۔

اب آیئے مودی حکومت کے تیرہویں سال کی طرف۔ اس دور میں آر ایس ایس کے وسیع نظریاتی منصوبے میں دھرمیندر پردھان کا کردار بے حد اہم تھا۔ پارٹی کے اندر انہیں کئی وجوہات کی بنا پر ایک اہم رہنما سمجھا جاتا تھا۔ وہ پارٹی صدر کے عہدے کے لیے ممکنہ او بی سی چہرہ تھے، بہار اور مغربی بنگال کے انچارج تھے، اور اڑیسہ میں، جہاں حال ہی میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے، انہیں مستقبل کے ممکنہ وزیر اعلیٰ کے طور پر بھی دیکھا جا رہا تھا۔ ایسے میں ان کا اس طرح اچانک اور ہتک آمیز طریقے سے اقتدار سے باہر ہونا نہ صرف بی جے پی کی مستقبل کی قیادت کے لیے ایک بڑا جھٹکا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ گہرا اثر آر ایس ایس کے طویل مدتی نظریاتی ایجنڈے پر پڑا ہے۔

اسی لیے آر ایس ایس سے وابستہ دھرمیندر پردھان، جن کے والد بھی اٹل بہاری واجپائی کی حکومت میں مرکزی وزیر رہ چکے تھے، مودی حکومت میں سب سے طویل عرصے تک وزیر تعلیم رہے۔ سنگھ کی قیادت کو ان پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ تعلیم کے میدان میں سنگھ کے نظریاتی ایجنڈے کو مکمل وفاداری کے ساتھ نافذ کریں گے۔ مظاہرین کے لیے دھرمیندر پردھان ایک علامت بن گئے تھے، لیکن ان کی تحریک دراصل اس تعلیمی پالیسی کے خلاف تھی جسے بی جے پی نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس تحریک نے بی جے پی کے اس وسیع منصوبے کو اجاگر کر دیا، جس کے تحت وہ ایک ایسا نیا تعلیمی نظام قائم کرنا چاہتی ہے جہاں آئی آئی ٹی جیسے اداروں میں انڈین نالج سسٹم پر زور دیا جائے، طلبہ گلگوٹیا جیسے نجی جامعات میں تعلیم حاصل کریں، ٹکنالوجی کے دلکش نعروں کو دہرائیں اور ٹکنالوجی سے صرف رسمی وابستگی کا اظہار کریں، جبکہ سائنس اور سائنسی طرز فکر کو دانستہ طور پر پس پشت ڈال دیا جائے۔ ایسے نظام میں منطق اور سائنسی سوچ کی بنیاد کو منظم انداز میں نظریاتی ترجیحات سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

اس ماڈل میں آزاد طلبہ تنظیموں کو یا تو عملاً حاشیے پر دھکیل دیا جاتا ہے یا ان کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں تعلیمی اداروں میں پیدا ہونے والے خلا پر تقریباً مکمل طور پر آر ایس ایس سے وابستہ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کا غلبہ قائم ہو جاتا ہے۔ متنازعہ نیشنل ایجوکیشن پالیسی (این ای پی) 2020 پر الزام ہے کہ وہ ریاستوں کے اختیارات کو کمزور کرتی ہے۔ دھرمیندر پردھان کی قیادت میں وزارت تعلیم نے تمل ناڈو اور کیرالہ جیسی ریاستوں پر اپنی پالیسیاں قبول کروانے کے لیے مرکزی مالی امداد کو دباؤ کے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ اس کے علاوہ، ان کے دور میں جامعات کے وائس چانسلروں کی تقرریاں بھی مسلسل ایسے لوگوں میں سے کی گئیں جنہیں آر ایس ایس کے نظریاتی دائرے سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ ان میں سے کئی تقرریاں تنازعات کا سبب بھی بنیں۔

> مودی حکومت کے تیرہویں سال کی طرف۔ اس دور میں آر ایس ایس کے وسیع نظریاتی منصوبے میں دھرمیندر پردھان کا کردار بے حد اہم تھا۔ پارٹی کے اندر انہیں کئی وجوہات کی بنا پر ایک اہم رہنما سمجھا جاتا تھا۔ وہ پارٹی صدر کے عہدے کے لیے ممکنہ او بی سی چہرہ تھے، بہار اور مغربی بنگال کے انچارج تھے، اور اڑیسہ میں، جہاں حال ہی میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے، انہیں مستقبل کے ممکنہ وزیر اعلیٰ کے طور پر بھی دیکھا جا رہا تھا۔ ایسے میں ان کا اس طرح اچانک اور ہتک آمیز طریقے سے اقتدار سے باہر ہونا نہ صرف بی جے پی کی مستقبل کی قیادت کے لیے ایک بڑا جھٹکا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ گہرا اثر آر ایس ایس کے طویل مدتی نظریاتی ایجنڈے پر پڑا ہے۔

اس نظریاتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ حاشیے پر موجود طبقات کے طلبہ اور مجموعی طور پر پبلک ایجوکیشن کے لیے مالی معاونت میں منظم انداز میں کٹوتی کی گئی۔ مودی حکومت کے دور میں اقلیتی اور دلت طلبہ کی اسکالرشپ کے لیے مختص بجٹ میں مسلسل اور منصوبہ بند طریقے سے کمی کا مشاہدہ کیا گیا۔ حال ہی میں مرکزی حکومت نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ سائنس کے طلبہ کے لیے جاری انسپائر-ایس ایچ ای اسکالرشپ اسکیم کی تجدید نہیں کرے گی۔ اس اسکیم نے اب تک سائنس کے میدان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھنے والے ہزاروں طلبہ کی معاونت کی ہے۔ عوامی تعلیم پر سرکاری اخراجات میں لگاتار گراوٹ کے بارے میں کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ حال ہی میں ادت مشرا نے تفصیل سے دکھایا کہ اخراجات سے متعلق مرکزی حکومت کی ترجیحات میں تعلیم تقریباً سب سے نچلے پائیدان پر ہے۔ ان کے مطابق، نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد سے مرکزی بجٹ میں وزارت تعلیم کا حصہ تقریباً نصف رہ گیا ہے۔ یہ حصہ 14-2013 میں 4.6 فیصد تھا، جو کم ہو کر 26-2025 میں صرف 2.5 فیصد رہ گیا۔

آزاد ہندوستان میں تعلیم کو ہمیشہ سماجی اور معاشی ترقی کا سب سے اہم ذریعہ سمجھا گیا۔ لیکن مودی حکومت میں آر ایس ایس کے نظریاتی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے اس راستے کو تقریباً مسدود کر دیا گیا ہے۔ اس صورتحال کو کئی ادارہ جاتی ناکامیوں نے مزید سنگین بنا دیا، جن میں لگاتار ہو رہے پیپر لیک، نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) جیسے نئے اداروں کی طرف سے حد درجہ سینٹرلائزڈ اگزامینیشن سسٹم کی مسلسل بدانتظامی، اور برسوں تک سرکاری نوکریوں میں بھرتیوں کا نہ نکلنا، نیز داخلہ اور تقرری کے امتحانات کا باقاعدگی سے منعقد نہ کیا جانا شامل ہے۔ مسلح افواج میں مستقل اور محفوظ نوکری کی جگہ اگنی ویر اسکیم نافذ کیے جانے کے بعد، جسے نوجوان اپنے مستقبل کے لیے ایک قابل اعتماد متبادل سمجھتے تھے، تعلیم کا سوال، جو پہلے ہی تشویش کا باعث تھا، اب وسیع عوامی بے چینی اور احتجاج کا ایک سنگین اور بڑا معاملہ بن گیا۔

دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ اور سڑکوں پر بڑے پیمانے پر عوامی غم و غصے کے بعد آر ایس ایس کے سامنے سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ ہندوستان میں تعلیم سے متعلق اس کا پورا منصوبہ اور آئندہ نسلوں کو پالیسی سے متعلق تبدیلیوں کے ذریعے اپنے نظریاتی سانچے میں ڈھالنے کی اس کی حکمت عملی پٹری سے اتر سکتی ہے۔ آر ایس ایس کے لیے دھرمیندر پردھان کی اہمیت یہی تھی، اسی لیے ان کے دور اور ان کے فیصلوں کا دفاع کرنے کے لیے آر ایس ایس اور بی جے پی کے رہنما لگاتار ان کے حق میں کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ نیشنل ایجوکیشن پالیسی (این ای پی) 2020 کا حوالہ دیتے ہوئے گھبراہٹ والے بیان اور سوشل میڈیا پوسٹ اسی کوشش کا حصہ ہیں کہ کسی نہ کسی طرح تعلیم کے شعبے میں ہندوتوا کے اس منصوبے کو بچایا جا سکے، اس سے پہلے کہ نیٹ پیپر لیک کا معاملہ اور موجودہ عوامی غصہ اس پورے ڈھانچے کو منہدم کر دے۔ سنگھ پریوار کو یہ خدشہ لاحق ہے کہ جین- زی ہندوتوا کے اس کے نظریاتی منصوبے کو مسترد کر رہی ہے۔ یہ نسل ان کوششوں کو قبول کرنے سے انکار کر رہی ہے جن کے ذریعے اسے آزاد سوچ اور اپنے خود مختار کردار سے محروم کر کے صرف ماضی کا تابعدار بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سڑکوں پر اس وسیع عوامی غم و غصے کے درمیان مودی حکومت کو ناقابل تلافی سیاسی نقصان سے بچانے کے لیے دھرمیندر پردھان کی قربانی دینی پڑی۔ لیکن ان کے عہدے سے ہٹنے کے بعد اب آر ایس ایس کے پورے تعلیمی منصوبے پر ہی بڑے اور مشکل اٹھنے لگے ہیں۔ دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ آر ایس ایس کی ان منصوبہ بندیوں کے لیے شاید ایک بڑے جھٹکے کی ابتدا ثابت ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کے رہنما ان کی کارکردگی کی کھل کر تعریف کر رہے ہیں، جبکہ ان کی تمام ناکامیوں کو محض انتظامی کوتاہی قرار دے کر محدود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی جس صورتحال سے سب سے زیادہ ڈرتے رہے ہیں، وہ اب مجسم ہوتی نظر آ رہی ہے، نوجوانوں کی ایک ایسی تحریک، جسے ایک مرکزی وزیر کے استعفیٰ نے اور زیادہ حوصلہ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ اب یہ تحریک صرف معمولی اصلاحات سے مطمئن نہ ہو، بلکہ ہندوستان کے پورے تعلیمی نظام میں 'مکمل انقلاب' کا مطالبہ کرنے لگے۔

(بشکریہ: دی وائر اردو)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وراثت اسکیم: ثقافتی ورثے کا تحفظ اور خوشحالی کی تعمیر کا ضامن

انشا وارثی

ہندوستان اپنی قدیم دستکاری، ہنرمندی اور روایتی فنون کے لیے دنیا بھر میں منفرد شناخت رکھتا ہے، ہاتھ سے بنے کپڑوں (ہینڈلوم)، لکڑی کی نقش ونگاری، کشیدہ کاری، مٹی کے برتن، چمڑے کی مصنوعات، دھاتی دستکاری اور روایتی مصوری جیسے فنون محض تجارتی مصنوعات نہیں بلکہ ہندوستان کی تہذیبی، ثقافتی اور تاریخی شناخت کا مظہر ہیں۔ صدیوں سے لاکھوں خاندان انہی روایتی پیشوں سے اپنی روزی روٹی کماتے آئے ہیں۔ تاہم، محدود مالی وسائل، سستے قرضوں تک رسائی کی کمی، فرسودہ آلات اور ادارہ جاتی تعاون کے فقدان کے باعث آج بھی متعدد ہنرمند/ کاریگر معاشی مشکلات سے دوچار ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے حکومتِ ہند نے مختلف فلاحی اسکیمیں متعارف کرائی ہیں، جن میں وزارتِ اقلیتی امور کے تحت نیشنل مائناریٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فنانس کارپوریشن (این ایم ڈی ایف سی) کی "وراثت" اسکیم ایک اہم پیش رفت ہے۔

وراثت اسکیم کا مقصد اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے ہنرمندوں کو مالی معاونت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے روایتی فنون و ہنر کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنی معاشی حالت بہتر بنا سکیں۔ "وراثت" نام ہی اس اسکیم کے بنیادی مقصد کی عکاسی کرتا ہے، یعنی ہندوستان کے قیمتی ثقافتی ورثے اور روایتی فنون کا تحفظ کرتے ہوئے ہنرمندوں کے لیے بہتر اور خوشحال مستقبل کی راہ ہموار کرنا۔ یہ اسکیم مالی دشواریوں کے باعث معدوم ہوتے روایتی ہنر کو نئی زندگی بخشنے، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مسابقتی منڈی میں انہیں مضبوط مقام دلانے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ اسکیم بنیادی طور پر ہندوستان کی چھ نوٹیفائیڈ اقلیتی برادریوں، یعنی مسلمان، عیسائی، سکھ، بدھ، جین اور پارسی ہنرمندوں کے لیے ہے۔ اس سے وہ افراد اور خاندان استفادہ کر سکتے ہیں جو روایتی پیشوں سے وابستہ ہوں اور جن کی سالانہ خاندانی آمدنی (این ایم ڈی ایف سی) کی مقررہ اہلیت کے معیار کے مطابق ہو- اس طرح مالی معاونت حقیقی مستحقین تک پہنچتی ہے، تاکہ وہ اپنے روزگار کو مستحکم اور وسیع بنا سکیں۔

وراثت اسکیم کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تحت رعایتی شرحِ سود پر آسان قرض فراہم کیے جاتے ہیں، مستفیدین اپنی ضرورت اور اہلیت کے مطابق 10 لاکھ روپے تک کا قرض حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مالی معاونت خام مال کی خریداری، جدید آلات، مشینری اور دیگر ضروری ساز وسامان کی فراہمی، ورکشاپ کی توسیع، کام کے ماحول کی بہتری، روزمرہ کاروباری اخراجات اور جدید پیداواری طریقوں کو اپنانے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے، اس کے نتیجے میں صاحب ہنر اپنی پیداوار اور معیار دونوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور مہنگے نجی قرض فراہم کرنے والے پر انحصار سے بچ سکتے ہیں۔

وراثت اسکیم کا مقصد اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے ہنرمندوں کو مالی معاونت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے روایتی فنون و ہنر کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنی معاشی حالت بہتر بنا سکیں. "وراثت" نام ہی اس اسکیم کے بنیادی مقصد کی عکاسی کرتا ہے، یعنی ہندوستان کے قیمتی ثقافتی ورثے اور روایتی فنون کا تحفظ کرتے ہوئے ہنرمندوں کے لیے بہتر اور خوشحال مستقبل کی راہ ہموار کرنا. یہ اسکیم مالی دشواریوں کے باعث معدوم ہوتے روایتی ہنر کو نئی زندگی بخشنے، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مسابقتی منڈی میں انہیں مضبوط مقام دلانے کی کوشش کرتی ہے.

اس اسکیم کی ایک اور اہم خصوصیت اس کی سہل و آسان قرض واپسی کی پالیسی ہے، بہت سے چھوٹے ہنرمند قرض لینے سے اس خدشے کے باعث گریز کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس کی ادائیگی نہیں کر سکیں گے، اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے (این ایم ڈی ایف سی) نے اس اسکیم میں چھ ماہ کی رعایتی مہلت فراہم کی ہے، جس کے دوران قرض کی واپسی شروع نہیں ہوتی، اس عرصے میں مستفیدین اپنے کاروبار کو مستحکم کر کے آمدنی حاصل کرنا شروع کر سکتے ہیں، اس کے بعد قرض کی ادائیگی پانچ سال کے دوران آسان اقساط میں کی جا سکتی ہے، چونکہ قرض پر رعایتی شرحِ سود لاگو ہوتی ہے اس لیے مجموعی مالی بوجھ بھی تجارتی قرضوں کے مقابلے میں کہیں کم رہتا ہے۔

وراثت اسکیم خواتین ہنرمندوں کو بااختیار بنانے پر بھی خصوصی توجہ دیتی ہے، ہندوستان بھر میں ہزاروں خواتین کشیدہ کاری، بنائی، سلائی، ہینڈلوم، دستکاری اور غذائی مصنوعات کی تیاری جیسے شعبوں میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں، لیکن انہیں مالی وسائل تک رسائی میں نسبتاً زیادہ مشکلات کا سامنا رہتا ہے، خواتین کی معاشی خودمختاری اور کاروباری صلاحیتوں کو فروغ دینے کے مقصد سے (این ایم ڈی ایف سی) خواتین مستفیدین کو شرحِ سود میں مزید ایک فیصد اضافی رعایت فراہم کرتا ہے۔ اس سہولت کے ذریعے خواتین کم شرحِ سود پر قرض حاصل کر کے اپنے کاروبار کو شروع یا وسعت دے سکتی ہیں جس سے نہ صرف ان کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے بلکہ روایتی فنون کے تحفظ میں بھی ان کا کردار مزید مضبوط ہوتا ہے۔

یہ اسکیم مالی شمولیت کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے، چونکہ بیشتر ہنرمند غیر منظم شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں اور ان کے پاس رہن (ضمانت) یا باضابطہ مالی ریکارڈ موجود نہیں ہوتا، اس لیے انہیں تجارتی بینکوں سے قرض حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ این ایم ڈی ایف سی) کے ذریعے انہیں رعایتی اور ادارہ جاتی قرض کی سہولت میسر آتی ہے جس سے وہ غیر رسمی سود خوروں اور طویل مدتی قرضوں کے جال سے محفوظ رہتے ہیں۔

وراثت اسکیم ہندوستان کے ثقافتی ورثے کے تحفظ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے، ہر روایتی فن اپنے اندر نسلوں کے تجربات، تخلیقی صلاحیتوں اور ثقافتی شناخت کو سموئے ہوئے ہوتا ہے۔ جب ہنرمندوں کو مالی معاونت حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پیشے کو ترک کرنے کے بجائے مزید بہتر انداز میں جاری رکھ سکتے ہیں۔ جدید آلات، بہتر ورکنگ کیپیٹل اور ادارہ جاتی مالی معاونت انہیں اعلیٰ معیار کی مصنوعات تیار کرنے، پیداوار بڑھانے اور نئی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ان کے کاروبار کی ترقی کے ساتھ خاندان کے دیگر افراد اور نوجوانوں کے لیے بھی روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں جس سے یہ روایتی ہنر آئندہ نسلوں تک منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

یہ اسکیم حکومتِ ہند کے جامع اور شمولیتی ترقی کے وژن کی بھی عکاسی کرتی ہے، جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ معاشی ترقی کے ثمرات معاشرے کے پسماندہ طبقات تک بھی پہنچیں، بغیر اس کے کہ وہ اپنے روایتی پیشوں سے محروم ہوں۔ وراثت اسکیم قدیم فنون کو جدید صنعتوں سے بدلنے کے بجائے انہیں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور قومی و عالمی منڈی میں بہتر مواقع فراہم کرنے پر زور دیتی ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وراثت اسکیم محض مالی معاونت کا پروگرام نہیں بلکہ معاشی خودکفالت اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ رعایتی قرض، آسان ادائیگی، خواتین کے لیے خصوصی سہولت اور روایتی ہنرمندوں کی سرپرستی کے ذریعے یہ اسکیم ہزاروں اقلیتی دستکاروں کو باوقار روزگار، بہتر آمدنی اور روشن مستقبل فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ جامع اور پائیدار ترقی کی جانب بڑھتے ہوئے ہندوستان میں وراثت اسکیم اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ملک کا عظیم ثقافتی سرمایہ محفوظ رہے اور وہ ہنرمند جو اس ورثے کے اصل امین ہیں، خوشحالی اور عزت کے ساتھ اپنی روایات کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرتے رہیں۔

فرینکوفون اینڈ جرنلزم اسٹڈیز
جامعہ ملیہ اسلامی

یادوں کے آنگن میں

الیفہ قاسمی

وہ گھر، وہ صحن، وہ طفولیت کی ضوفشاں ساعتیں...
اشعر کیا ملا، پوری عمر نگاہوں کے سامنے مجسم ہوگئی۔

بعض اوقات انسان برسوں حیات کے نشیب و فراز سے گزرتا رہتا ہے، مگر اپنے ہی باطن کے بعض گوشے اُس پر منکشف نہیں ہوتے۔ پھر اچانک ایک لفظ، ایک مصرع، ایک نظم یا کوئی فراموش شدہ صدا حافظۂ ایام کے مقفل دریچوں پر ایسی دستک دیتی ہے کہ گردشِ زمانہ سمٹ کر ایک لمحۂ مختصر میں محصور ہو جاتی ہے۔ آج میرے ساتھ بھی بعینہٖ یہی کیفیت پیش آئی۔

حسبِ معمول موبائل میرے ہاتھ میں تھا اور نگاہیں فیس بک پر منتشر تحریروں کے ازدحام میں کسی ایسے لفظ کی متلاشی تھیں جو قلبِ مضطر کو قرار بخش سکے۔ ایک تحریر ختم ہوتی تو دوسری سامنے آ جاتی، مگر دل کسی مقام پر ٹھہرنے کو آمادہ نہ تھا۔ اچانک ایک نظم پر نظر ٹھہر گئی۔ یوں محسوس ہوا جیسے وقت نے اپنی رفتار موقوف کر دی ہو، لمحوں نے سانس روک لی ہو اور خاموشی اپنی تمام تر ہیبت کے ساتھ میرے گرد سمٹ آئی ہو۔

یہ وہی نظم تھی جسے معروف شاعر دلشاد نظمی انکل نے بے پناہ شفقت، خلوص اور محبت کے ساتھ میرے لیے رقم کیا تھا۔ مرورِ ایام نے اگرچہ بے شمار موسم بدل ڈالے، مگر وہ نظم آج بھی میرے قلب کے ایک منور گوشے میں اسی طرح محفوظ تھی، جیسے خزاں کی آمد کے باوجود کسی شاخ پر آخری گل اپنی خوشبو کی امانت سنبھالے ہو۔

میں نے نہایت انہماک اور ارتکاز کے ساتھ نظم کی قرأت شروع کی۔

قابلِ فخر، اور مان مرا
منفرد سب سے ہے اعیان مرا
ایسا لگنے لگا میں چھوٹی ہوں
کتنا رکھنے لگا ہے دھیان مرا
جا بسوں گی پرائے گھر اک دن
مرا بھائی ہے میزبان مرا
پیار سے آزماتے رہتا ہے
لیتا رہتا ہے امتحان مرا
اس کی بولی پہ الیفہ، صدقے
ایک ہی تو ہے ہم زبان مرا

نظم ختم ہوئی، مگر میرے ذہن میں ایک نئی داستان شروع ہوگئی

دوبارہ نگاہ اُسی شعر پر جا ٹھہری:

جابسوں گی پرائے گھر اک دن
مرا بھائی ہے میزبان مرا"

یہ محض دو مصرعے نہ تھے، بلکہ میرے قلب کے نہاں خانوں میں اترنے والی ایک خاموش صدا تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے روح کے سب سے لطیف گوشے پر دستِ شفقت رکھ دیا ہو۔ دیدۂ تر بے اختیار اشک بار ہو اٹھی، الفاظ دھندلانے لگے، اور میں ایک ہی لمحے میں قافلۂ وقت سے جدا ہو کر برسوں پیچھے جا پہنچی۔

یکا یک حافظۂ ایام کے دریچے وا ہونے لگے اور ماضی اپنی تمام تر رعنائیوں، معصومیتوں اور خوشبوؤں سمیت میرے روبرو مجسم ہو گیا۔

وہی قدیم آشیانہ...
وہی کشادہ صحن...
وہی دیواروں سے ٹکراتے قہقہے...
وہی مادرِ مہربان کی دل نواز آواز...

اور انہی تمام مناظر کے درمیان میرا ننھا بھائی، جو گویا میری ذات کا جزو لاینفک تھا۔

میں مطالعے میں محو ہوتی تو کبھی میرا قلم چھپا دیتا، کبھی کاپیاں اٹھا کر بھاگ جاتا، اور کبھی ضد کرتا کہ پہلے میرے ساتھ بیٹھو۔ میں خفا ہوتی، اُس کے تعاقب میں دوڑتی، اور وہ پورے گھر میں اپنے معصوم قہقہے بکھیرتا پھرتا۔ پھر اچانک میرے قریب آ کر مجھ سے لپٹ جاتا، اور اُس کی ایک بے لوث مسکراہٹ میری تمام شکایتوں کو پل بھر میں تحلیل کر دیتی۔

اُس وقت یہ سب محض معمولاتِ حیات تھے، مگر آج شعور کی آنکھ کھلنے پر احساس ہوتا ہے کہ زندگی کی اصل متاع یہی بظاہر معمولی لمحے ہوتے ہیں۔ انسان عمر بھر بڑی کامیابیوں کے تعاقب میں رہتا ہے، مگر آخر کار اُسے انہی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کی کمی سب سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

اسی لمحے مجھ پر یہ حقیقت پوری آب و تاب کے ساتھ آشکار ہوئی کہ بعض اشعار مرورِ زمانہ سے فرسودہ نہیں ہوتے، بلکہ ہر نئے تجربۂ حیات کے ساتھ اپنے مفاہیم میں وسعت، اپنے اثر میں گہرائی اور اپنی معنویت میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ انسان کی دعاؤں، آنسوؤں اور دل کی خاموش دھڑکن کا حصہ بن جاتے ہیں۔

میں دیر تک اُسی شعر کے سحر میں بیٹھی رہی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ماضی اپنی تمام خوشبوؤں سمیت میرے گرد حلقہ زن ہو، اور وقت خاموشی سے مجھے یہ درس دے رہا ہو کہ رشتوں کی حقیقی عظمت اُن کی دائمی معیت میں نہیں، بلکہ اُن انمٹ نقوش میں مضمر ہوتی ہے جو انسان کے باطن پر ہمیشہ کے لیے ثبت ہو جاتے ہیں۔

زندگی کی تیز رفتار مسافت انسان سے بہت کچھ چھین لیتی ہے، مگر بچپن کی یادیں نہ وقت کی دسترس میں آتی ہیں اور نہ ہی فاصلے اُن کی چمک کو ماند کر سکتے ہیں۔ وہ دل کے کسی ایسے گوشے میں محفوظ رہتی ہیں جہاں نہ خزاں پہنچ سکتی ہے اور نہ فراموشی۔ بس کبھی کسی شعر، کسی خوشبو، کسی آواز یا کسی مانوس لمحے کے سہارے وہ پھر سے زندگی بن کر لوٹ آتی ہیں۔

شاید اسی لیے بعض تحریریں، نظمیں محض الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتیں، بلکہ احساسات کی امانت ہوتی ہیں۔ وقت اُن کے اوراق کو زرد تو کر سکتا ہے، مگر اُن کی تاثیر کو کبھی ماند نہیں کر سکتا۔ یہی تحریریں ہمیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ زندگی کا اصل حسن اُن لمحوں میں پوشیدہ ہے جنہیں ہم جیتے وقت معمولی سمجھتے ہیں، مگر وقت گزرنے کے بعد وہی ہماری سب سے قیمتی متاع بن جاتے ہیں۔

9711670867-

پہچان

حسین قریشی

ارے واہ !!! یہ محل تو بہت خوبصورت، عالیشان اور وسیع ہے۔ کاش !! مَیں اس کا مالک ہوتا؟ تو شہر میں میری بہت عزت ہوتی۔ میری زندگی پرسکون اور مسرت بخش گزرتی۔ ضمیر محل دیکھ کر تمنا کرنے لگا۔ وہ اسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اس کے سامنے کسی نے محل کی چابیاں پھینک دی اور کہا۔" آج سے تو اس خوبصورت محل کا مالک ہے۔" ضمیر خوشی خوشی محل میں داخل ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد اسے محل کے باہر سے شور وغل سنائی دیا۔ جس سے وہ بیدار ہوگیا۔ اس نے جھروکا سے پردہ ہٹاتے ہوئے باہر دیکھا۔ اسے پتہ چلا کہ باہر کوئی بڑا سیاستداں لیڈر آیا ہوا ہے۔ اور بے شمار لوگ اسکی شان میں ڈھول تاشے، ڈی جے بجاتے ہوئے اسکی تعریفیں کر رہے ہیں۔ سب ہی اسکی واہ واہ کر رہے ہیں۔ وہ بڑے ہی آن بان آور شان سے بیٹھا ہوا ہے۔ اس منظر نے اس کے دل میں چاہت پیدا کی۔ وہ سوچنے لگا کہ" یہ نیتا جی بہت خوش قسمت ہے۔ لوگوں میں انکی بہت عزت ہے۔ کاش !! مَیں ایسا بڑا نیتا ہوتا تو زندگی کا مزہ آ جاتا۔ میری حیات بخوشی گزرتی۔"

کسی نے اسکی یہ خواہش پوری کرتے ہوئے اسے باہر اس سیاستدان کی جگہ دے دی۔ اب لوگ ضمیر کی تعریف وتوصیف کر رہے تھے۔ اب ضمیر خود کو سب سے زیادہ باعزت، طاقت ور اور دولت مند سمجھنے لگا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ لیکن وقت کی گردش نے اسکی یہ مسرت زیادہ عرصے تک نہیں رہنے دی۔ اسے باہر کی کڑکتی دھوپ نے چکرا کر نیچے گرا دیا۔ جب اسے ہوش آیا تو پتہ چلا کہ میرا گمان غلط تھا۔ یہ بے جان سورج مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ مَیں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ اسنے سورج بننے کی تمنا ظاہر کی۔ اسکی تمنا فوراً پوری ہوئی اور اب سورج بن کر اتراتے ہوئے دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ اور سوچنے لگا کہ اب مَیں کسی کو بھی شکست دے سکتا ہوں۔ وہ اس خوشی پر بھی قائم نہیں رہا۔ جب ایک بڑا سا بادل اسکے سامنے آیا اور اسے چھپا دیا۔ تو وہ بہت ناراض ہوا۔ اسے

اسنے غصے سے سر جھنکتے ہوئے اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک آدمی اسے کدال اور ہتھوڑے سے توڑ رہا ہے۔ اس کا نشہ پل بھر میں چکنا چور ہوگیا۔ وہ ششدر ہوکر اس شخص کو تکنے لگا۔ اسے خیال آیا کہ مَیں کچھ نہیں ہوں۔ حقیقت میں یہ آدمی سب سے زیادہ قیمتی اور طاقتور ہے۔ جو ایک مضبوط بلند و بالا پہاڑ کو توڑ رہا ہے۔ اے کاش!!!۔۔۔۔۔۔ مَیں اسکی جگہ پر ہوتا؟ یہ سوچ کر وہ انتظار کرنے لگا کہ اب میں اس آدمی کی جگہ لے لونگا۔ لیکن کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہ اس آدمی کی جگہ نہیں لے سکا۔ تو ضمیر ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا۔ اسکی پیشانی پر پسینہ آگیا۔ وہ زور زور سے چیخ چیخ کر کہنے لگا۔ کہ مجھے وہ آدمی بنادو۔ جو حقیقت میں بے بہا ، بیش قیمت اور طاقتور ہے۔ یہ کہتے ہوئے اسکی نیند بیدار ہوئی اسے آئینے میں وہی شخص نظر آیا۔ جو پہاڑ کو توڑ رہا تھا۔

غصہ بھی آیا۔ اسی جھنجھلاہٹ میں اسنے بادل بننے کی ڈھان لی۔ اسے کسی نے فوراً بادل بنا دیا تھا۔ اب وہ سب سے بلند مقام پر بیٹھا۔ خوش ہو رہا تھا۔ لیکن کچھ عرصے بعد ہوا کے جھونکوں نے اس سے کھیلنا شروع کر دیا۔ وہ بادل کو اِدھر سے اُدھر، یہاں سے وہاں ڈھکیلنے لگے۔ یہ دیکھ کر اسے کمتری کا احساس ہوا۔ اب وہ سمجھ گیا کہ اصلی طاقتور تو یہ ہَوا" ہے۔ مَیں کچھ بھی نہیں ہوں۔ شاید اسی میں مجھے سکون و اطمینان کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ملے گی۔ مجھے ہَوا بننا ہوگا۔ تب ہی میں خوشی سے زندگی بسر کرسکوں گا۔ ضمیر کو اسکی خواہش کے مطابق یہ بھی عنایت کر دیا گیا۔ اب وہ ہر کسی کو اپنی طاقت دِکھا کر خوش ہونے لگا۔ ضمیر ہَوا کے رُوپ میں بڑے زوروں سے چیزوں کو انکی جگہ سے اُڑانے لگا۔ اب وہ فوراً ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا۔ اسکے راستے میں جو بھی چیز آتی وہ اسے ڈھکیل دیتا تھا۔ اور آگے نکل جاتا تھا۔ ایک دفعہ اسکے راستے میں ایک ایسی چیز آئی جو اپنی جگہ سے ہٹ نہیں رہی تھی۔ اس پر ضمیر کی ہوائی طاقت کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس بات نے اسے اداس کر دیا۔ اسکے ہوش اُڑ گئے۔ کہ اب مجھ سے زیادہ طاقتور یہ کونسی چیز آ گئی ہے۔ گرد وغبار کے رکنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک پہاڑ ہے۔ اس وسیع پہاڑ کو دیکھ ضمیر کا دل للچایا۔ اس نے ہر بار کی طرح اس بار بھی طاقتور پہاڑ بننے کی تمنا کا اظہار کیا۔ اس کی یہ تمنا بھی پوری ہوئی۔ اگلے ہی وقفے میں ضمیر پہاڑ بن گیا۔ اب اسے اطمینان ہوا کہ وہ ایک خوش قسمت اور پرسکون زندگی گزارنے والا دنیا کا ایک مضبوط پہاڑ ہے۔ اب اسے کسی سے کوئی خطرہ نہیں۔ وہ اپنی اس خوش فہمی میں مست تھا۔ کہ اسے ٹک ۔۔۔۔ ٹک ۔۔۔۔ ٹک ۔۔۔۔ ٹک ۔۔۔۔ کی لگا تار آوازوں نے حیران و پریشان کر دیا۔

اسنے غصے سے سر جھٹکتے ہوئے اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک آدمی اسے کدال اور ہتھوڑے سے توڑ رہا ہے۔ اس کا نشہ پل بھر میں چکنا چور ہوگیا۔ وہ ششدر ہوکر اس شخص کو تکنے لگا۔ اسے خیال آیا کہ مَیں کچھ نہیں ہوں۔ حقیقت میں یہ آدمی سب سے زیادہ قیمتی اور طاقتور ہے۔ جو ایک مضبوط بلند و بالا پہاڑ کو توڑ رہا ہے۔ اے کاش!!!۔۔۔۔۔۔ مَیں اسکی جگہ پر ہوتا؟ یہ سوچ کر وہ انتظار کرنے لگا کہ اب میں اس آدمی کی جگہ لے لونگا۔ لیکن کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہ اس آدمی کی جگہ نہیں لے سکا۔ تو ضمیر ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا۔ اسکی پیشانی پر پسینہ آ گیا۔ وہ زور زور سے چیخ چیخ کر کہنے لگا۔ کہ مجھے وہ آدمی بنادو۔ جو حقیقت میں بے بہا، بیش قیمت اور طاقتور ہے۔ یہ کہتے ہوئے اسکی نیند بیدار ہوئی اسے آئینے میں وہی شخص نظر آیا۔ جو پہاڑ کو توڑ رہا تھا۔ وہ خود کی صورت دیکھکر خوش ہوا۔ اب اس نے خود کو پہچانا۔ اب ضمیر خود کی قابلیت، صلاحیت اور اہمیت کو جان کر بہت خوش تھا۔

ریسرچ اسکالر بامو یونیورسٹی اورنگ آباد مہاراشٹر

ایک کتاب، ہزاروں دیوانے

گزشتہ سے پیوستہ دوسری اور آخری قسط

محمد بشیر

ماسٹر شمس الدین اب شدید علیل ہو چکے تھے۔ بیماری نے ان کے جسم کو کمزور کر دیا تھا، مگر ان کی آنکھوں میں اب بھی وہی گہرائی تھی جس میں عمر بھر کی ریاضت اور تجربہ موجزن تھا۔ اسلم دن رات ان کی خدمت میں لگا رہتا۔ کبھی دوا دیتا، کبھی پانی پلاتا اور کبھی خاموش بیٹھ کر انہیں دیکھتا رہتا۔

ایک شام ماسٹر شمس الدین نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

اسلم..."

جی ماسٹر جی۔"

باہر... یہ کیسا شور ہے؟"

اسلم نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ کتب خانے کے باہر گاڑیاں کھڑی تھیں، کیمرے نصب تھے، رنگ برنگے بینر لگے ہوئے تھے اور لوگوں کا ہجوم جمع تھا۔

اس نے آہ بھری اور دھیرے سے کہا:

ماسٹر جی... وہ لوگ آئے ہیں..."

کون لوگ؟"

منور علی... اور شہریار..."

کس لیے؟"

اسلم نے نظریں جھکا لیں۔

وہ... آپ کی کتاب کی کامیابی کا جشن منانے آئے ہیں۔"

ماسٹر شمس الدین نے ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی۔ ان کے لبوں پر ایک مدھم، درد بھری مسکراہٹ ابھری۔

جشن...؟"

یہ ایک لفظ ایسا تھا جس میں حیرت بھی تھی، تلخی بھی اور بے بسی بھی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا۔

منور علی نہایت قیمتی لباس میں ملبوس اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نوٹوں سے بھرا ہوا ایک بڑا بیگ تھا، جبکہ شہریار حسبِ معمول جدید کیمرہ اور موبائل سنبھالے اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ دونوں کے چہروں پر کامیابی کا غرور نمایاں تھا۔

منور علی نے آگے بڑھ کر بلند آواز میں کہا:

مبارک ہو، ماسٹر صاحب! آپ کی کتاب نے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، دوسرا بھی ختم ہونے والا ہے۔ یہ دیکھیے... یہ آپ کے حصے کی رائلٹی ہے۔ کروڑوں روپے! آج ہر شخص آپ کا نام جانتا ہے۔ باہر ہزاروں لوگ صرف آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کھڑے ہیں۔"

شہریار نے فوراً کیمرہ آن کیا اور مسکراتے ہوئے بولا:

سر! پلیز کیمرے کی طرف دیکھیے... لاکھوں لوگ اس وقت لائیو دیکھ رہے ہیں۔"

سر! پلیز... صرف ایک مسکراہٹ دے دیجیے۔ پورا ملک اس وقت آپ کو براہِ راست دیکھ رہا ہے۔ آپ کی یہ ویڈیو لاکھوں لوگوں تک پہنچے گی۔"

ماسٹر شمس الدین نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔ ان کی کمزور نگاہ پہلے شہریار کے ہاتھ میں موجود کیمرے پر پڑی، پھر اس موبائل کی نیلی اسکرین پر جا ٹھہری، جہاں بے شمار دل، تبصرے اور لائیو ردِ عمل تیزی سے ابھر رہے تھے۔ انہوں نے چند لمحے خاموشی سے اس چمکتی ہوئی اسکرین کو دیکھا، پھر اپنی نظریں ہٹا لیں۔

مجھے... کسی کیمرے کی طرف نہیں دیکھنا..."

شہریار نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ کہا:

سر! لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔"

ماسٹر شمس الدین نے نہایت دھیمی آواز میں پوچھا:

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ پھر بولے:

کہاں ہیں وہ لوگ...؟"

کمرے میں موجود ہر شخص خاموش ہو گیا۔

ماسٹر شمس الدین کی آنکھوں کے کنارے سے ایک گرم آنسو بہہ نکلا۔ وہ ان کے جھریوں بھرے رخسار پر آہستہ آہستہ لڑھکتا ہوا ٹھہر گیا۔ انہوں نے ٹوٹتی ہوئی سانسوں کے درمیان نہایت گہرے اور درد بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا:

منور علی... شہریار... یہ نوٹ واپس لے جاؤ... ان کی مجھے اب کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے زندگی بھر دولت نہیں، انسان تلاش کیے تھے۔ مجھے ایسے قارئین چاہیے تھے جو میرے لفظوں کو نہیں، میرے احساسات کو پڑھ سکیں... جو کتاب کے صفحوں پر لکھی ہوئی سیاہی کے پیچھے چھپے ہوئے زخموں کو محسوس کر سکیں۔"

ان کی آواز مزید مدھم ہوتی گئی۔

تم کہتے ہو... باہر میرے ہزاروں دیوانے کھڑے ہیں... مگر میں پوچھتا ہوں... کیا ان ہزاروں میں ایک بھی ایسا شخص ہے... جس نے میری تنہائی کو پڑھا ہو؟ میری خاموشیوں کو سنا ہو؟ میرے لفظوں میں چھپے ہوئے درد کو محسوس کیا ہو؟"

کمرے میں ایسی خاموشی چھا گئی کہ ہر سانس کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔

ماسٹر شمس الدین نے بڑی مشکل سے گردن اٹھائی اور کھڑکی سے باہر ہجوم کی طرف دیکھا۔

وہ لوگ کتاب ہاتھوں میں لیے تصویریں بنوا رہے تھے، ہنس رہے تھے، ویڈیوز بنا رہے تھے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔

ان کی آنکھوں میں ایک گہرا کرب اتر آیا۔

یہ... میری کتاب کے دیوانے نہیں... اس کے شور کے دیوانے ہیں۔ انہیں کتاب نہیں، اس کی شہرت پسند ہے۔ انہیں الفاظ نہیں، سرورق پسند ہے۔ انہیں مطالعہ نہیں، نمائش عزیز ہے۔"

انہوں نے رک کر ایک لمبی سانس لی۔

اگر ان ہزاروں میں ایک بھی ایسا دل ہوتا... جو اس کتاب کے درد کو اپنا درد سمجھ لیتا... تو شاید آج مجھے یوں خالی ہاتھ دنیا سے نہ جانا پڑتا..."

یہ کہتے کہتے ان کی آواز ٹوٹنے لگی۔

اسلم ان کے قریب جھک گیا۔

ماسٹر جی... کچھ نہ بولیے..."

ماسٹر شمس الدین نے بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ اسلم کے ہاتھ پر رکھا اور مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے:

اسلم... کتابیں کبھی نہیں مرتیں... مگر کبھی کبھی... ان کے مصنف... بہت تنہا مر جاتے ہیں..."

اتنا کہہ کر ان کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

ان کی انگلیوں سے عینک چھوٹ کر فرش پر گری۔

چھن...!

خاموش کمرے میں شیشے کے ٹوٹنے کی آواز غیر معمولی طور پر گونجی۔

عینک کے باریک ٹکڑے فرش پر بکھر گئے، جیسے برسوں کے خواب ایک لمحے میں ریزہ ریزہ ہو گئے ہوں۔

ماسٹر جی...!"

اسلم کی دل چیر دینے والی چیخ پورے کتب خانے میں گونج اٹھی۔

وہ ان کے سینے سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگا۔

منور علی کے ہاتھ سے نوٹوں سے بھرا بیگ فرش پر گر پڑا۔

شہریار کے ہاتھ کانپنے لگے۔ کیمرہ اب بھی چل رہا تھا، مگر پہلی بار دونوں کے چہروں سے کامیابی کا غرور غائب ہو چکا تھا۔

شہریار..."

منور علی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

کیمرہ... بند کر دو..."

شہریار نے موبائل کی اسکرین کی طرف دیکھا۔

لائیو نشریات اب بھی جاری تھیں۔

اسکرین پر دل، لائکس اور تبصروں کی بارش مسلسل ہو رہی تھی۔

مگر اس کمرے میں... ایک ادیب خاموش ہو چکا تھا۔

صرف اس کی کتاب زندہ تھی...

اور شاید... اس کا درد بھی۔

کابینہ توسیع پر کانگریس میں ناراضگی، شیوکمار کا ڈسپلن پر سخت انتباہ

توسیع پر سدارمیا کے ساتھ کوئی متنازعہ بات یا اختلاف نہیں، اراکینِ اسمبلی میں ناراضگی کی قیاس آرائیوں کے درمیان کرناٹک کے وزیر اعلیٰ کا بیان

بنگلورو، (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کی کابینہ کی توسیع کے بعد برسرِ اقتدار کانگریس میں علاقائی عدم اطمینان ابھر کر سامنے آیا ہے۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے منگل کو کہا کہ کابینہ کی توسیع پر ان کا سابق وزیر اعلیٰ سدارمیا سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ 19 نئے وزراء کو شامل کرنے کا فیصلہ پارٹی اعلیٰ کمان کی رہنمائی میں اجتماعی طور پر کیا گیا ہے۔ حلف برداری کی تقریب میں مسٹر سدارمیا کی عدم موجودگی اور وزیر کا عہدہ نہ ملنے سے اراکینِ اسمبلی میں ناراضگی کی قیاس آرائیوں کے درمیان مسٹر شیوکمار نے کہا کہ کانگریس مکمل طور پر متحد ہے اور مسٹر سدارمیا کے ناراض ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔ وزیر اعلیٰ نے ودھان سودھ (اسمبلی ہال) میں کابینہ کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر سدارمیا اور میں نے ہر معاملے پر بات چیت کی ہے۔ آج ان کی سالگرہ ہے اور کئی لوگ انہیں مبارکباد دینے آئے ہیں۔ وہ ان اراکینِ اسمبلی سے بھی مل رہے ہیں جنہیں کابینہ میں جگہ نہیں مل سکی ہے۔ ہم 139 کانگریس اراکینِ اسمبلی ایک ٹیم کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ہم متحد ہیں اور متحد ہی رہیں گے۔

مسٹر شیوکمار نے تسلیم کیا کہ کئی اہل اراکینِ اسمبلی ہونے کے باوجود آئینی حد کی وجہ سے پارٹی کے پاس محدود اختیارات تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آج 19 وزراء کو شامل کیا ہے۔ ہمارے پاس کئی اہل رہنما ہیں اور ہماری پارٹی میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اہل نہ ہو لیکن وزراء کے صرف 33 عہدے ہی دستیاب ہیں اور ہمیں اسی آئینی دائرے میں رہ کر کام کرنا ہے۔ نظر انداز محسوس کر رہے اراکینِ اسمبلی کو تسلی دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے اپنی اور وزیر داخلہ ڈاکٹر جی پرمیشور کے سیاسی سفر کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ سینئر رہنما ہونے کے باوجود ان دونوں نے بھی صبر کے ساتھ انتظار کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "ایسے کئی موقع آئے جب نہ تو مسٹر پرمیشور کو اور نہ ہی مجھے کابینہ میں جگہ ملی۔ ہم نے صبر برقرار رکھا۔ آج پارٹی نے مجھے وزیر اعلیٰ اور مسٹر پرمیشور کو نائب وزیر اعلیٰ بنایا ہے۔ جن لوگوں کو اس بار موقع نہیں ملا ہے، انہیں بھی اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی تصدیق کی کہ انہوں نے شعبوں سے جڑے مسائل پر سینئر کانگریس رہنما رام لنگا ریڈی سے بات کی ہے اور کابینہ کی توسیع کے بعد اٹھ رہی تشویشات کو دور کرنے کے لیے پارٹی کے اندر بات چیت جاری رہے گی۔

شیوکمار نے منگل کو حال ہی میں کی گئی کابینہ کی توسیع سے ناراض کانگریس قانون سازوں کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ استعفے سونپتے ہیں تو انہیں فوری طور پر قبول کر لیا جائے گا۔ مسٹر شیوکمار نے وزارت کے عہدے سے محروم پارٹی قانون سازوں کے درمیان ناراضگی کی قیاس آرائیوں کو مسترد کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کا ڈسپلن سب سے بالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اگر کوئی رکنِ اسمبلی استعفیٰ دینے آتا ہے، تو میں فوری طور پر استعفیٰ قبول کر لوں گا۔ پارٹی اہم ہے اور پارٹی میں ڈسپلن اہم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے صبر رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کے کئی سینئر رہنماؤں کو بھی وزیر بننے کے لیے لمبا انتظار کرنا پڑا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ویریندر پاٹل کے وقت ایس بنگارپا، ملکارجن کھرگے اور دھرم سنگھ جیسے رہنماؤں کو بھی کابینہ میں جگہ نہیں ملی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپنے سیاسی کیریئر کے آغاز میں انہیں اور وزیر داخلہ جی پرمیشور کو بھی ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "ہر کسی کی خواہشات ہوتی ہیں، لیکن مواقع وقت کے ساتھ آتے ہیں۔ ہم نے بھی انتظار کیا تھا۔ ہر کسی کو صبر کرنا چاہیے۔

بیلگاوی ضلع میں دونوں وزارتی عہدے چیکوڑی لوک سبھا حلقے کے اراکینِ اسمبلی کو دیے جانے سے احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے، جبکہ سیاسی طور پر بااثر بیلگاوی لوک سبھا حلقے کو کابینہ میں کوئی نمائندگی نہیں ملی۔ چیکوڑی پارلیمانی حلقے کی یمکن مرڈی نشست سے رکنِ اسمبلی ستیش جارکی ہولی پہلے سے ہی وزیر ہیں۔ اب اتھنی کے رکنِ اسمبلی لکشمن ساودی کو بھی کابینہ میں جگہ ملنے سے ضلع کے دونوں وزراء ایک ہی پارلیمانی حلقے سے آ گئے ہیں، جبکہ بیلگاوی ضلع کی تین لوک سبھا نشستوں میں کانگریس کے کل 11 اراکینِ اسمبلی ہیں۔ اس سے بیلگاوی لوک سبھا حلقے کے پارٹی کارکنوں اور حامیوں میں شدید غصہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کانگریس میں اس علاقے کی اہم سیاسی خدمات کے باوجود اسے نظر انداز کیا گیا ہے۔ کابینہ کی توسیع کے ساتھ کانگریس نے چیکوڑی علاقے میں اپنی قیادت کو بھی مضبوط کیا ہے۔ مسٹر جارکی ہولی اور مسٹر ساودی ضلع کے دو اہم وزراء کے چہروں کے طور پر ابھرے ہیں۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ اس قدم سے شمالی کرناٹک میں کانگریس کے اندر طاقت کے توازن اور سیاسی مساوات میں تبدیلی آنے کا امکان ہے۔ کابینہ کی توسیع سے پہلے سینئر رہنما محترمہ لکشمی ہیبالکر، مسٹر اشوک پٹن، مسٹر مہانتیش کوجلا گی اور مسٹر ساودی وزارتی عہدے کی دوڑ میں سب سے آگے چل رہے تھے۔

بی جے پی کے بانکی پور نتیجے کے ایک دن بعد بہار کے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی وزیر اعظم مودی سے ملاقات

نئی دہلی، (یو این آئی) بی جے پی کے اپنے گڑھ بانکی پور کو جن سوراج پارٹی کے بانی پرشانت کشور کے ہاتھوں گنوانے کے ایک دن بعد بہار کے سابق وزیر اعلیٰ اور جے ڈی (یو) کے سربراہ نتیش کمار نے منگل کے روز وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ مسٹر کمار، جو اب راجیہ سبھا ایم پی ہیں، کے ساتھ مرکزی وزیر راجیو رنجن سنگھ اور جے ڈی (یو) کے ورکنگ صدر سنجے کمار جھا بھی موجود تھے۔ اس ملاقات کو "خیرسگالانہ ملاقات" قرار دیتے ہوئے مسٹر کمار نے بات چیت کے بارے میں تفصیلات نہیں بتائیں۔ تاہم، ملاقات کے وقت نے سیاسی قیاس آرائیوں کو ہوا دی، حالانکہ جھا نے کہا کہ ملاقات میں "بہار اور شمال مشرقی ہندوستان کی ترقی سے متعلق کئی اہم موضوعات پر معنی خیز گفتگو" ہوئی۔ سیاسی مبصرین بی جے پی کی شکست کی وجوہات کا تجزیہ کر رہے ہیں، جے ڈی (یو) ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اگر نتیش کمار وزیر اعلیٰ ہوتے تو بی جے پی بانکی پور نہ ہارتی۔ پارٹی صدر نتن نبین کے زیر قبضہ سیٹ پر بی جے پی کی حیران کن شکست کی وجوہات میں اعلیٰ ذات اور متوسط طبقے کا "غصہ"، جین زی کے مظاہرے اور آر جے ڈی کے مسلم یادو ووٹ بینک میں تقسیم شامل ہیں۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ جس طرح بی جے پی نے نتیش کمار کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا کر راجیہ سبھا بھیجا اور ان کی جگہ سمراٹ چودھری کو لایا، اس پر کرمی ووٹروں سمیت دیگر ووٹروں میں بھی شدید ناراضگی تھی۔ کشور کی طرح، جو پہلے جے ڈی (یو) میں بھی تھے، پارٹی رہنما بانکی پور کے فیصلے کو چودھری کی قیادت پر ریفرنڈم قرار دیتے ہیں۔ بی جے پی کے لیے یہ دھچکا طالب علموں کے احتجاج کے پس منظر میں بھی آیا ہے جس کی قیادت کاک روچ جنتا پارٹی کر رہی تھی، جس کے بارے میں ماننا ہے کہ اس نے نتائج کو متاثر کیا۔ اعلیٰ اور متوسط طبقے کے ووٹروں کو متوجہ کرنے کی کشور کی صلاحیت، جو روایتی طور پر بھگوا پارٹی کے حامی سمجھے جاتے ہیں، کے ساتھ ساتھ آر جے ڈی اور جے ڈی (یو) جیسی علاقائی پارٹیوں کی ذات پات کی سیاست کو نقصان پہنچانے نے بی جے پی کے ساتھ ساتھ دونوں علاقائی پارٹیوں میں بھی خطرے کی گھنٹیاں بجادی ہیں۔ ریاست میں بی جے پی کے "کمزور" ہونے کی قیاس آرائیوں کے درمیان سینئر لیڈر گری راج سنگھ نے حامیوں اور مخالفین سے کہا کہ وہ اس نتیجے کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ انہوں نے 2009 کے ضمنی انتخاب کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ہم انتخابی نتائج کو قبول کرتے ہیں، لیکن کسی کے لیے جشن منانے کی کوئی وجہ نہیں ہے، جس سے یہ قیاس آرائیاں شروع ہوئی تھیں کہ نتیش کمار ریاست میں اپنی زمین کھو رہے ہیں۔ تاہم، حکمراں اتحاد نے محض ایک سال بعد 80 فیصد سے زیادہ اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں نبین نے کل کہا: ہمیں بانکی پور اور دتیا میں توقع کے مطابق عوامی مینڈیٹ نہیں ملا۔ ہم دونوں حلقوں میں انتخابی نتائج کا سنجیدگی سے خود احتسابی اور تجزیہ کریں گے۔

کھرگون بریت نے بلڈوزر جسٹس کو بے نقاب کیا، بی جے پی کو جواب دینا ہوگا: جے رام رمیش

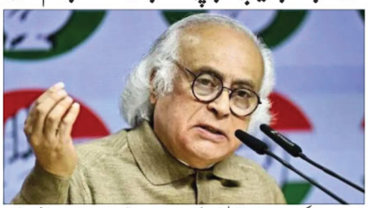

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج کمیونیکیشن جے رام رمیش نے منگل کے روز 2022 کے کھرگون رام نومی تشدد اور اس کے بعد کی گئی انہدامی کارروائی پر بھارتیہ جنتا پارٹی پر شدید حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ معاملے میں تمام ملزمان کی بریت نے اسے، جسے وہ پارٹی کا 'بلڈوزر جسٹس' قرار دیتے ہیں، بے نقاب کر دیا ہے۔ ایک بیان میں، مسٹر رمیش نے کہا کہ اپریل 2022 میں مدھیہ پردیش کے کھرگون میں رام نومی کے جلوس کے دوران تشدد بھڑکنے کے ایک دن بعد، ضلع انتظامیہ نے قصبے کے پانچ مسلم اکثریتی علاقوں میں بڑے پیمانے پر انہدامی مہم چلائی۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن کے دوران 16 مکانات اور 29 دکانوں کو مسمار کر دیا گیا تھا۔ اس وقت کے مدھیہ پردیش کے وزیر داخلہ نروتم مشرا کی طرف سے دیے گئے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے، مسٹر رمیش نے یاد دلایا کہ مسٹر مشرا نے اعلان کیا تھا، "جن گھروں سے پتھر پھینکے گئے تھے ان کے گھروں کو پتھروں کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

کانگریس رہنما نے کہا کہ جولائی 2026 میں مدھیہ پردیش کی ایک سیشن عدالت نے 2022 کے رام نومی تشدد کیس میں تمام 11 مسلم ملزمان کو بری کر دیا۔ ان کے مطابق، عدالت نے کہا کہ استغاثہ کے کیس کی حمایت میں کوئی قابل اعتماد ثبوت، کوئی گواہ اور کوئی قانونی تفتیش نہیں تھی۔ مسٹر رمیش نے کہا، "عدالت کی طرف سے انہیں بے قصور قرار دیے جانے کے باوجود، بی جے پی کا بلڈوزر جسٹس، نروتم مشرا کے اپنے الفاظ میں، سالوں پہلے ہی ہو چکا تھا، انہوں نے مزید الزام لگایا کہ بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں انہدامی کارروائیوں میں بار بار مسلم برادری کے اراکین، بشمول مذہبی مقامات، تعلیمی اداروں اور رہائشی مکانات کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہدام کو آئینی اصولوں کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے، مسٹر رمیش نے کہا، یہ قانون کی حکمرانی اور آئین دونوں کی شدید توہین ہے۔ بی جے پی حکومت کو ان تمام لوگوں کو جواب دینا ہوگا جن کے گھر اس نے مسمار کیے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کو مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے اور انہدام کی مہم چلانے کے ذمہ دار حکام کی جوابدہی طے کی جائے۔ یہ تبصرے بی جے پی کے زیر اقتدار کئی ریاستوں میں کی جانے والی انہدامی کارروائیوں پر کانگریس کی مسلسل تنقید کے درمیان آئے ہیں، جس میں پارٹی نے بار بار الزام لگایا ہے کہ اس طرح کے اقدامات ماورائے عدالت سزا کے مترادف ہیں۔

وجے اور ترشا پر متنازع بیان؛ اُدے ندھی گرفتار، ہائی کورٹ سے فوری راحت

ڈی ایم کے کا سیاسی انتقام کا الزام؛ مدراس ہائی کورٹ نے پوچھ گچھ کے بعد اسٹیشن بیل پر رہائی کا حکم دیا

چنئی: (ایجنسی) تمل ناڈو اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف اور ڈی ایم کے یوتھ ونگ کے سربراہ اُدے ندھی اسٹالن کو وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے اور اداکارہ ترشا کے خلاف مبینہ طور پر قابلِ اعتراض اور توہین آمیز تبصرے کے الزام میں منگل کو گرفتار کر لیا گیا، تاہم مدراس ہائی کورٹ نے پولیس کو ہدایت دی کہ پوچھ گچھ مکمل ہونے کے بعد انہیں اسی روز اسٹیشن بیل پر رہا کر دیا جائے۔ یہ معاملہ تنجاور میں دریائے کاویری کے پانی، میکیداتو منصوبے اور زرعی مسائل کے حوالے سے ڈی ایم کے کے احتجاجی مظاہرے کے دوران اُدے ندھی کی تقریر سے متعلق ہے۔ ان کی تقریر کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد شدید سیاسی ردِعمل سامنے آیا، جس کے بعد تنجاور ایسٹ پولیس نے آئی ٹی ایکٹ اور بھارتیہ نیائے سنہتا سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا۔

تنجاور پولیس کی خصوصی ٹیم نے گریٹر چنئی پولیس کے تعاون سے نیلانکرئی میں واقع اُدے ندھی کی رہائش گاہ پر پہنچ کر انہیں حراست میں لیا۔ گرفتاری کی اطلاع ملتے ہی متعدد سینئر ڈی ایم کے رہنما ان کی رہائش گاہ پہنچ گئے، جبکہ بڑی تعداد میں کارکنوں نے احتجاج کرتے ہوئے حکومت پر سیاسی انتقام اور جھوٹے مقدمات قائم کرنے کا الزام لگایا۔ بعد ازاں ریاست کے مختلف علاقوں میں بھی ڈی ایم کے کارکنوں نے مظاہرے کیے، جبکہ پارلیمنٹ میں ڈی ایم کے اراکین نے بھی اس کارروائی کے خلاف احتجاج کیا۔ دوسری جانب حکمراں جماعت ٹی وی کے نے اُدے ندھی کے بیانات کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ٹی وی کے کے قومی ترجمان نے قومی کمیشن برائے خواتین سے بھی رجوع کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اُدے ندھی نے وزیر اعلیٰ وجے اور ایک خاتون کے خلاف ہتک آمیز ریمارکس دیے ہیں اور ان سے غیر مشروط عوامی معافی کا مطالبہ کیا۔ ادھر اُدے ندھی اسٹالن نے گرفتاری سے قبل مدراس ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت کی درخواست دائر کی۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ جنرل نے عدالت کو بتایا کہ حکومت کا انہیں عدالتی تحویل میں بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں اور صرف پوچھ گچھ مقصود ہے۔ اس پر جسٹس جی۔ کے۔ ایلانتھرائیین نے ہدایت دی کہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد اُدے ندھی کو اسی روز اسٹیشن بیل پر رہا کیا جائے۔ اپنی درخواست میں اُدے ندھی نے موقف اختیار کیا کہ ان کی تقریر ایک سیاسی خطاب تھا، جسے آئین کے تحت اظہارِ رائے کی آزادی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد نہ تو اداکارہ ترشا یا وزیر اعلیٰ وجے کی توہین کرنا تھا اور نہ ہی کسی خاتون کی عزت مجروح کرنا، بلکہ ان کی تقریر کو سیاسی مقاصد کے لیے سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد اُدے ندھی کو پوچھ گچھ کے بعد اسٹیشن بیل پر رہا کرنے کی کارروائی عمل میں آئی، جبکہ ڈی ایم کے نے اس مقدمے کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے اپنی احتجاجی مہم جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

محبوبہ مفتی کا 'آرٹیکل 370' کی بحالی کے لیے مظاہرہ کا اعلان

سری نگر۔ جموں وکشمیر کا خصوصی درجہ ختم کرنے اور ریاست کو مرکز کے زیر انتظام 2 خطوں میں تقسیم کرنے کی آٹھویں برسی کے موقع پر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے پارٹی لیڈروں کو ایک خاص حکم صادر کیا ہے۔ انہوں نے 5 اگست کو پورے جموں وکشمیر میں ضلعی سطح پر پُرامن احتجاج کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان احتجاجی مظاہروں کا مقصد آرٹیکل 370 اور آرٹیکل 35 اے کو مکمل طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کرنا ہے۔ یہ فیصلہ سری نگر میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں محبوبہ مفتی کی صدارت میں ہوئی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد لیا گیا۔ اس میٹنگ میں پورے کشمیر کے تمام ضلعی صدور کے ساتھ ساتھ پارٹی کے مرکزی، خواتین اور یوتھ ونگ کے لیڈران بھی شامل ہوئے، تاکہ زمینی سطح پر ہونے والے احتجاج کی تیاریوں کو حتمی شکل دی جا سکے۔ اس ہدایت کا مقصد حکمراں نیشنل کانفرنس سے سیاسی طور پر الگ شناخت قائم کرنا ہے، کیونکہ محبوبہ مفتی کے مطابق صرف ریاست کا درجہ (اسٹیٹ ہڈ) واپس حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے سے بنیادی جدوجہد کمزور پڑ جاتی ہے۔

بی جے پی کی عوامی حمایت میں کمی آئی: سی پی آئی

پٹنہ، (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے منگل کو کہا کہ بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب میں جن سوراج پارٹی کے امیدوار پرشانت کشور کی جیت سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی عوامی حمایت میں زبردست کمی آئی ہے۔ مسٹر پانڈے نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اپنے قومی صدر کی نشست بھی نہیں بچا سکی۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد مسلسل دو ضمنی انتخابات میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کو شکست ہوئی ہے۔ پہلے بہار لیجسلیٹو کونسل کی آرا۔ بکسر مقامی اتھارٹی سیٹ پر جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) امیدوار کی ہار ہوئی، اب بانکی پور اسمبلی سیٹ پر بی جے پی امیدوار کو شکست ہوئی ہے۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری نے کہا کہ بانکی پور ضمنی انتخاب پر طلبہ کی تحریک اور سمراٹ چودھری کی حکومت کے 100 دنوں کے اندر لیے گئے عوام مخالف فیصلوں کا اثر پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی امیدوار کو ہرانے کے لیے بانکی پور کے ووٹروں نے پارٹی لائن سے اوپر اٹھ کر ووٹ دیا۔ عوام نے بی جے پی کے غرور کو چکنا چور کر دیا ہے۔ جمہوریت میں کسی کا کوئی گڑھ نہیں ہوتا۔ بی جے پی امیدوار کو پارٹی کے قومی صدر، مقامی رکنِ پارلیمنٹ اور بہار حکومت کے وزیر سمیت بی جے پی کے بڑے رہنماؤں کے علاقوں میں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ بی جے پی حکومت سے بہار کے عوام کا دل بھر گیا ہے۔

ڈابر اب اپنے فوڈ پروڈکٹس پر نہیں لکھ سکتا '100 فیصد خالص'، ایف ایس ایس اے آئی نے جاری کیا نوٹس

نئی دہلی۔ اگر آپ رسوئی یا صحت کے لیے ڈابر کا شہد، دیسی گھی، ناریل پانی یا آرگینک ایپل سائڈر سرکہ یہ سوچ کر خریدتے تھے کہ اس پر درج '100 فیصد پیور' یا '100 فیصد نیچرل' کے دعوے مکمل طور پر درست ہیں، تو یہ خبر آپ کے لیے اہم ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) نے اس معاملے میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے، جس کے بارے میں جاننا آپ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ فوڈ ریگولیٹر ایف ایس ایس اے آئی نے ایف ایم سی جی کی مشہور کمپنی ڈابر انڈیا لمیٹڈ کے خلاف ایک بڑا اور سخت حکم جاری کیا ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے ڈابر کو اپنے متعدد غذائی اور مشروباتی مصنوعات سے 100 فیصد خالص، قدرتی یا آرگینک ہونے کے دعووں کو فوری طور پر ہٹانے اور ایسے دعووں کے ساتھ فروخت کرنے پر روک لگا دی ہے۔ قواعد وضوابط کے مطابق 100 فیصد جیسے دعوے مبہم، غیر تصدیق شدہ اور عام صارفین کو گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ آخر ایف ایس ایس اے آئی کے نشانے پر ڈابر کی کون کون سی مصنوعات آئی ہیں؟ کمپنی نے غذائی تحفظ کے قوانین کی خلاف ورزی کس طرح کی؟ اور اس فیصلے کا عام صارفین کی تھالی اور جیب پر کیا اثر ہوگا؟ آئیے اس پورے معاملے کو تفصیل سے سمجھتے ہیں۔

فوڈ ریگولیٹر ایف ایس ایس اے آئی نے ڈابر انڈیا کو شہد، گائے کا گھی اور کھانے والے تیل اور دیگر کئی مصنوعات پر '100 فیصد خالص' دعوے کے ساتھ فروخت کرنے سے روک دیا ہے۔ ریگولیٹر کا کہنا ہے کہ ایسی لیبلنگ قانون کے خلاف ہے۔ پیر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایف ایس ایس اے آئی نے بتایا کہ اس نے ڈابر انڈیا لمیٹڈ کو گمراہ کرنے والے '100 فیصد خالص' دعووں والے فوڈ پروڈکٹس کی فروخت پر روک لگانے کا حکم جاری کیا ہے۔ ان مصنوعات میں شہد، ایپل سائڈر وینیگر، ورجن کوکونٹ آئل، تِل کا تیل، گائے کا گھی، ناریل پانی، ناریل کا دودھ اور ایسی ہی دوسری چیزیں شامل ہیں۔

قوانین کی خلاف ورزی کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے ایف ایس ایس اے آئی نے کہا کہ کمپنی کی ویب سائٹ پر فروخت کیے جا رہے فوڈ پروڈکٹس پر '100 فیصد نیچرل'، '100 فیصد پیور'، '100 فیصد پیورٹی گارنٹیڈ'، '100 فیصد آرگینک' اور '100 فیصد ٹینڈر کوکونٹ واٹر' جیسے گمراہ کن '100 فیصد' دعوے پائے گئے ہیں۔ ریگولیٹر نے کہا کہ '100 فیصد' دعووں کا استعمال ایف ایس ایس (ایڈورٹائزنگ اینڈ کلیمز) ریگولیشنز، 2018 کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ یہ دعوے مبہم اور ایسے ہیں جن کی تصدیق نہیں کی جا سکتی اور جن سے صارفین کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ ڈابر انڈیا نے ایک بیان میں کہا کہ ہمیں ایف ایس ایس اے آئی کا نوٹس ملا ہے اور ہم اپنی ویب سائٹ پر نوٹس میں بتائی گئی معلومات کی جانچ کر رہے ہیں۔ ڈابر ہمالین آرگینک ایپل سائیڈر وینیگر اور ڈابر آرگینک شہد پر جائز ایف ایس ایس اے آئی آرگینک سرٹیفکیشن کے بغیر 'جیوک بھارت' کا لوگو لگا ہوا پایا گیا۔

نابالغ سے عصمت دری معاملہ میں قید آسارام کو ملی راحت

20 دنوں کی پیرول عدالت سے منظور

جودھپور (ایجنسی) نابالغ سے عصمت دری کے معاملہ میں جودھپور جیل میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے 87 سالہ آسارام کو 13 سال بعد پہلی بار 20 دنوں کی پیرول مل گئی ہے۔ راجستھان ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس سنجیو پرکاش شرما اور جسٹس سنجیت پروہت کی بنچ نے یہ حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ پیرول دینے سے انکار کرنے کے لیے پیش کیے گئے خدشات کی ریکارڈ پر کوئی ٹھوس بنیاد موجود نہیں ہے۔ آسارام کی جانب سے ایڈووکیٹ کالورام بھاٹی اور یشپال سنگھ راج پروہت نے پیروی کی۔ سماعت کے دوران ریاستی حکومت نے عدالت کو بتایا کہ ضلع کلکٹر کی صدارت میں ہونے والی میٹنگ میں پیرول کی درخواست مسترد کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ پولیس نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ پیرول ملنے پر وہ فرار ہو سکتا ہے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ اس کے خلاف راجستھان سے باہر بھی مجرمانہ مقدمات درج ہیں اور گجرات کی ایک عدالت بھی اسے قصوروار قرار دے چکی ہے۔ حکومت نے عدالت کے سامنے یہ دلیل بھی پیش کی کہ آسارام زیر علاج ہے اور طبی افسر نے پیرول پر رہائی کے لیے فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں دیا ہے۔ اس کے علاوہ شکایت کنندہ کے خاندان کی سلامتی کو لے کر بھی سنگین خدشات ظاہر کیے گئے۔

پارلیمنٹ میں بندروں سے نجات کا انوکھا انتظام، 'انسانی لنگور' اسلم خان تعینات

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ کے احاطے میں بندر اکثر اچھل کود کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بندروں کو دور بھگانے کے لیے پارلیمنٹ کے احاطے میں اسلم خان اپنے منہ سے لنگور کی آواز نکالنے کا کام کرتے ہیں۔ اس کے لیے وہ پارلیمنٹ کے احاطے میں گھوم گھوم کر لنگور کی آواز نکالتے ہیں اور بندر کو بھگاتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں خصوصی ملازم کے طور پر اسلم خان کی تقرری 'انسانی لنگور' کے طور پر کی گئی ہے۔ اسلم خان اپنے اس انوکھے انداز سے بندروں کو ڈرا کر بھگانے کا کام کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے احاطہ میں آنے والے لوگوں اور پودوں کی حفاظت کرنے کے لیے اسلم خان یہ کام کرتے ہیں۔

لنگور کی آواز نکالنے والے اسلم خان نے 'آج تک' سے بات کی۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ پارلیمنٹ احاطے کے قریب تقریباً 500 سے 1000 بندر ہوں گے، جن کی آواز نکال کر ہم انہیں بھگانے کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بندر لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، پیڑ۔پودوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں، اس وجہ سے انہیں دور بھگانے کے لیے لنگور جیسی آواز نکالی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ پارلیمنٹ کے احاطے میں تباہی مچانے والے بندروں کو بھگانے کے لیے 4 لوگوں کو مقرر کیا گیا تھا، جس میں سے ایک اسلم خان ہیں۔ اسلم خان لنگور کی آواز نکال کر اور دیگر اقدامات کے ذریعہ بندروں کو بھگانے کا کام کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ سیکورٹی سروس کی جانب سے جاری سرکلر کے مطابق ایسا پایا گیا ہے کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں بندروں کی اکثر موجودگی دیکھی گئی ہے۔ اس میں ان رپورٹس کا ذکر ہے، جن کے اندر پارلیمنٹ کی دیکھ بھال کرنے والے کچھ ملازمین کے ذریعہ کھانے پینے کی بچی ہوئی اشیاء کو کوڑے دان یا کھلے میں پھینکا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بندر، بلیاں اور چوہے وہاں چلے آتے ہیں۔

پارلیمنٹ میں بندروں کو بھگانے کے لیے مقرر کیے گئے اسلم خان نے بتایا کہ پہلے بندروں کو بھگانے کے لیے لنگور کو رکھا جاتا تھا، لیکن اب اس پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہمیں پارلیمنٹ میں بندروں کو بھگانے کے لیے کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے۔ ہم پارلیمنٹ میں لنگور کی آواز نکال کر اور دوسرے طریقوں سے بندروں کو بھگانے کا کام کرتے ہیں۔

ای او وِل کمار کے قتل میں پولیس کا کردار مشکوک، جانچ کی شفافیت شبہے کے دائرے میں: تیجسوی

پٹنہ، (یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی ورکنگ صدر اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے گزشتہ دنوں ہوئی ڈیہری کے ایگزیکٹو آفیسر (ای او) وِل کمار کے قتل کے معاملے میں پولیس کے کردار پر سوال اٹھائے اور کہا کہ جانچ کی شفافیت شبہے کے دائرے میں ہے نیز اثر ورسوخ والے مجرموں کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مسٹر یادو نے آج یہاں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں لواحقین کی شکایت کے باوجود قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی اتحادی پارٹی لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے رکنِ اسمبلی سونو سنگھ کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس علاقے کے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) نے جلد بازی میں افسر کے ڈرائیور کو قصوروار ٹھہرا دیا ہے، لیکن جس برے طریقے سے ان کا قتل کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے ریاست کے ایک اور ایگزیکٹو آفیسر کا قتل ہوا تھا اور اب یہ دوسرا قتل اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ انتظامی نظام مکمل طور پر ہو چکا ہے۔ انہوں

نے کہا کہ اس واقعے کے بعد ریاست کے سرکاری افسران میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ اس معاملے میں انہوں نے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) سے بات کر کے غیر جانبدارانہ جانچ اور مجرموں کو سخت سزا دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا، "مقتول افسر کے اہل خانہ نے الزام لگایا ہے کہ اس علاقے کے ایل جے پی رکنِ اسمبلی مقتول سے 50 لاکھ روپے تک کی رنگداری کا مطالبہ کرتے تھے۔ خاندان نے اس قتل میں ان کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔" انہوں نے پولیس کی جانچ پر سوال اٹھائے اور کہا کہ پولیس اس معاملے میں جلد بازی میں دکھائی دی اور پوسٹ مارٹم و فارنسک رپورٹ دستیاب ہونے سے پہلے ہی کسی نتیجہ پر پہنچ گئی۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار اہم ملزم، مقتول کی گاڑی کا ڈرائیور، کئی بار بیان بدل چکا ہے، جس سے شک کی گنجائش بڑھ جاتی ہے۔ اپوزیشن لیڈر مسٹر یادو نے کہا کہ پولیس کی لاپرواہی کی وجہ سے قتل میں استعمال ہونے والی راڈ اب تک برآمد نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے جانچ کی شفافیت پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ علاقے کے آئی جی کے اس رکنِ اسمبلی کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں، جس پر متاثرہ خاندان اس قتل میں شامل ہونے کا الزام لگا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا یہ موقف مضحکہ خیز ہے کہ ڈرائیور چھٹی نہ ملنے کی وجہ سے ناراض تھا اور اس نے یہ قدم اٹھا لیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈرائیور وزیر اعلیٰ اور وزراء کے پاس بھی ہیں، تو کیا چھٹی نہ ملنے پر وہ ان کا قتل کر دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں اگر حکومت اور پولیس توجہ نہیں دیتی ہے تو عدالت کو از خود نوٹس لینا چاہیے۔

بیٹیوں کی عزت و پارسائی کی حفاظت کیلئے حکومت سخت قانون بنائے: مولانا محمد ہاشم اشرفی

کانپور: 4اگست (پی این ایس) عامۃ المسلمین کے فوت شدہ ہزاروں مرحومین و مرحومات کے نام لیکر بڑے پیمانے پر قرآن خوانی، درود خوانی، کلمہ شریف، ذکرواذکار کی اجتماعی فاتحہ خوانی کی محفل کا انعقاد مدرسہ الجامعۃ الاسلامیہ اشرف المدارس گدیانہ میں کیا گیا جس میں مرحومین و مرحومات کے لیے 178 قرآن شریف، لاکھوں لاکھ درود شریف، کلمہ شریف وسورہ ایصال ثواب کر کے دعائے مغفرت کی گئی صدر اجلاس آل انڈیا غریب نواز کونسل کے قومی صدر و جامعہ کے سربراہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم اشرفی امام عیدگاہ گدیانہ جس وقت دعائے مغفرت کررہے تھے پورا مجمع آبدیدہ ہوکر بلند آواز سے آمین کہہ رہا تھا انھوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے کہا کہ یا اللہ مرحومین و مرحومات کی قبروں کو حدنگاہ کشادہ فرما، اے اللہ سارے مومنین ومومنات کی مغفرت فرما، تمام اہل ایمان کے گناہ صغیرہ وگناہ کبیرہ معاف فرما، مرحومین و مرحومات کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما، اے اللہ مرحومین و مرحومات کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا، قرب خاص میں جگہ عطا فرما اس سے قبل مولانا اشرفی نے میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے بیان کرتے ہوئے کہا کہا کہ ہم میلادِ مصطفیٰ اس لیے بھی مناتے ہیں کہ دنیا کو بار بار یاد دلائیں: انسانیت کے کامل رہنما چودہ سو برس پہلے تشریف لا چکے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبیؐ کی صورت میں ہمیں مکمل ہدایت عطا فرما دی، تو اب ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آپ کی سیرت کو اپنا نمونہ حیات بنائیں، نہ کہ کسی اور شخصیت میں نجات تلاش کریں۔ مولانا اشرفی نے مزید کہا کہ اذان اسلام کی پہچان اور نماز کی پُر اثر دعوت ہے۔ اس کی آواز ایسی ہونی چاہیے کہ دلوں میں نماز کی تڑپ پیدا کرے اور قدم خود بخود مسجد کی طرف اٹھنے لگیں۔ افسوس کہ ہمارے یہاں آج بہت سی جگہوں پر اذان کی صحیح ادائیگی اور اس کی کشش کم ہوتی جا رہی ہے۔ اسی احساس کے تحت یہ مسابقہ اذان منعقد کیا جا رہا ہے، تاکہ مؤذنین کی تربیت ہو، صحیح تلفظ کا اہتمام ہو، اور عمدگی سے اذان دینے کا رواج از سر نو زندہ ہو اور اذان کمپٹیشن میں اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موت دنیا کی سب سے بڑی سچائی ہے ہر جاندار کو ایک دن مرنا ہے قرآنی ارشاد کا مفہوم ہے کہ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے جو کچھ زمین پر ہے سب فنا ہو جائگا مرنے کے بعد ہمارے رشتہ دار ہمارا کفن، دفن سب مسنون طریقہ سے کرتے ہیں لیکن ہم آج کس طرح سنتیں چھوڑ کر انگریزی کلچر میں ڈھلے ہوئے ہیں ہمیں سنتوں کی پیروی کرنا چاہئے مولانا اشرفی نے مزید بتایا کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ موت کے بعد انسان کوئی عمل نہیں کرسکتا مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں اور انکا ثواب ملتا رہتا ہے (1) صدقہ جاریہ، (2) علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں (3) نیک اولاد جو والدین کے لئے دعائے خیر کریں ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی میں ایسے کام کرجائیں کہ مرنے کے بعد بھی اسکا فائدہ ملتا رہے مولانا اشرفی نے تمام حاضرین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات اپنے اپنے مرحومین و مرحومات کے لئے خوب خوب ایصال ثواب کرتے رہیں اس لئے کہ مرنے والے گھر والوں کے تحفے کا انتظار کرتے ہیں اور انکے لئے سب سے بہتر تحفہ ایصال ثواب ہے انھوں نے بیان میں کہا کہ جب کسی کی موت کا وقت قریب ہو تو اسے اس طرح تلقین کریں کہ اس کے آس پاس آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں اور جب وہ پڑھ لے تو تلقین بند کر دیں اور اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کریں اور سورہ یٰس پڑھیں جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منھ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں ہاتھ پاوں سیدھے کر دئے جائیں جاہلانہ رسموں سے بچیں مرنے والے کے ہاتھوں کو ناف کے پاس بطور نیت نہ باندھیں بلکہ سیدھے رکھیں جائیں مولانا سید محمد قاسم برکاتی امام مدینہ مسجد و مولانا محمد قاسم مصباحی اشرفی نے بھی سامعین سے خطاب کیا اس سے قبل جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حافظ منہاج الدین قادری نے کیا اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت ومنقبت کے نذرانے الحاج سید خورشید عالم صدر استقبالیہ کونسل، دلشاد کان پوری، یوسف رضا کان پوری، محمد حسن شبلی اشرفی، قاری محمد احمد اشرفی نے پیش کئے۔

نظامت کے فرائض مولانا محمود حسان اختر علیمی نے بحسن وخوبی انجام دئے۔ صلوۃ وسلام کے بعد ہزاروں ومرحومین کے نام لیکر انکی مغفرت و بخشش اور ہندوستان سمیت عالم اسلام کے امن وامان اور خوشحالی کیلئے دعائیں کی گئیں۔ محفل کے اختتام کے بعد تبرک بٹھا کر کھلایا گیا اس موقع پر بطور خاص قاری کلیم نوری، جمیل خیرآبادی، مولانا مہتاب عالم قادری مصباحی، قاضی سعیدالحق، ڈاکٹر محمد ناصر حسین، ڈاکٹر محمد اسلام، حاجی مزمل حسین، امتیاز کریم عرف منو بہاری، فضل محمود نگر ادھیکش، شان عالم، رفاقت حسین باند ؟، قاری محمد شعیب، حافظ عبد الرحیم بہرائچی، صاحب عالم عرف سونو، قاری نوشاد ازہری، حافظ بہار الدین، مولانا نور محمد، حافظ زبیر اشرفی، حاجی عربی حسن، ماسٹر اقبال احمد، م مختار احمد خان، حاجی حیدر اشرفی و جملہ اساتذہ وطلبہ سمیت سیکڑوں لوگ موجود رہے

گیس صارفین کے لیے ضروری خبر

15 اگست تک کرالیں یہ کام، ورنہ بند ہوجائے گا کنکشن

غازی آباد: 4اگست (پی این ایس) گھریلو ایل پی جی صارفین کے لیے یہ اہم معلومات ہے۔ جن صارفین نے ابھی تک اپنے گیس کنکشن کے لیے اپنا ای-کے وائی سی مکمل نہیں کیا ہے انہیں یہ عمل 15 اگست تک مکمل کرالینا چاہیے۔ اس ڈیڈ لائن کے اندر ایسا کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں ان کے گیس کنکشن بند ہوجائیں گے۔ غازی آباد کے ضلع سپلائی آفیسر امیت تیواری نے بتایا کہ ضلع میں تقریباً 1.2 ملین گھریلو ایل پی جی صارفین ہیں۔ ان میں سے، تقریباً 10 لاکھ صارفین نے اپنا ای-کے وائی سی مکمل کرالیا ہے، جب کہ تقریباً 200,000 اب بھی زیر التواء ہیں۔ گیس ایجنسیاں ان صارفین سے مسلسل رابطہ کررہی ہیں، انہیں ان کے موبائل فونز پر پیغامات بھیج رہی ہیں اور ان پر زور دے رہی ہیں کہ وہ یہ عمل مکمل کریں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی کیمپ بھی لگائے جارہے ہیں کہ ہر کسی کی ای-کے وائی سی آخری تاریخ سے پہلے مکمل ہوجائے۔ گیس ایجنسی آپریٹروں کے مطابق، مہم کا مقصد صارفین کی درست شناخت کو یقینی بنانا، غیر فعال کنکشنز کی تصدیق اور پرانے ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کرنا ہے۔ کئی صارفین کے ایڈریس اور موبائل نمبر تبدیل ہو چکے ہیں جبکہ کچھ کنکشنز کو کافی عرصے سے سلنڈر نہیں ملے۔ ایسے تمام رابطوں کی تصدیق کی جارہی ہے۔ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے بتایا کہ صارفین اپنی گیس ایجنسی، کامن سروس سینٹر (سی ایس سی) اور خصوصی کیمپوں میں بائیو میٹرک تصدیق کے ذریعے ای-کے وائی سی مکمل کرسکتے ہیں۔ کئی گیس کمپنیوں نے یہ سہولت اپنے موبائل ایپس اور مجاز ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی دستیاب کرائی ہے۔ مزید برآں، e-KYC ڈیلیوری بوائے کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے جو گھروں میں سلنڈر پہنچاتا ہے۔ اپنی گیس کمپنی کی مجاز موبائل ایپ یا ویب سائٹ پر لاگ ان کر کے ای-کے وائی سی کی حیثیت چیک کریں۔ اپنا صارف نمبر فراہم کر کے متعلقہ گیس ایجنسی سے استفسار کریں۔ آپ ڈیلیوری بوائے سے رابطہ کر کے یا گیس کمپنی کی کسٹمر کیئر سروس کو کال کر کے اور اپنا صارف نمبر فراہم کر کے بھی اسٹیٹس کی تصدیق کرسکتے ہیں۔

اربعین مسلمانوں کو کربلا کے پیغام سے جوڑتا ہے: ڈاکٹر رضا عباس

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): مجلس چہلم شہدائے کربلا کا انعقاد بیت الصلوٰۃ، اے ایم یو کیمپس، علی گڑھ میں ہوا۔ مجلس کو خطاب مولانا ڈاکٹر رضا عباس صاحب قبلہ نے کیا۔ ڈاکٹر رضا عباس صاحب نے سرکار سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے اربعین یعنی چہلم کی معنویت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ چہلم واقعۂ کربلا کے چالیس دن بعد یعنی 20 صفر کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن امام حسین اور ان کے اصحاب کی قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے، ظلم کے خلاف آواز اٹھاتا ہے، اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کربلا کے پیغام سے جوڑتا ہے۔ تاریخی اہمیت اہل بیت علیہم السلام کی زندان شام سے رہائی، کربلا اور مدینہ واپسی: اس دن امام حسین کے اہل بیت (اسیرانِ کربلا) شام اور کوفہ سے واپس کربلا پہنچے تھے۔ پہلا سوگوار، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اس دن کربلا کی زیارت کرنے والے پہلے صحابی اور زائر بنے تھے۔ پیغام کی بقا، چالیس دن کے بعد بھی کربلا کا پیغام زندہ شکل میں دنیا کے سامنے آیا۔ مذہبی اور معنوی اہمیت نشانِ ایمان، امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک حدیث کے مطابق، زیارتِ اربعین مومن کی پانچ نشانیوں میں سے ایک ہے۔ تجدیدِ عہد: یہ دن امام حسین علیہ السلام کے اصولوں، عدل، اور حق پرستی کے ساتھ عہد کو تازہ کرنے کا موقع ہے۔ سماجی اور عالمی اثرات اربعین واک (پیادل مارچ): نجف سے کربلا تک کروڑوں افراد کا پیدل سفر دنیا کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع بن چکا ہے۔ یہ عمل اتحادِ امت کی علامت ہے۔ یہ اجتماع رنگ، نسل اور زبان کی تفریق کے بغیر انسانیت اور مظلومین کی حمایت کا عالمی مظہر ہے۔ زبانِ خلق: یہ ظالموں کے خلاف خاموش پروپیگنڈے کو توڑ کر حسینی فکر کو ہمیشہ زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ بعد مجلس شبیہ تابوت، علم اور ذوالجناح برآمد ہو۔ شہدائے کربلا کا جلوس بیت الصلوٰۃ سے برآمد ہو کر وی سی لاج، مولانا آزاد لائبریری ہوتے ہوئے بیت الصلوٰۃ واپس ہوا جہاں الوداعی نوحہ پڑھ کر اختتام ہوا۔

بھیرہ سادات میں آج مجلس وجلوسِ اربعین کا انعقاد ہوگا

فتح پور: تحصیل کھاگا کے علاقے بھیرہ سادات میں آج (۲۱ صفر) چہلمِ حضرت امام حسینؑ کے موقع پر مجلس وجلوسِ اربعین کا انعقاد کیا جائے گا۔ پروگرام کا آغاز شام ۴:۰۰ بجے ہوگا۔ تقریب کا مقام بڑا امام باڑہ، جناب ناصر حسین صاحب، بھیرہ سادات مقرر کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے منتظم سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) اتر پردیش کے صدر اور سینئر صحافی شہنشاہ عابدی ہیں۔ اس بابرکت اجتماع سے بہار کے معروف شیعہ عالمِ دین مولانا علی عباس چھپروی خطاب فرمائیں گے، جبکہ نظامت کے فرائض مولانا نیر بہشتی جلالپوری انجام دیں گے۔ تلاوتِ کلام پاک اور پیش خوانی کی سعادت مرجان ہاشمی اعظم گڑھی کو حاصل ہوگی۔ اس موقع پر انجمن عباسیہ، باندا، انجمن وارثی، جہید پور (کوشامبی) اور انجمن عباسیہ اہلِ سنت، نظرگنج (کوشامبی) اپنی اپنی انجمنوں کے ہمراہ پرسوز نوحے اور ماتم پیش کریں گی۔ علاوہ ازیں، ہندوستان کے معروف نوحہ خواں مدثر جونپوری، ریحان جلالپوری اور خصوصی نوحہ خواں آشو کانپوری اپنے دل سوز نوحے پیش کریں گے۔ یہ پروگرام سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) کے صوبائی صدر شہنشاہ عابدی کی سرپرستی میں منعقد ہوگا، جبکہ انتظامی ذمہ داریاں انجمن ذوالفقارِ حیدری، بھیرہ سادات انجام دے رہی ہے۔ منتظمین نے تمام عقیدت مندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بروقت پہنچ کر مجلس وجلوسِ اربعین میں شرکت کریں اور اس روحانی ومذہبی اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ اگر آپ اسے پاکستانی یا ہندوستانی اردو اخباری اسلوب میں مزید رواں بنانا چاہیں تو میں وہ انداز بھی تیار کرسکتا ہوں۔

جلال پور میں چہلمِ شہدائے کربلا کے جلوس پُرامن طور پر اختتام پذیر

جلال پور۔ انجمن جعفریہ کے زیراہتمام حضرت امام حسینؓ اور ان کے ساتھی شہدائے کربلا کے چہلم کے موقع پر شہر کے جعفر آباد محلہ میں واقع چھوٹے امام باڑہ میں عزاداروں کی مرثیہ خوانی کے دوران سوگوار ماحول میں ''یاحسین'' کی صدائیں گونج اٹھیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر مولانا اصغر اعجاز قائمی نے اپنی تقریر کو حسینی قبیلے کی دکھی کہانی پر مرکوز رکھا جنہیں حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد یزیدی فوج نے قید کر لیا تھا۔ سوگواروں کا ہجوم گوارا علی اصغر، دلدل اور علم کی زیارت کے لیے جمع ہوا۔ جلوس میں انجمن ذوالفقاریہ، حسینیہ، عباسیہ، کاظمیہ، انجمن رونق عزا، عزحسین سمیت دو درجن تنظیموں نے رات بھر نوحہ خوانی کی اور شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صبح کے وقت روضہ باب الحوائج سے عماری برآمد ہوئی۔ جس کا نقابت مولانا جعفر رضا نے کی ۔ حضرت امام حسینؓ کی چار سالہ بیٹی حضرت سکینہؓ کی یاد میں زندان شام کا دل دہلا دینے والا منظر پیش کیا گیا۔ انجمن جعفریہ کی جانب سے زنجیر اور قمع کے ماتم کے ساتھ جلوس ایک بار پھر چھوٹے امام باڑہ پر اختتام پذیر ہوا۔ اسی سلسلے میں عثمان پور میں انجمن حسینیہ کے زیراہتمام انجمنوں نے شہدائے کربلا کی یاد میں نوحہ خوانی کرتے ہوئے جلوس نکالا۔ بازید پور اور نیم تل میں چہلم کے جلوس نکالے گئے جہاں عزاداروں نے کربلا کے 72 شہداء کو یاد کرتے ہوئے آنسو بہائے۔ چہلم کا جلوس بڑی امام بارگاہ جعفر آباد سے مولانا میثم رضا زاہدی کی الوداعی مجلس کے بعد شروع ہوا۔ جلوس ناصر علی اور ان کے ساتھیوں کی مرثیہ خوانی کے گھنٹوں بعد مرکزی جلوس عثمان پور پہنچا۔ کج پورہ، کنگھر موئی، رسول پور باقر گنج، اپھرولی، حسین پور، بھیکھ پور، کنگھر کمال، مچلی گاؤں، لکھنیہ سے سینکڑوں عقیدت مند پیدل مارچ کرتے ہوئے چلونیا میں واقع کربلا بڑی درگاہ پہنچے جہاں انہوں نے سر جھکا کر دعا کی۔ رات گئے جلوس بڑی درگاہ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کی قیادت ابن علی جعفری، غلام عباس، رئیس مہتو، وفا عباس، انعام جعفری، محمد عباس راجہ محمد شریب وغیرہ نے کی۔ جلوس کی نگرانی سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدھویتا سنگھ، سرکل آفیسر انوپ کمار سنگھ، کوتوال اجے پرتاپ یادو نے پولس فورس کے ساتھ کی۔

کرائے کے مکان میں آٹو ڈرائیور نے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کی

پولیس نے لاش پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجی، اہل خانہ سے پوچھ تاچھ جاری

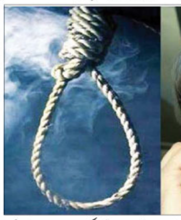

بلندشہر 4راگست (پریس ریلیز) سکندرآباد کوتوالی علاقے کی ایس ڈی ایم کالونی میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ جہاں کرائے کے مکان میں اپنے بھائیوں کے ساتھ رہ رہے ایک آٹو رکشہ ڈرائیور نے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کرلی۔ اس واقعہ سے علاقہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لینے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر معاملے کی جانچ شروع کردی ہے۔ اطلاع کے مطابق متوفی آٹو رکشہ ڈرائیور بلندشہر سے کاسنہ کے لیے آٹو چلاتا تھا۔ وہ اپنے پانچ بھائیوں کے ساتھ ایس ڈی ایم کورٹ کالونی میں کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ واقعہ اتوار کی دیر رات 12 بجے کے قریب پیش آیا۔ نوجوان اپنے کمرے میں اکیلا سو رہا تھا۔ صبح جب اس کے بھائیوں نے اسے پنکھے سے لٹکا ہوا پایا تو انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ۔تھانہ انچارج شیلیندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ یہ واقعہ سکندرآباد کی ایس ڈی ایم کورٹ کالونی میں پیش آیا ہے ۔اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے ۔خودکشی کے پیچھے کیا وجوہات ہیں اس کے بارے میں بھی مکمل تفتیش کی جارہی ہے۔ ابھی تک کوئی واضح وجہ سامنے نہیں آئی۔

بند مکانوں کو نشانہ بنا کر چوری کرنے والے گینگ کے 4 شاطر افراد گرفتار

سکندرآباد پولیس نے ملزمان کے قبضے سے لاکھوں کی قیمت کے زیورات برآمد کیے

بلندشہر 4راگست (پریس ریلیز) ایس ایس پی کی ہدایت پر ضلع میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت سکندرآباد کوتوالی پولیس نے بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے گھروں میں چوری کی متعدد وارداتوں میں ملوث چار شاطر چوروں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے تقریباً سات لاکھ روپے مالیت کے چوری شدہ طلائی وچاندی کے زیورات برآمد کیے ہیں۔ گینگ کے تین افراد فرار بتائے گئے ہیں جن کی تلاش کے لیے پولیس چھاپے کی کارروائی جاری ہے۔ سی او سکندرآباد دیپک کمار کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت شاہ عالم عرف ببلو ولد سلیم الدین ساکن گاؤں بٹولا تھانہ شکارپور بلندشہر (مقیم حال گنیش پور صاحب آباد ضلع غازی آباد)، فیضان ولد یونس قریشی ساکن محلہ برج کاٹھ والی مسجد خورجہ نگر بلندشہر، ارشاد ولد کریم اللہ ساکن محلہ ویاپاریان قصبہ ککوڑ بلندشہر، انس ولد حشم الدین ساکن محلہ بارہ دری خورجہ بلندشہر کے طور پر ہوئی ہے۔ تمام ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد انہیں عدالت میں پیش کر کے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق برآمد شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً سات لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے کے مطابق تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ اسی گینگ نے 27/28 مارچ 2026 کی درمیانی شب رادھا کنج کالونی، محلہ کھتری واڑہ میں ایک مکان میں چوری کی واردات کو انجام دیا تھا جس کا مقدمہ تھانہ سکندرآباد میں درج ہے۔ اس کے علاوہ 23 اپریل 2026 کو محلہ سدھارتھ نگر، کھتری واڑہ اور 14 اپریل 2025 کو محلہ شیواجی نگر میں پیش آنے والی واردات میں بھی انہی ملزمان کے ذریعے انجام دیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔

ادبی تنظیم ''بزمِ شامِ غزل'' کی خصوصی تعزیتی نشست منعقد ہوئی

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم ''بزمِ شامِ غزل'' کی خصوصی تعزیتی نشست محلہ بالوگنج، کرنیل گنج ضلع گونڈہ واقع علامہ اقبال لائبریری میں منعقد ہوئی۔ گنیش تیواری نیش کی سرپرستی میں نشست کی صدارت عبدالغفار ٹھیکیدار نے کی۔ نظامت کرتے ہوئے محمد یعقوب عزم گونڈوی نے تعزیتی قرارداد پیش کی۔ جس کے تحت جنرل سکریٹری مجیب احمد صدیقی نے بزرگ سیاسی رہنما جناب عالم بدیع اعظمی علیگ کے انتقال پر ملال پر اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دورِ سیاست میں مرحوم کے جیسا بے داغ وپاکباز سیاست داں ہونا معمولی بات نہیں۔ مرحوم کی عوامی مقبولیت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ نظام آباد (اعظم گڑھ) سے عوام نے اُن کو بھاری اکثریت سے پانچ بار منتخب کیا۔ مرحوم کو اللہ نے طولِ عمر عطا فرمایا جس کو انھوں نے عوام کی خدمت میں وقف کردیا۔ ساتھ ہی بلرامپور کے معروف عالمِ دین مرحوم مفتی مسیح احمد قادری کی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ باصلاحیت معلم اور ایک بہترین خطیب تھے۔ درس وتدریس اور خطابت سے مولانا مرحوم نے تمام عمر دین کی خدمت کی۔ اللہ قبول فرمائے۔ نیز بزم کی جانب سے معروف مصنفہ، سینیئر صحافی مہرو جعفر صاحبہ کی بھی تعزیت کی گئی اور انھیں بین المذاہب ہم آہنگی اور لکھنوی تہذیب کے لیے فروغ کے لیے یاد کیا گیا۔ شاعر عرفان بارہ بنکوی کی والدہ صاحبہ کی تعزیت کرتے ہوئے جملہ مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ آخر میں ناظم محمد یعقوب صدیقی عزم نے پرائمری اساتذہ یونین کے قومی مشیر اور سابق ریاستی جنرل سکریٹری وید پال سنگھ صاحب کی موت پر اُن کی گراں قدر خدمات اور رہنمائی کے حوالے سے خراج پیش کیا۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے شیخ عبدالغفار نے کہا کہ یہ ہماری بزم کے لیے فخر کی بات ہے کہ کسی بھی شعبۂ حیات میں معاشرے کو کچھ دینے والی شخصیات کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے تعزیت کی جاتی ہے۔ اس موقع پر حاجی ظہیر وارثی، تاج محمد قربان، ڈاکٹر اسلم ہاشمی، عبدالقیوم صدیقی، آفاق صدیقی، صابر علی عزیزی، مبین منصوری، مولانا اویس القادری، صغیر احمد صدیقی، اتم کار شعلہ، الطاف حسین راعینی، ماسٹر اقبال، یٰسین انصاری راجو، عمران مسعودی، معراج الدین، کلدیپ کشیپ وعلی شیر سلمہ موجود رہے اور تعزیت پیش کی۔

ملت کے حالات پر غور وفکر وقت کا تقاضا، ڈاکٹر مغیثی نئی نسل کی علمی ذہنی، دینی اور فکری اصلاح ضروری

سہارنپور (احمد رضا) خانقاہ مغیثی کے زیرِ اہتمام حسبِ روایت ماہانہ روحانی و اصلاحی مجلس کا انعقاد جامعہ رحمت گھگھرولی میں بڑے پروقار طور سے عمل میں آیا جس میں قرب وجوار کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی مجلس کا آغاز قاری محمد عفان فلاحی استاذ جامعہ ہذا کی تلاوتِ کلامِ اک سے ہوا، جس کے بعد علماء کرام کے اصلاحی وتربیتی خطابات کا سلسلہ شروع ہوا مولانا عبدالخالق مغیثی، ناظم جامعہ رحمت گھگھرولی، نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح انسان اپنے جسم کی نشوونما، صحت اور آسائش کے لیے مسلسل کوشش کرتا ہے، اسی طرح اسے اپنی روح کی اصلاح اور پاکیزگی کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیے۔ افسوس کہ آج انسان جسمانی ضروریات کو تو اہمیت دیتا ہے، لیکن روحانی تربیت اور باطنی اصلاح سے غفلت برتتا ہے، حالانکہ جسم کی غذا زمین سے حاصل ہوتی ہے، جبکہ روح کی غذا آسمان سے نازل ہونے والی اللہ کی کتاب، قرآنِ مجید، اور ذکرِ الٰہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک دل قرآن، ذکر، توبہ اور اطاعتِ الٰہی سے وابستہ نہیں ہوگا، اس وقت تک روحانی قوت پیدا نہیں ہوسکتی۔ گناہ انسان کے دل کو کمزور اور تاریک کردیتے ہیں، جبکہ نیک اعمال اسے نور اور سکون عطا کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح کو بھی اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنائیں اس موقعے پر عالم دین مفکر ملت ڈاکٹر مولانا عبدالمالک مغیثی، مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ، میرٹھ و خادم جامعہ رحمت گھگھرولی نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں مختلف فکری اور اخلاقی فتنے بالخصوص نوجوان نسل کو اپنے نشانے پر لئے ہوئے ہیں، اس لیے والدین، علماء اور اہلِ دین کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ وہ نئی نسل کی صحیح دینی، اخلاقی اور فکری رہنمائی کریں انہوں نے خاص طور پر عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جس طرح ہم حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے سچے رسول مانتے ہیں، اسی طرح یہ عقیدہ بھی ہمارے ایمان کا بنیادی حصہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اور اس عقیدے کا تحفظ ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے ذکرِ الٰہی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب رسولِ اکرم ﷺ، جو اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب، معصوم اور مقرب بندے تھے، راتوں کو قیام کرکے اپنے رب کی عبادت اور ذکر میں مشغول رہتے تھے، تو ہمیں اپنی کوتاہیوں، لغزشوں اور گناہوں کے پیشِ نظر ذکرِ الٰہی، استغفار اور توبہ کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذکر اللہ دلوں کو زندہ کرتا، ایمان کو تازگی بخشتا اور انسان کے تعلق کو اپنے رب کے ساتھ مضبوط بناتا ہے۔ خطاب کے اختتام پر جانشینِ عاشقِ ملت مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اجتماعی ذکر کرایا، اللہ تعالیٰ کی حمد میں چند اشعار پیش کیے اور تمام حاضرین ومہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں مولانا عبدالخالق مغیثی نے دعا کرائی، جس میں امتِ مسلمہ کی دینی واخلاقی اصلاح، امن، رحمت، برکت اور عالمِ اسلام کی خیر وفلاح کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس موقع پر آئندہ ماہانہ روحانی واصلاحی مجلس کا بھی اعلان کیا گیا، جوان شاء اللہ بروز پیر 7 ستمبر 2026ء بعد نمازِ مغرب جامعہ رحمت گھگھرولی میں منعقد ہوگی۔ مجلس میں ماسٹر محمد یوسف، صوفی کشیرہ، مولانا عارف رشیدی، مولانا اسجد قاسمی، مولانا وسیم، مولانا الطاف رشیدی، مفتی ابرار بھٹ، قاری نسیم، ڈاکٹر واصل، مولانا نوشاد، مولانا ذیشان، قاری عبدالقادر، مولانا غالب، مولانا واصف، قاری جنید، صوفی ساجد، قاری محمد سہراب، قاری سید مبشر، قاری مظفر، مولانا ندیم، مفتی دلشاد، قاری گلفام، مولانا اویس، قاری اشفاق، قاری دلشاد، مفتی مبارک، حافظ شمیم، صداقت چودھری، تصور چودھری، عبدالواجد چودھری، ہاشم چودھری، یونس صاحب سمیت علماء کرام، ائمہ کرام، حفاظ، قراء، معززینِ علاقہ اور عوام الناس کی بڑی تعداد شریک رہی کیا گیا، جس میں قرب و جوار سے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مجلس کا آغاز قاری محمد عفان فلاحی استاذ جامعہ ہذا کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد علماء کرام کے اصلاحی وتربیتی خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا عبدالخالق مغیثی، ناظم جامعہ رحمت گھگھرولی، نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح انسان اپنے جسم کی نشوونما، صحت اور آسائش کے لیے مسلسل کوشش کرتا ہے، اسی طرح اسے اپنی روح کی اصلاح اور پاکیزگی کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیے۔ افسوس کہ آج انسان جسمانی ضروریات کو تو اہمیت دیتا ہے، لیکن روحانی تربیت اور باطنی اصلاح سے غفلت برتتا ہے، حالانکہ جسم کی غذا زمین سے حاصل ہوتی ہے، جبکہ روح کی غذا آسمان سے نازل ہونے والی اللہ کی کتاب، قرآنِ مجید، اور ذکرِ الٰہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک دل قرآن، ذکر، توبہ اور اطاعتِ الٰہی سے وابستہ نہیں ہوگا، اس وقت تک روحانی قوت پیدا نہیں ہوسکتی۔ گناہ انسان کے دل کو کمزور اور تاریک کردیتے ہیں، جبکہ نیک اعمال اسے نور اور سکون عطا کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح کو بھی اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنائے۔ بعدہ، مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی، مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ، میرٹھ و خادم جامعہ رحمت گھگھرولی، نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں مختلف فکری اور اخلاقی فتنے بالخصوص نوجوان نسل کو اپنے نشانے پر لیے ہوئے ہیں، اس لیے والدین، علماء اور اہلِ دین کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ وہ نئی نسل کی صحیح دینی، اخلاقی اور فکری رہنمائی کریں۔

دردناک سڑک حادثے میں تین لوگوں کی موت

اعظم گڑھ: 4اگست (پی این ایس) اعظم گڑھ کے جیاپور تھانہ علاقے میں ایک المناک سڑک حادثے میں تین لوگوں کی موت ہوگئی۔ گورکھپور سے بلریا گنج کے ایک پٹرول پمپ پر ڈیزل لے کر جارہا ایک ڈیزل ٹینکر مالٹی-مرزاپور کے قریب بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا۔ دھماکا اتنا شدید تھا کہ کھمبے پر موجود ٹرانسفارمر نیچے گر گیا اور کچھ ہی لمحوں میں ٹینکر میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے اتنے شدید تھے کہ آس پاس کے لوگ ٹینکر کے قریب جانے سے قاصر تھے۔ چند ہی لمحوں میں پورا ٹینکر آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، فائر ڈیپارٹمنٹ اور انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈ کی چھ گاڑیوں کو تعینات کیا گیا اور کئی گھنٹوں کی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ حادثے میں ٹینکر میں سوار تین افراد جھلس کر ہلاک ہوگئے۔ مرنے والوں میں 26 سالہ پردیپ کمار کی شناخت ہوئی ہے۔

یونیورسٹیز کو خود کفیل اور اختراعی نوجوان تیار کرنے کی ذمہ داری نبھانی ہوگی

گورنر آنندی بین پٹیل کا علم کو سماجی خدمت سے جوڑنے پر زور، 900 بیٹیوں کی ایچ پی وی ویکسینیشن، اسلام احمد کو اعزازی ڈی لٹ سے نوازا گیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی جامعات کی کلادھیپتی محترمہ آنندی بین پٹیل نے جن بھون سے ورچوئل ذریعے کے ذریعہ مہاتما جیوتی با پھولے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی کے 24ویں جلسۂ تقسیم اسناد میں شرکت کی۔ اس جلسۂ تقسیم اسناد میں 631,00,1 طلبہ و طالبات کو ڈگریاں عطا کی گئیں۔ تمام ڈگریاں ڈیجی لاکر پر اپ لوڈ کر دی گئی ہیں۔ ڈگری حاصل کرنے والوں میں 62 فیصد طالبات اور 38 فیصد طلبہ شامل تھے۔ اس موقع پر 85 طلائی تمغے بھی عطا کیے گئے، جن میں 71 طالبات اور 14 طلبہ کو گولڈ میڈل ملا۔ جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر ضلع بریلی کے لیے 300، پیلی بھیت کے لیے 200 اور شاہجہاں پور کے لیے 200، اس طرح مجموعی طور پر 700 آنگن واڑی کٹس تقسیم کی گئیں۔ ریاست میں اب تک 993,71 آنگن واڑی مراکز کو آنگن واڑی کٹس فراہم کر کے آراستہ کیا جا چکا ہے۔ اسی موقع پر بریلی، پیلی بھیت اور شاہجہاں پور کی 900 بیٹیوں کو ایچ پی وی ویکسین لگائی گئی، جن میں پولیس اہلکاروں کی بیٹیاں بھی شامل تھیں۔ ریاست میں اب تک مجموعی طور پر 959,88,5 بیٹیوں کی ایچ پی وی ویکسینیشن کامیابی کے ساتھ مکمل کی جا چکی ہے۔ جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر روایتی جے پوری لاکھ کی چوڑیوں کی دستکاری کے شعبے میں غیر معمولی اور گراں قدر خدمات کے اعتراف میں جناب اسلام احمد کو اعزازی ڈی لٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔ اپنے خطاب میں کلادھیپتی نے کہا کہ طالب علمی کی طویل ریاضت، نظم و ضبط، محنت اور علم حاصل کرنے کی جدوجہد کے بعد ملنے والی ڈگری صرف ایک تعلیمی کامیابی نہیں بلکہ قوم اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری کی علامت بھی ہے۔ انہوں نے طلبہ و طالبات سے اپیل کی کہ وہ مہاتما جیوتی با پھولے کے افکار سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے علم کو معاشرے کی بھلائی، مساوات، حساسیت اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما جیوتی با پھولے تعلیم کو سماجی تبدیلی کا سب سے مؤثر ذریعہ تصور کرتے تھے۔ انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں بھی علم کا چراغ روشن کیا اور بالخصوص بچیوں اور محروم طبقات کے لیے تعلیم کے دروازے کھولے۔ ان کی زندگی یہ پیغام دیتی ہے کہ مضبوط عزم کے ساتھ ہر سماجی تبدیلی کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے جلسۂ تقسیم اسناد میں بڑی تعداد میں طالبات کے ڈگریاں اور طلائی تمغے حاصل کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلیٰ تعلیم میں بیٹیوں کی بڑھتی ہوئی شمولیت، صلاحیت، محنت اور نمایاں کارکردگی کا ثبوت ہے۔ یہ کامیابی واضح کرتی ہے کہ ہماری بیٹیاں تعلیم، تحقیق اور اختراع کے ہر میدان میں کامیابی کی نئی تاریخ رقم کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تعلیمی مسابقت کے ماحول میں توازن برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمارا مقصد صرف کسی ایک طبقے کی ترقی نہیں بلکہ ہر طالب علم کی صلاحیتوں کا بھرپور فروغ ہونا چاہیے۔ طلبہ ہوں یا طالبات، سب کو مساوی مواقع، یکساں حوصلہ افزائی اور معیاری وسائل فراہم کرنا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ گورنر نے یونیورسٹی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ ڈگری اور طلائی تمغہ حاصل کرنے والے طلبہ کا دیہی اور شہری پس منظر کی بنیاد پر الگ الگ ریکارڈ تیار کیا جائے، تا کہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ دیہی علاقوں کے طلبہ کو تعلیمی سہولیات مناسب طور پر مل رہی ہیں یا نہیں اور ان کی ترقی کس سطح پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ترقی یافتہ اور ہمہ گیر معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں صلاحیت کو موقع، محنت کو عزت اور ہر نوجوان کو اپنی استعداد کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع حاصل ہو۔ کلادھیپتی نے کہا کہ سروائیکل کینسر سے بیٹیوں کو محفوظ رکھنے کے مقصد سے عوامی شراکت کے ذریعے ایچ پی وی ویکسینیشن مہم شروع کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں سروائیکل کینسر کے معاملات کے حوالے سے اتر پردیش کی صورتحال تشویشناک رہی ہے۔ اسی تشویش کو انہوں نے وزیر اعظم کے سامنے رکھا تھا۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وزیر اعظم نے ملک بھر کی بیٹیوں کے لیے ایچ پی وی ویکسین مفت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی معاشرے میں ویکسین کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور کئی والدین انہی غلط تصورات کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو ویکسین نہیں لگواتے۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ جن بھون کے آدرش مادھیمک ودیالیہ میں ایک سرپرست نے اسی غلط فہمی کے باعث اپنی بیٹی کو ویکسین لگوانے سے انکار کر دیا تھا، لیکن ذاتی طور پر سمجھانے اور بیداری پیدا کرنے کے بعد انہوں نے اپنی بیٹی کی ویکسینیشن کرائی۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وبا کے دوران بھی اسی نوعیت کی غلط فہمیاں موجود تھیں، جنہیں بیداری مہم کے ذریعے دور کیا گیا۔ اس لیے اساتذہ، یونیورسٹیوں، طلبہ اور معاشرے کے ہر طبقے کو ایچ پی وی ویکسینیشن کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنے کی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔

گورنر نے کہا کہ 17 ستمبر کو وزیر اعظم کے یومِ پیدائش کے موقع پر ایک ساتھ ایک کروڑ بیٹیوں کو ایچ پی وی ویکسین لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ اس مہم کی وسیع پیمانے پر تیاریاں ابھی سے شروع کی جائیں۔ جلسۂ تقسیم اسناد کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر راکیش کمار کا ذکر کرتے ہوئے کلادھیپتی نے کہا کہ انہوں نے طب، عوامی نظم و نسق اور عالمی صحتِ عامہ کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ایمس، نئی دہلی سے طبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے بھارتی انتظامی خدمت میں رہتے ہوئے صحت و خاندانی بہبود، خواتین و اطفال کی ترقی، تعلیم اور دیہی ترقی سمیت متعدد اہم شعبوں میں مؤثر قیادت فراہم کی۔ حکومتِ ہند میں جوائنٹ سکریٹری اور اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) میں چیف ایڈوائزر کی حیثیت سے بھی انہوں نے صحتِ عامہ، ٹیکہ کاری، ماں اور بچے کی صحت اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے نفاذ میں اہم کردار ادا کیا۔ کلادھیپتی نے کہا کہ انہیں اس بات کی خوشی ہے کہ مہاتما جیوتی با پھولے روہیل کھنڈ یونیورسٹی اپنی اعلیٰ تعلیمی معیار، تحقیق، اختراع اور انتظامی صلاحیت کی بدولت مسلسل نئی کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ یونیورسٹی کو قومی جائزہ و منظوری کونسل (NAAC) کی جانب سے A++ گریڈ اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کی جانب سے زمرہ اوّل (Category-1) کا درجہ ملنا اس کی تعلیمی برتری کا ثبوت ہے۔ قومی اور بین الاقوامی درجہ بندیوں میں بھی یونیورسٹی کی مسلسل بہتر کارکردگی قابلِ ستائش ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی کے قائم کردہ روہیل کھنڈ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس کے تحت تقریباً 45 اسٹارٹ اپس کامیابی سے چل رہے ہیں۔ یہ فاؤنڈیشن اختراع اور صنعت کاری کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ 140 بیٹیوں کو جنرل ڈیوٹی اسسٹنٹ کی تربیت دے کر انہیں خود کفیل بنانے کا اہم کام انجام دے رہی ہے۔

60 سال سے زیادہ عمر کی خواتین کو روڈویز بسوں میں مفت سفر کی سہولت ملے گی

لکھنؤ، 4 اگست (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے 60 سال یا اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (روڈویز) کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت فراہم کرنے کی سمت میں بڑا قدم اٹھایا ہے۔ مالی سال 27-2026 کے پہلے ضمنی بجٹ میں اس اسکیم کے لیے اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو معاوضے (تلافی) کی ادائیگی کے لیے 100 کروڑ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔ یہ انتظام بھارتیہ جنتا پارٹی کے لوک کلیان سنکلپ پتر میں کیے گئے وعدے کے مطابق کیا گیا ہے۔ حکومت نے ویمن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے لیے بھی ضمنی بجٹ میں 40.094,1 کروڑ روپے کی اضافی رقم کا التزام کیا ہے۔ اس رقم کا استعمال بے سہارا خواتین کی پینشن کی اسکیم، وزیرِ اعلیٰ بال سیوا یوجنا نیز خواتین اور بچوں کے تحفظ سے جڑی مختلف اسکیموں کو مضبوط کرنے میں کیا جائے گا۔ بے سہارا خواتین کی پینشن کی اسکیم کے لیے 930 کروڑ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد شوہر کے انتقال کے بعد معاشی بحران کا سامنا کر رہی اہل خواتین کو باقاعدہ مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ یتیم اور مخصوص حالات میں رہ رہے بچوں کی تعلیم، پرورش اور ہمہ جہت ترقی کے لیے جاری اتر پردیش مکھیہ منتری بال سیوا یوجنا※ کے لیے 110 کروڑ روپے کی رقم کا بندوبست کیا گیا ہے۔ وہیں، اتر پردیش رانی لکشمی بائی ویمن اینڈ چائلڈ آنر فنڈ※ کے لیے 30.54 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، تا کہ متاثرہ خواتین اور بچوں کو بروقت امداد اور تحفظ فراہم کیا جا سکے۔ سینئر خواتین کے لیے مفت سفر کی سہولت سے انہیں مذہبی، سماجی، خاندانی اور صحت سے متعلق ضروریات کے لیے سفر کرنے میں معاشی راحت ملے گی۔ اس پہل سے ان کے وقار، سہولت اور خود کفالت کو بھی فروغ ملے گا۔ اس کے علاوہ خواتین کی معاشی بااختیاری کے مقصد سے جاری وزیرِ اعلیٰ شکتی سمردھی یوجنا※ کے لیے ضمنی بجٹ میں 10 لاکھ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔

پرائمری تعلیم پر یوگی حکومت کی بڑی توجہ، اسکولوں اور طلبہ کی بہبود کی اسکیموں کے لیے 351.25 کروڑ روپے سے زیادہ مختص

حکومت ہر بچے کو معیاری، مہذب اور مساوی تعلیم فراہم کرنے کے لیے پرعزم: وزیر سندیپ سنگھ

لکھنؤ: 04 اگست۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش حکومت ریاست کے پرائمری تعلیمی نظام کو مزید مضبوط بنانے کی سمت میں مسلسل اہم قدم اٹھا رہی ہے۔ اس سلسلے میں، پرائمری اور جونیئر اسکولوں کے ہموار کام کے لیے، طلبہ کی بہبود کی اسکیموں کے مؤثر نفاذ، اور بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے ضمنی بجٹ میں 64.35125 لاکھ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ رقم نہ صرف کونسل اسکولوں میں تعلیمی ماحول کو بہتر بنائے گی بلکہ طلباء کی مجموعی ترقی کو نئی تحریک بھی فراہم کرے گی۔ بیسک تعلیم کے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) سندیپ سنگھ نے کہا کہ یوگی حکومت کا عزم ریاست کے ہر بچے کو معیاری، مہذب اور مساوی تعلیم فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم صرف علم حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ سماجی انصاف، مساوی مواقع اور قوم کی تعمیر کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ اس سوچ کو ذہن میں رکھتے ہوئے حکومت پرائمری تعلیمی نظام کو مسلسل مضبوط کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی بجٹ میں منظور شدہ فنڈز پرائمری اور جونیئر اسکولوں میں تعلیمی سرگرمیوں کے مؤثر انعقاد، مڈڈے میل اسکیم پر عمل درآمد، طلباء کے لیے چلائی جانے والی مختلف فلاحی اسکیموں اور اسکولوں کے ضروری انتظامات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ وزیر سندیپ سنگھ نے کہا کہ حالیہ برسوں میں یوگی حکومت نے کونسل اسکولوں کو تبدیل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیا ہے۔ اسکول کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع، صاف ستھرا اور محفوظ کیمپس، جدید تدریسی وسائل کی دستیابی، اور بہتر تعلیمی ماحول نے سرکاری اسکولوں میں والدین اور طلباء کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔ اب ضمنی بجٹ میں اس شق سے ان کوششوں کو مزید تقویت ملے گی۔

برادرانِ وطن کی غلط فہمیوں کا ازالہ ناگزیر ہے: بلال حسنی ندوی

علماء حکمت سے مثبت روابط بڑھائیں، منفی پروپیگنڈے کا توڑ اور اعتماد کی فضا قائم کریں

لکھنؤ، 4 اگست (پریس ریلیز): موجودہ حالات میں ملک کے مسلمان مختلف نوعیت کے چیلنجز اور پیچیدہ صورتِ حال سے دوچار ہیں، ایسے میں علماء، دانشوران اور مسلمانانِ ہند کی ذمہ داریاں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ برادرانِ وطن کے ساتھ مثبت روابط قائم کرنا، ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کا ازالہ، منفی پروپیگنڈے کا مؤثر جواب اور باہمی اعتماد کی فضا کو مضبوط بنانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی نے ممتاز ڈگری کالج لکھنؤ میں منعقدہ "اجتماع رفقائے درس 19961994" سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی نے کہا کہ موجودہ حالات میں اہلِ علم، علماء اور دینی قیادت پر لازم ہے کہ وہ برادرانِ وطن اور اربابِ اقتدار کے ساتھ حکمت، بصیرت اور حسنِ اخلاق کے ذریعے مضبوط روابط قائم کریں۔ ان کے ذہنوں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور منفی ماحول کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بدگمانیوں اور پراگندہ خیالات کی اصلاح کے لیے سنجیدہ اور مسلسل کوشش کی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر اہلِ علم نے اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ نہ دی اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت برتی تو حالات کی خرابی کے لیے دوسروں کو موردِ الزام ٹھہرانے کے بجائے انہیں اپنے کردار کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔ مولانا نے مسلمانوں کی دینی و اخلاقی اصلاح، معاشرے میں امن و امان کے تحفظ، خصوصاً عقائد کی حفاظت اور نئی نسل کی صحیح دینی تربیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مساجد محض عبادت گاہیں نہیں بلکہ اصلاحِ معاشرہ، دعوت، تربیت اور ملی شعور کے مراکز بھی ہیں۔ ان کے کردار کو مزید مؤثر بنانے کے ساتھ دینی و تعلیمی اداروں کی صلاحیتوں کو ملت اور ملک کی تعمیر و اصلاح کے لیے بھرپور انداز میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس سے قبل دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظرِ عام مولانا سید عمار حسنی ندوی نے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام کے فعال، مثبت اور تعمیری کردار کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات علماء سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ اپنی علمی، دعوتی اور سماجی ذمہ داریوں کو مزید مؤثر انداز میں ادا کریں۔ دنیا بھر میں خدمات انجام دینے والے ندوی فضلاء کی علمی، دینی، سماجی اور دعوتی خدمات کو سراہتے ہوئے انہوں نے اسے ندوۃ العلماء کی روشن علمی روایت کا تسلسل قرار دیا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نائب مہتمم مولانا عبدالقادر ندوی نے اپنے خطاب میں اخلاص، للّٰہیت اور رضائے الٰہی کو ہر دینی خدمت کی بنیادی روح قرار دیا۔ انہوں نے شرکاء کو تلقین کی کہ خدمتِ دین کے سفر میں اخلاص اور للّٰہیت کو ہمیشہ مقدم رکھا جائے، کیونکہ عمل کی قبولیت اور اس کے دیرپا اثرات کا اصل راز یہی ہے۔

استقبالیہ خطاب میں مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے ندوۃ العلماء کے بنیادی نصب العین پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ندوہ کا مقصد ملک و ملت کے تعلیمی، تربیتی، دینی، دعوتی، اخلاقی اور سماجی حالات کا مسلسل جائزہ لینا، معاشرے میں پھیلنے والے فساد کا ازالہ کرنا اور در آنے والی برائیوں کی روک تھام کے لیے مناسب، ضروری اور مثبت اقدامات کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ندوۃ العلماء کی پوری تاریخ اصلاحی، دعوتی اور تعمیری فکر کی آئینہ دار ہے اور وقت کا تقاضا ہے کہ اس روایت کو مزید مضبوط اور مؤثر بنایا جائے۔ اجتماع میں شریک رفقائے درس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ایسے علمی و فکری اجتماعات کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ شرکاء نے اس پہل کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس طرح کے پروگرام باہمی ربط و تعاون کو فروغ دینے کے ساتھ ملت کی رہنمائی میں بھی مؤثر کردار ادا کریں گے۔ پروگرام میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اساتذۂ کرام، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ندوی فضلاء اور رفقائے درس کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور اجتماع کے اغراض و مقاصد کو سراہا۔ تقریب کا آغاز قاری محمد عبداللہ کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ نظامت کے فرائض مولانا شیخ ابرار احمد ندوی نے خوش اسلوبی سے انجام دیے، جبکہ اختتام پر مولانا محمد کوثر ندوی نے مہمانان، شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اصلاحِ معاشرہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے: مولانا خالد رشید فرنگی محلی

مسجد تقویت الایمان نادان محل میں جلسہ اصلاح معاشرہ

لکھنؤ، ۴/اگست۔ اصلاحِ معاشرہ کمیٹی کے زیرِ اہتمام مسجد تقویت الایمان میں "اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، دانشوران اور عوام الناس، بالخصوص خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت و خطاب قاضیٔ شہر و شاہی امام عیدگاہ لکھنؤ، مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے فرمایا، جبکہ مولانا محمد مشتاق اور مولانا منہاج ندوی نے بھی اہم خطابات پیش کیے۔ جلسے کا آغاز مسجد تقویت الایمان کے امام صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ مہمانانِ کرام کا استقبال جناب شہاب الدین قریشی نے کیا، جبکہ آخر میں ایڈووکیٹ سعود رئیس (ہائی کورٹ) نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے اور جب افراد کی اصلاح ہو جاتی ہے تو پورا معاشرہ سنور جاتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاق، معاملات، عدل، رحمت، محبت اور باہمی تعلقات کے بارے میں جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت تبدیل نہ کرے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کا آغاز اپنی ذات کی اصلاح سے ہوتا ہے۔ اگر ہر فرد اپنے کردار، اخلاق اور اعمال کو سنوار لے تو معاشرہ خود بخود امن، محبت اور انصاف کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوانوں کو منشیات اور دیگر حرام و تباہ کن عادات سے محفوظ رکھنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے حلال روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں اور نئی نسل کی دینی و عصری تعلیم کے ساتھ ان کی بہترین اخلاقی و دینی تربیت کو بھی یقینی بنایا جائے، تا کہ ان کے دین و ایمان کی حفاظت ہو سکے۔ انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ آئندہ ربیع الاول کے جلسوں اور اجتماعات میں اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر خصوصی خطابات کا اہتمام کیا جائے، تا کہ معاشرے میں مثبت تبدیلی کی تحریک کو مزید فروغ حاصل ہو۔ آل انڈیا سنی بورڈ کے صدر مولانا محمد مشتاق نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم ہمیں سچائی، عدل و انصاف، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی، یتیموں اور مسکینوں کی مدد، نیز جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر اور ظلم سے اجتناب کی تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ۱۲ ربیع الاول کو نکلنے والے تاریخی جلوسِ مدحِ صحابہ میں نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بہترین نظم و ضبط، امن، اخوت اور بھائی چارے کا عملی مظاہرہ کریں۔ مولانا منہاج ندوی نے اپنے خطاب میں جلسے میں خواتین کی بڑی تعداد میں شرکت کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خواتین معاشرے کی اصلاح کے لیے نہایت سنجیدہ ہیں، جو اس تحریک کے لیے حوصلہ افزا امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لڑکیوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرتِ مبارکہ کو اپنا مثالی نمونہ بنانا چاہیے، تا کہ وہ علم، کردار اور اخلاق کے اعلیٰ اوصاف سے آراستہ ہو سکیں۔ جلسے کا اختتام اصلاحِ معاشرہ، اتحادِ امت، ملک و ملت کی ترقی، امن و امان اور نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی حفاظت کے لیے خصوصی دعا پر ہوا

دودھ شالا ترقی محکمہ کی گولڈن جوبلی پر آج تمام اضلاع میں ڈیری کانکلیو

لکھنؤ۔ محکمہ دودھ شالا ترقی (ڈیری ڈیولپمنٹ) کے قیام کے 50 سال بدھ کو مکمل ہو رہے ہیں۔ محکمہ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ریاست کے تمام 75 اضلاع میں محکمہ دودھ شالا ترقی اور محکمہ مویشی پروری کی جانب سے ایک روزہ ضلعی سطح کا "ڈیری کانکلیو-2026" منعقد ہوگا۔ اس پروگرام کا مقصد محکمہ دودھ شالا ترقی اور محکمہ مویشی پروری کی عوامی فلاحی اسکیموں سے مستحقین کو مستفید کرنا، ڈیری کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی مویشی پروری کے انتظام کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور سرکاری اسکیموں پر مؤثر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے۔ ڈیری کمشنر دھن لکشمی کے. نے بتایا کہ کانکلیو کی کارروائی صبح 10:30 بجے سے 11:30 بجے تک ہیڈکوارٹر سے ویب لنک کے ذریعے براہ راست نشر کی جائے گی، جس میں ماہرین تکنیکی اور عملی معلومات فراہم کریں گے۔ کانکلیو میں جدید ڈیری مینجمنٹ، ڈیری پروسیسنگ، چارہ مینجمنٹ، مویشیوں کی بیماریوں کی شناخت، ان کی روک تھام، نگرانی، کنٹرول، ویکسینیشن اور محکمہ کی مختلف اسکیموں و پروگراموں سے متعلق معلومات دی جائیں گی۔ ضلعی سطح پر پروگرام کا انعقاد ترقی بھون کے سبھا گار میں متعلقہ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کی صدارت میں ہوگا، جبکہ افتتاح عوامی نمائندے کریں گے۔ پروگرام میں عوامی نمائندوں، سینئر افسران، دودھ سنگھوں کے نمائندوں، دودھ پیدا کرنے والے کسانوں، مویشی پالکوں، سیلف ہیلپ گروپس، دودھ کمیٹیوں اور دیگر متعلقہ افراد کی شرکت ہوگی۔

تحقیق طبِ یونانی کی ترقی اور عوامی صحت کی بنیاد ہے: ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

تحقیقی سرگرمیوں کو سماجی ضرورتوں سے ہم آہنگ کریں: پروفیسر عبدالقوی

لکھنؤ، 4 اگست: اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل، لکھنؤ کے شعبۂ نسواں و قبالت کی جانب سے پوسٹ گریجویٹ طلبہ و طالبات کی تھیسس جمع آوری کی تقریب کالج کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی تھے، جبکہ صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر عبد القوی نے کی۔ نظامت شعبۂ نسواں و قبالت کے صدر ڈاکٹر منی رام نے انجام دی۔ اس موقع پر ریسرچ اسکالرز نے اپنے تحقیقی مقالوں کا مختصر تعارف پیش کیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحقیق کسی بھی علم کی روح ہے اور تھیسس جمع آوری محقق کی علمی زندگی کا اہم سنگِ میل ہے۔ انہوں نے طلبہ و طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ طبِ یونانی کی ترقی کے لیے جدید اور عوامی ضرورتوں سے ہم آہنگ تحقیق ناگزیر ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ریسرچ اسکالرز سیکھنے، سوال کرنے اور انسانیت کی خدمت کے جذبے کو ہمیشہ زندہ رکھیں تا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے شروع کی گئی 100 روزہ نشہ مکتی مہم کا ذکر کرتے ہوئے نوجوان محققین سے اس قومی مہم میں فعال کردار ادا کرنے کی اپیل بھی کی۔ صدرِ جلسہ پروفیسر عبدالقوی نے کہا کہ تحقیق کا مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں بلکہ معاشرے کو صحت مند بنانے میں مؤثر کردار ادا کرنا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے تحقیقی کام کو ایسے طبی اداروں سے وابستہ کریں جہاں اس کے عملی نتائج عوام کے لیے مفید ثابت ہوں۔ ڈاکٹر منی رام نے ریسرچ اسکالرز کی تین سالہ محنت کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عطاء اللہ خان، ڈاکٹر قمر الحسن لاری اور ڈاکٹر سفیہ لوکھنڈے نے بھی ریسرچ اسکالرز کو مفید مشوروں سے نوازا۔

حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا سالانہ عرس ۵/اگست سے

قطب اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا 564 واں قدیمی سالانہ عرس مبارک 21 صفر المظفر سے 25 صفر المظفر یعنی 5 اگست سے 9 اگست تک جاری رہے گا۔ درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کے سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے اپنے بیان میں کہا کہ عرس کے ایام میں ملک و بیرون ملک کے عقیدت مند مستفید ہو رہے ہیں جہاں پر ہر سال سالانہ عرس کے موقع پر ہزاروں زائرین حضرت شاہ مینا کے مزار پر حاضری دے کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 5 اگست بدھ بعد نماز مغرب 7:15 بجے حضرت شاہ مینا سے آپ کے والدین کے مزار شریف پر چادر پیش کی جائے گی۔ بعد نماز عشاء 9:30 بجے رات میلاد شریف و نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام کی تقاریر ہونگیں۔ عرس کے مقرر خصوصی مولانا محمد ظہیر عباس قادری برکاتی پرنسپل دارالعلوم وارثیہ گومتی نگر کا خطاب ہوگا اور نعتیہ مشاعرہ میں احمد جمال کوثر، بلال سہارن پوری، محمد علی ساحل، عرفان لکھنوی، ساحل عارفی، ڈاکٹر رضوان الرضا، قمر سیتاپوری، قاری معین الدین، مولانا محمد اسلام چشتی و دیگر شعراء کرام حمد نعت و منقبت کا کلام پیش کریں گے۔ عرس کے دوسرے دن 6 اگست جمعرات کو صبح 9 بجے مخدوم شاہ مینا کے آستانہ کو کیوڑہ گلاب اور عطر سے غسل دیا جائے گا۔ بعد غسل قل شریف ہوگا۔ شام بعد نماز عصر 5:30 بجے شاہ مینا کے والدین کا قل شریف ہوگا۔ 9:30 بجے رات آستانہ پر صندل پیش کیا جائے گا اور پوری رات محفل سماع ہوگی جبکہ دن میں زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تیسرے دن 7 اگست جمع مبارک کو صبح 9 بجے شاہ مینا کا قل شریف آستانہ پر ہوگا۔ شام بعد نماز عصر 5:30 بجے درگاہ کی مسجد میں شاہ مینا شاہ کا خاص قل شریف ہوگا۔ بعد نماز جمعہ تقاریر علماء کرام ہونگیں بعدہ مزار شریف پر چادر پیش کی جائے گی۔